© rasailojaraid.com

آسمانی مسیح اور اُسکا رفیق مہدی

اور

گورنمنٹ انگلشیہ

(تمہیدی ریمارک)

اس مضمون میں ہمکو آسمانی مسیح اور اسکے رفیق مہدی کی نسبت اہل اسلام قدیم کا خیال بیان کرکے یہہ ظاہر کرنا مدنظر ہے کہ یہ خیال عیسائی گورنمنٹ انگلشیہ کے لیئے خطرناک نہیں ہے بلکہ اس خیال کے برخلاف زمینی مسیح اور اُسکے مثیل وہمعصر وہم سیرت مہدی کی آمد کا نیا خیال گورنمنٹ انگلشیہ اور ہر ایک گورنمنٹ کے لیئے (اسلامی ہی کیوں نہ ہو) پرخطر ہے۔ اس مضمون میں ان دونو خیال کی تصویر دکھا کر اور صرف خیال اول کے محل و ماخذ کی تفصیل کرکے ان کے پولیٹیکل اثر و نتیجہ پر گورنمنٹ و پبلک کو آگاہ کرنا ہمارا مقصود ہے ان خیالات اور ان کے ماخذ پر مذہبی یا علمی (محدثانہ یا متکلمانہ) بحث کرنا اور ان کے دلائل و اصول کا باہم موازنہ و مقابلہ کرکے صحیح خیال کی تصحیح و تائید اور ضعیف خیال کی تضعیف اور تردید کرنا ہمارا مطلوب نہیں ہے لہذا کوئی صاحب (محدث کہلاتے ہوں یا محدّث بن بیٹھے ہوں خود مجتہد یا مجدد ہونے کے مدعی ہوں خواہ کسی کے مقلد و خلیفہ بن گئے ہوں کسی مسیح یا مہدی آسمانی یا زمینی کی آمد کے معتقد و منتظر ہوں یا خود ہی مسیح اور خود ہی مہدی یا ان دونو کے خلیفہ بن بیٹھے ہوں) ہرگز ہرگز مجاز نہ ہونگے کہ ہماری اس پولیٹیکل بحث کے مقابلہ میں مذہبی علمی بحث کو چھیڑ دیں اور کسی خیال قدیم یا جدید کے دلائل کی تصحیح یا تضعیف کے درپے ہوکر اس خیال کا قوی یا ضعیف ہونا ثابت کریں یا یہہ ثابت کرنے لگ جائیں کہ آنے والے مسیح سے حضرت عیسے بن مریمؑ مراد نہیں کیونکہ وہ فوت ہو چکے ہیں اور ان کے رفیق مہدی سے فاطمی مہدی مراد نہیں کیونکہ اسکے متعلق احادیث صحت کو نہیں پہنچیں بلکہ اس مسیح و مہدی سے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

فلان شخص مراد ہے جس کے مراد ہونے پر فلان فلان آیت یا حدیث شاہد ہے یا فلان مجذوب نے شہادت دی ہے یا فلان آسمانی نشان ظاہر ہوا ہے" اور اگر کوئی صاحب خواہی نخواہی بر طبق "تو مان نہ مان میں تیرا مہمان" اس قسم کی مذہبی یا علمی بحث میں اُلجھینگے تو ہم ان کو مخاطب صحیح نہ سمجھینگے بلکہ بے علم کم فہم سخن ناشناس قرار دے کر انکے خطاب میں ؎ سخن شناس نۂ دلبرا خطا اینجاست پیش کر کے ان کے جواب سے سکوت محض اختیار کرینگے۔ ؎

این است جوابش کہ جوابش ندہم

یہی وجہ ہے کہ ہم اس مضمون میں آنے والے مہدی کے متعلق ان احادیث میں {جو مجمل کلام محدثین ہیں جنکی طرف ہم رسالہ نمبر ۱۲ جلد ۷۔ اور نمبر ۲ جلد ۹ اور نمبر ۲ و ۸ جلد ۱۱ میں بحوالہ کلام ابن خلدون اشارہ کر چکے ہیں اور اسمیں تفصیلی بحث کا وعدہ بھی کر چکے ہیں} کوئی محدثانہ کلام نہ کرینگے ان احادیث کو جیسے کیسے وہ ہیں بلا کلام نقل کر کے ان کے مضامین سے نتیجہ مطلوبہ نکال لینگے۔ ہمارے اس سکوت سے نہ کوئی صاحب تسلیم صحت جملہ احادیث کا نتیجہ نکالیں اور نہ ہمارے سابق نقل کلام ابن خلدون سے ان احادیث کی عدم صحت کو استنباط کر کے ہماری طرف منسوب کر کر ہماریطرف اسی قول یا اعتقاد کو منسوب کریں جسکو ہماری صحیح کلام میں پاویں آیندہ زبردستی کرنے کا زبردست کو اختیار ہے اور اسکے مقابلہ میں اس طرف سے یہ بیت تیار ہے ؎

تو وطوبے و ماؤ قامتِ یار   فکر ہر کس بقدر ہمت اوست

یہ مضمون ۱۸۹۷ء میں تالیف ہوا اور مسٹر ینگ بالقابہ سابق لفٹنٹ گورنر پنجاب کے اوائل عہد گورنری میں اسکا خلاصہ ان کے ملاحظہ سے گذرا اور علمائے وقت سے مولوی عبد الجبار صاحب غزنوی کے ملاحظہ سے بھی گذرا تھا مگر بعض پولیٹیکل اور مذہبی* مصالح کی نظر سے اسکی اشاعت کو غیر ضروری سمجھکر ملتوی کیا گیا تھا۔ پھر اس مضمون کی اشاعت کی اس لیئے ضرورت محسوس ہوئی کہ مرزا غلام احمد کرشن قادیانی نے (جو خود ہی مسیح موعود بن بیٹھا تھا اور خود ہی مہدی معہود) اپنی اس پالیسی کی وجہ گورنمنٹ کو یہ بتائی اور قادیانی اخباروں اور اپنی تصانیف میں یہ مشتہر کی کہ عموماً مسلمانوں کا خیال مسیح موعود اور امام مہدی کی آمد کی نسبت گورنمنٹ کے لیئے سخت خطرناک ہے اسلیئے میں مسلمانوں کے دل و دماغ سے اس خیال کو محو کرنے کے لیئے اپنا مسیح و مہدی ہونا (جو گورنمنٹ کی مخالفت کو ناجائز بلکہ اصل مسئلہ جہاد کو حرام مطلق جانتا ہوں) تجویز کیا ہے تا کہ وہ مسلمان جو میرے پیرو ہوں کسی اور مسیح او مہدی کے منتظر نہیں (جو خونریزی اور جہاد کرے) اور اس خطرناک خیال کا گورنمنٹ کو اندیشہ نہ رہے

* ان ہی مصالح مذہبی کی نظر سے وہ مفصل بحث جسکا [illegible] گیا تھا اب تک پورا نہوا اس مضمون نے اس بحث تفصیلی سے ہمکو مستغنی کر دیا [illegible] انشاء اللہ تعالیٰ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اور صرف اسی پالیسی کے اختیار اور اسکے اشتہار پر اکتفا نہ کرکے اسنے تصریح کے ساتھ مسلمانوں پر عموماً اور ہز میجسٹی امیر افغانستان پر خصوصاً یہ غیر شریفانہ حملہ کیا اور اس سے گورنمنٹ کو دہوکھہ دیا کہ ہندوستان و افغانستان و دیگر بلاد اسلامیہ کے مسلمان اس مہدی معہود کے منتظر ہیں جو زمین پر خونریزی کریگا۔ ان مسلمانوں سے صرف اکیلاوہ اور اسکے پیرو خونی مہدی کی آمد سے اور مسئلہ جنگ وجہاد سے منکر ہیں اور اسیوجہ سے ہز میجسٹی امیر افغانستان نے اسکے دو مریدوں کو کابل میں قتل کردیا ہے۔ اور اسکی جان اور اسکے پیروان کی جان واموال کو کسی اسلامی سلطنت اور ملک میں امن نہیں ہے۔ یہ باتیں اسنے سول اینڈ ملٹری گزٹ ۷ و ۱۲ مئی ۱۹۰۷ء میں مشتہر کرائی ہیں اور عموماً مسلمانوں کو بدنام اور محل اتہام والزام بنانے میں کوتاہی نہ کی تو اسکے اس حملہ کا مجمل جواب خاکسار خادم قوم و اسلام وہوا خواہ سلطنت نے اسی سول اینڈ ملٹری گزٹ کے پرچہ ۱۹ جولائی ۱۹۰۷ء میں ایسا درج و مشتہر کرادیا۔ جسکے جواب میں ابتک مرزا اور اسکی پارٹی سے کچھ بن نہیں پڑا اور چونکہ اُس اجمال کی پوری تفصیل با دلیل میرے اس مضمون میں پائی جاتی ہے۔ لہذا اس مضمون کی اشاعت اسوقت بہت ضروری معلوم ہوئی اور مسلمانوں کے اتہام قادیانی سے براءت اور گورنمنٹ کی مسلمانوں کیطرف سے تسکین وطمانیت کرنی واجب نظر آئی۔ مگر ہنوز یہہ مضمون کاپی نہ ہوا تھا کہ ۲۶ مئی کو قادیانی (علیہ مالیستحقہ) اپنے سبھی دعاوی ناتمام اور پالیسیاں ناکام اپنی بغل میں دباکر راہئیے ملک عدم ہوا اور مقولہ "خس کم جہان پاک"۔ کا صدق متوقع ہوگیا تھا لہذا پھر اس مضمون کی اشاعت کو ملتوی کرنے کا خیال پیدا ہوگیا۔

ہرچند اس مسیح ناکام اور مہدی بے نیل مرام کی موت سے پہلے اسکے نائبین نے رسائل واخبارات قادیاں (ریویو اوف ریلیجنس والحکم والبدر) میں ایسے مضامین شایع کئے تھے جسمیں تمام اہل اسلام پر وہی حملہ اعتقاد آمد خونی مہدی اور خاصکر اس خاکسار پر بتجویز تناقض وتضاد انکا اعتقاد آمد اصلی مہدی کا الزام دو رخی پایا جاتا تھا جسکا جواب باصواب ضروری تھا مگر اس خیال سے کہ جبکہ شہتیر* خرابات خانہ افتراءات واتہامات ٹوٹ کر گر گیا ہے تو چھت کی اینٹیں وکڑیاں بھی منتشر ہوجائینگی رجڑہ اُکھڑ گئی ہے تو شاخیں خودبخود خشک ہوجائینگی اس حملہ کا الزام کا جواب دینا اور ان کے مقابلہ میں اس مضمون کی اشاعت کرنا غیر ضروری

* اس شہتیر کے ٹوٹ جانے کی قادیانی اپنے انجام کو سوچ کر خود پیش گوئی کرچکا تھا جو امت محمدیہ پر رحم فرماکر خدائے تعالےٰ نے پوری کردی۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

سمجھا گیا تھا۔

پھر جبکہ ان نابینین نے اس مردہ کی استخوان کو کھڑا کر کے اپنے احمق دام افتادگان کی نظروں میں اسکو زندہ کر دکھایا اور بدست آویز مقولہ عزازیلیہ الاولیاء لا یموتون (جو تفسیر عزیزی وغیرہ میں منقول ہے۔ حیات الانبیاء فی وفات الاولیاء کا مضمون اپنی جماعت کے حمقاء کے خیالات میں جما کر مسیحیت ومہدویت کا ڈھانچہ کھڑا کر ہی دیا اور اسکے خلفا میں سے ایک کو خلیفۃ المہدی والمسیح* بنا دیا اور اسکو لقب امیر المومنین وغیرہ سے ملقب ومخاطب کر دیا اور اس مردہ کو زندہ کر دکھانے کے لیئے اس بے تہذیبی و دروغگوئی وبیہودہ سرائی و ژاژخائی سے کام لیا کہ اس مردہ کی زندگی میں وہ کام لیا تھا۔ لہذا اب پھر ضرورت محسوس ہوئی ہے کہ اس مضمون ہدایت مشحون کو چھاپکر مشتہر کر دیا جاوے تاکہ اس سے اس متعارض حملہ و ناحق الزام کا قلع قمع ہو اور آئے دن جھوٹی مسیحیت وجعلی مہدویت کی ایسی بیخکنی ہو کہ پھر کوئی جھوٹا مسیح وجعلی مہدی بدست آویز دلایل شرعیہ واحادیث نبویہ مسیح ومہدی ہونے کا نام نہ لے سکے۔ بلا دلیل وبے وجہ بکواس کرنے سے کوئی اہل علم یا اہل قلم روک نہیں سکتا اسکے روکنے کے لیئے خداتعالے کی قہری تجلی ضروری ہے جسنے قادیانی کو ڈبو چکا ہے۔ اس سے زیادہ اس مضمون کی اشاعت سے کوئی غرض ومقصود نہیں نہ قادیانی سے عداوت نہ گورنمنٹ کی بیجا خوشامد نہ کسی صلہ وانعام کی امید وخواہش (جیسکہ قادیانی نے بدگمانی کی اور رسالہ کشف الحجاب وغیرہ اشتہاروں میں یہ بدگمانی اس سے قلم میں آئی پھر اسکی تقلید سے اسکے بظاہر مخالف اور درپردہ مقلد ہمارے لائق روحانی فرزند ایڈیٹر اخبار مسمے اہلحدیث نے کی اور اخبار ۸ مئی سنہ ۱۹۰۸ء میں اسکی قلم میں آئی) انکی اس بدگمانی کی ہم کچھہ پروا نہیں کرتے بلکہ اس کے صلہ میں ہم گورنمنٹ کے حضور میں باادب سفارش کرتے ہیں کہ اس مضمون کے صلہ میں جو کچھہ گورنمنٹ مجھکو انعام دینا چاہے وہ ان دونوں بدگمانوں کو عطا کرے جنکو وہ دونو فریق (ایڈیٹر اخبار مسمے اہلحدیث وقادیانی کے خلیفہ وہمخیال) نصفا نصف کر کے بانٹ لیں وہی اس انعام کے مستحق ہیں کیونکہ وہی اس مضمون کی اشاعت کے تازہ محرک ہوئے ہیں۔ ریمارک ختم ہوا اب مضمون شروع ہوتا ہے۔

اہل اسلام قدیم کا آنے والے مسیح کی نسبت یہہ خیال ہے کہ جو کچھہ اُسنے اپنے مشن کے متعلق پہلی آمد میں کیا جو دوسری آمد میں اس سے وقوع میں آئے گا وہ از سرتا پا آسمانی اور

* دیکھو الحکم نمبر ۵۲ و نمبر ۵۵ و نمبر ۶ مطبوعہ ۳۰ ستمبر و ۲۳/۱۸ و ۱۰ دسمبر سنہ ۱۹۰۸ وغیرہ ۱۲

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

روحانی تھا اور ہوگا۔ زمینی سازش و تدبیر اور انسانی طاقت و تاثیر کا وہ اثر تھا اور نہ ہوگا۔
آپکی پہلی آمد کے آسمانی نشانات اور روحانی برکات اہل اسلام قدیم کے اعتقاد میں بہت ہیں کہ از انجملہ بعض قبل ولادت آپ کی والدہ مریم صدیقہ کی پیدائش کے وقت سے ظہور میں آئے۔ بعض آپ کی پیدائش کے وقت اور بعض آپ کے زمانہ نبوت میں ظاہر ہوئے

(۱) فَتَقَبَّلَهَا رَبُّهَا بِقَبُولٍ حَسَنٍ وَّاَنْبَتَهَا نَبَاتًا حَسَنًا (آل عمران ع ۴) کانت تنبت فی الیوم کما تنبت المولود فی العام (جلالین لکھنوی ص۴۳)

از انجملہ اول خداتعالے کا آپکو ایک مقدس* اور بابرکت خاندان سے پیدا کرنا اور آپ کی والدہ مریم صدیقہ کو اچھی قبولیت سے قبول کرنا اور اسکو غیر معمولی طور سے بڑھانا وہ ایک دن میں اسقدر بڑھتے تھے جیسے اور بچے سال بھر میں بڑھتے ہیں۔

(۲) كُلَّمَا دَخَلَ عَلَيْهَا زَكَرِيَّا الْمِحْرَابَ وَجَدَ عِنْدَهَا رِزْقًا قَالَ يَا مَرْيَمُ أَنّٰى لَكِ هٰذَا قَالَتْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ (آل عمران) ای یاتینی بہ من الجنتہ۔ لما رای ذکریا ذالك علم ان القادر علے الاتیان بالشیء فی غیر حینہ قادر علے الاتیان بالولد علے الکبر دعا ذکریا ربہ (جلالین صفحہ ۴۳)

(۲) غیر موسمی پھل بہشت سے اسکے پاس بھیجنا جسکو دیکھکر حضرت زکریاؑ نے جان لیا کہ خداتعالی بے موسم پھل بھیجنے پر قادر ہے تو وہ مجھے بڑھاپے میں فرزند دینے پر قادر ہے تو آپ نے باوجود حالت مایوسی خدا سے فرزند کے لیئے دعا کی۔

(۳) اَنّٰی یَکُوْنُ لِیْ وَلَدٌ وَّلَمْ یَمْسَسْنِیْ بَشَرٌ

(۳) اسکی والدہ کا بغیر واسطہ شوہر کے صرف

* مرزا جس خاندان سے پیدا ہوا اسکے تقدس سے قادیاں بٹالہ۔ گورداسپور کے لوگ جو اسکے باپ بھائیوں کو دیکھ چکے ہیں۔ بخوبی واقف ہیں۔ مرزا کے باپ کا کوئی سنی مذہب نہ تھا نہ احکام مذہب نہ نماز روزہ حج زکوۃ کا وہ پابند تھا اسکا ایک حقیقی بھائی عیاشی میں ایسا مستغرق ہوگیا تھا کہ اسکا بدن و خون بگڑ گیا تھا اور ناک بیٹھ گئی تھی ایک بھائی ہلا کھوروں کا بیٹا بنکر مسلمانوں سے الگ ہوگیا تھا ایک اپنی عضو تناسل کو کاٹ کر ہیجڑا بن بیٹھا تھا۔

اسی خاندان سے جسپر یہ مصرع صادق آتا ہے ع این خانہ تمام آفتاب است ٭ پیدا ہوکر اسکا دعوے کہ میں مسیح موعود ہوں میں نبی ہوں میں مہدی ہوں کسقدر لغو تھا؟

اللہ اعلم حیث یجعل رسالتہ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

قَالَ كَذٰلِكِ اللّٰهُ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ (آل عمران) ای من خلق ولد منک بلا اب (جلالین ص۲۲)	کلمہ کُن سے آپ کے وجود کے ساتھ حاملہ ہونا
(۴) قَدْ جَعَلَ رَبُّكِ تَحْتَكِ سَرِيًّا وَهُزِّيْٓ اِلَيْكِ بِجِذْعِ النَّخْلَةِ تُسٰقِطْ عَلَيْكِ رُطَبًا جَنِيًّا (مریم ع ۲) سریا نہرا ماء کان انقطع فجرت النخلۃ کانت یا بستہ جلالین ص۲۴۴ و ص۲۴۵	(۴) آپ کی ولادت کے وقت خشک درخت خرما سے تازہ کھجوریں جھڑنا اور خشک نہر سے پانی جاری ہونا۔
۵ قَالَ اِنِّيْ عَبْدُ اللّٰهِ اٰتٰنِيَ الْكِتٰبَ وَجَعَلَنِيْ نَبِيًّا (سورہ مریم ع ۲) يُكَلِّمُ النَّاسَ فِي الْمَهْدِ وَكَهْلًا آل عمران ع۵ ای طفلا قبل وقت الکلام جلالین ص۲۲	(۵) یہودیوں کے طوفان و بہتان کے جواب میں آپکا گہوارہ میں کلام کرنا کہ میں خدا کا بندہ ہوں۔ خدا نے مجھے نبی کیا ہے۔
(۶) و (۷) و (۸) وَاِذْ تَخْلُقُ مِنَ الطِّيْنِ كَهَيْـَٔةِ الطَّيْرِ بِاِذْنِيْ فَتَنْفُخُ فِيْهَا فَتَكُوْنُ طَيْرًاۢ بِاِذْنِيْ وَتُبْرِئُ الْاَكْمَهَ وَالْاَبْرَصَ بِاِذْنِيْ وَاِذْ تُخْرِجُ الْمَوْتٰى بِاِذْنِيْ سورہ مائدہ ع ۱۵	(۶) و (۷) و (۸) آپ کا خدا تعالےٰ کے حکم سے مٹی سے پرند جانور بنانا اور خدا کے حکم سے اندھے اور کوڑھی کو اچھا کرنا اور خدا کے حکم سے مردے زندہ کرنا۔
(۹) وَاِذْ قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَآ اَنْزِلْ عَلَيْنَا مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ (مائدہ ع ۱۵) فنزلت الملئکۃ بہا من السماء علیہا سبعۃ ارغفۃ وسبعۃ احوات فاکلوا منہا حتی شبعوا (جلالین ص۱۰۲)	(۹) اپنے حواریوں کی استدعا پر آسمان سے کھانا نازل ہونے کی دعا کی تو خدا نے نازل کیا۔ جلالین میں ہے کہ فرشتے آسمان سے خوانچہ لیکر اترے جسمیں سات روٹیاں تھیں سات مچھلیاں جسکو انہوں نے کھایا اور سیر ہوئے۔
۱۰ وَاِذْ كَفَفْتُ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ عَنْكَ اِذْ جِئْتَهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا هٰذَا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ مائدہ ع ۱۵ وَمَا قَتَلُوْهُ وَمَا صَلَبُوْهُ وَلٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ وَاِنَّ الَّذِيْنَ اخْتَلَفُوْا فِيْهِ لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ مَا لَهُمْ	(۱۰) جب بنی اسرائیل (یہودیوں) نے آپکے معجزات دیکھکر انکا انکار وکفر کیا اور آپکو صلیب پر چڑھا کر قتل کرنا چاہا تو خدا نے آپ کو ان سے بچالیا اور جس گھر پر آپ تھے اسکے روشن دان سے نکال لیا اور ایک بدلی کے ذریعہ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ربه من علم الا اتباع الظن وما قتلوه يقينا

(النساء ع ۲۲)

ان الله ارسل سحابة فرفعته فتعلقت به امه وبكت فقال لها ان القيامة تجمعنا (جلالين ص۲۵) رفع عيسى من روزنة في البيت الى السماء (فتح البيان ص۲۵ معالم التنزيل ص۱۶۳)

زندہ آسمان پر اٹھالیا آپکی والدہ بھی آپ سے لٹک کر رونے لگیں توآپ نے فرمایا قیامت کا دن ہمکو اکٹھا کریگا۔

(۱۱) وَجِيهًا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَمِنَ الْمُقَرَّبِينَ وَيُكَلِّمُ النَّاسَ فِي الْمَهْدِ وَكَهْلًا وَمِنَ الصَّالِحِينَ

(آل عمران ع ۳)

انما ختم اوصافه بالصلاح لانه لا يسمى المرء صالحا حتى يكون مواظبا على النهج الاصلح والطريق الاكمل في جميع احواله وذلك يتناول جميع المقامات في الدين والدنيا في افعال القلوب وفي افعال الجوارح ولهذا قال سليمان بعد النبوة وادخلني برحمتك في عبادك الصالحين (فتح البيان) ص۳۹۳

اولئك الذين انعم الله عليهم من النبيين والصديقين والشهداء والصالحين (النساء ع ۹)

(۱۱) آپ کی پہلی آمد کی تمام زندگی اور طرز معاشرت سراپا برکت و کرامت تھی وہ عمر خدا کی طاعت اور خلق خدا پر رحمت و شفقت میں گذری۔ ایک آیت میں آپ کے اجل فضائل نبوت بیان کرکے اخیر میں فرمایا ہے کہ آپ صالحین میں سے یعنے جملہ احوال و مقامات دین و دنیا و افعال قلوب اور افعال جوارح میں صلاحیت کے اکمل درجہ پر تھی۔ جو اولوالعزم نبیوں کو حاصل ہوتا ہے اور جسکے واسطے حضرت سلیمانؑ نے نبی ہوکر تمنا اور دعا کی تھی۔ اور ایسا ہی فتح البیان میں ہے اور خود خداوند تعالے نے اپنے انعام یافتہ بندگان کی آخری وصف یہی بیان کی ہے۔ اس درجہ کمال کی ایک مثال یہہ ہے کہ آپنے دنیا میں بے رغبتی و فقیری و فروتنی و مسکینی سے اپنے پہلے آمد کی عمر بسر کی اور آپ کی زبان سے کسی بشر کی کجا۔ کسی حیوان کی بدگوئی نہیں ہوئی۔ کسی کی جان کو ایذا رسانی تو کیونکر ممکن تھی۔

ایک حدیث میں ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام کے پاس سے خنزیر گذرا توآپ نے اسکو کہا

عن يحيى ابن سعيد ان عيسى بن مريم لقى خنزيرا فقال له انفذ بسلام فقيل تقول هذا الخنزير فقال عيسى بن مريم اني اخاف

توسلام یعنے سلامتی سے گذر جا۔ کسی نے کہا آپ خنزیر کو ایسا فرماتے ہیں آپ نے فرمایا کہ میں ڈرتا ہوں کہ میری زبان کو بدگوئی کی عادت نہ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ان اعود لسانی المنطق بالسوء (موطاء ص ۳۸۶) نہ ہو جائے

ان آیات واقوال سے صاف ثابت ہے کہ حضرت مسیح کی پہلی آمد آسمانی نشانات و روحانی برکات کا محل تھی۔ اور جو کچھہ آپنے اپنے مشن کے متعلق پہلی آمد میں کیا آسمانی تائید سے کیا۔ نہ زمینی تدبیر سے .... ایسی ہی آپ کی دوسری آمد آسمانی نشانوں اور روحانی برکتوں کا محل ہو گی۔ اہل اسلام قدیم یہہ یقین وایمان رکھتے ہیں۔ کہ قیامت کے قریب حضرت مسیح بن مریم علیہ السلام آسمان سے زمین پر دو فرشتوں کے بازوں پر ہاتھ رکھکر ایک سفید منارہ کے قریب دمشق کی شرقی جانب میں اترینگے اور زمین میں عدل۔ امن۔ راستی اور دین کی روشنی پھیلائینگے اور ظلم بے دینی بے ایمانی کو دور کرینگے۔ اس مشن کو پورا کرنے میں وہ زمینی تدبیروں اور انسانی سازشوں کے محتاج نہ ہونگے اور میدان جنگ وجدال وخونریزی وقتال آراستہ کرکے تلوار سے کام نہ لینگے۔ بلکہ اپنی روحانی طاقتوں اور آسمانی نشانوں کے ذریعہ اس مشن کو پورا کرینگے۔ انکے وقت میں لڑائی بالکل موقوف ہو گی۔ تلوار اسوقت میں جنگ کے کام سے بیکار ہو جائے گی صرف کھیتی کاٹنے کے کام میں آئینگی۔ منکرین انکے نزول آسمانی اور دیگر نشانوں کو دیکھکر ایمان لے آئینگے۔ اور جو شقی ازلی سنگدل فطرتی اس سے محروم ہو کر کافر رہینگے۔ وہ آپ کی سانس کی تاثیر سے ہلاک ہونگے۔ دجال موعود ان کی صورت دیکھکر پگھلنے لگ جائے گا مگر نوشتہ پورا کرنے کے لئے اور بطور قصاص اس موذی کو آپ اپنے ہاتھ سے قتل کرینگے۔ اور بعض شقی (جیسے یاجوج ماجوج) آپ کی بد دعا سے ہلاک ہو جائینگے۔ اور ان کی لاشوں اور خونوں سے زمین کو پاک کرنے کے لئے آسمان سے مدد آئے گی۔ زمین میں رزق اور پھلوں میں برکت ہو گی۔ اور دولت و مال کی (جکی وجہہ سے اور اوسکی طمع سے لوگ آپسمیں لڑتے اور ایک دوسرے پر ظلم کرتے ہیں) ایسی کثرت ہو گی کہ کوئی کسی کو کچھہ مال دینا چاہے گا تو وہ قبول نہ کریگا اور لوگوں) کا بخل اور آپسمیں کینہ اور بغض سب دور ہو جائیگا۔ یہہ فیض امن زمانہ مسیح کا انسانوں کے علاوہ حیوانات اور درندوں کو بھی پہونچیگا۔ وہ بھی ایک دوسرے پر ظلم وایذارسانی نہ کرینگے۔ بھیڑیا اور بکری چیتا اور گائے ایک گھاٹ پانی پینگے۔ سانپ وغیرہ زہریلے جانور انسانوں اور حیوانوں کے ساتھ کھیلینگے۔ اور انکی زہر جاتی رہے گی۔ ان برکات ونشانات میں انکے ثانی اثنین ورفیق مہدی علیہ السلام انکے وقت میں ہونگے بلکہ ان ہی کی مدد کے لئے حضرت عیسے علیہ السلام آسمان سے اُترینگے۔ ان دونوں حضرات کا ایک ہی مشن ہو گا۔ اور

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ایک ہی روحانی طریق سے وہ اس مشن کو پورا کریں گے۔

ہر چند آمد مسیح کے پہلے امام مہدی کے زمانہ میں ادین سے مزاحمت کرنے والوں سے مسلمانوں کے ڈیفنسو (مدافعتی) نہ ایفنسو (پیشقدمی والے) لڑائیاں ہونگی۔ مگر کسی حدیث صحیح ضعیف سے یہ ثابت نہیں کہ حضرت امام مہدی بذاتِ خود کسی شخص پر تلوار اٹھائیں گے۔ اور کسی جان کو تلف کریں گے۔ یا پیشقدمی کرکے اور بلا عوض تلف کرنیکا حکم دیں گے۔ بلکہ آپکی نسبت یہ کہا گیا ہے کہ وہ کسی سوتے کو نہ جگائیں گے اور کسی جان کی خونریزی نکریں گے۔ (ایسا ہی حجج الکرامۃ فی آثار القیامۃ میں بصفحہ ۳۶۳ نقل کیا ہے[۱]) اور احادیث سے جو عنقریب منقول ہونگی معلوم ہوتا ہے کہ اُن لڑائیوں میں امام مہدی سے جو کچھ ظہور میں آئے گا وہ روحانی اور آسمانی نشان کے طور پر ہوگا۔ اور آمد مسیح کے بعد تو ان ڈیفنسو لڑائیوں کا بھی خاتمہ ہو جائے گا۔ اور مہدی و مسیح دونو کے ہاتھ سے روحانی برکات سے دین چمکیگا۔ تلوار سے کچھ کام نہ لیا جائے گا۔

اس اجمال کی تفصیل بہت سی آیات واحادیث وآثار میں پائی جاتی ہے۔ اس مقام میں از انجملہ صرف چند آیات واحادیث وآثار نقل کئے جاتے ہیں۔

سب سے پہلا نشان آسمانی (آپکا آسمان سے نازل ہونا) چند آیات میں پایا جاتا ہے۔ از انجملہ ایک آیت یہ ہے جسمیں ارشاد ہے کہ حضرت مسیح بن مریم قیامت کا علم یا نشان

(۱) وانہ لعلم للساعۃ (زخرف ع۶)
انہ ای عیسیٰ لعلم للساعۃ تعلم بنزولہ
(جلالین ص۳۹۴)

یکلم الناس فی المھد وکھلا (آل عمران ع۴)
قال الحسین بن الفضل یکلم الناس کھلا
بعد نزولہ من السماء وفیہ نص علی انہ
ینزل من السماء الی الارض۔
(فتح البیان ص۳۹۳)

قال ابن عباسؓ وارسل اللہ الی
عیسیٰ وھو ابن ثلاثین سنۃ فمکث فی

ہے عامہ تفاسیر میں بہ نقل احادیث وآثار بیان کیا ہے کہ حضرت عیسیٰ کا آسمان سے نزول علامت قیامت ہے۔

دوسری وہ آیت ہے جسمیں ارشاد ہے کہ آپ گہوارہ اور کہولیت (ادھیڑ عمر) میں یکساں کلام کریں گے۔ عامہ تفاسیر معالم و فتح البیان وغیرہ میں حسین بن الفضل سے نقل کیا ہے کہ حضرت مسیح آسمان سے اترنے کے بعد سن کہولت میں کلام کریں گے۔

ابن عباسؓ سے نقل کیا ہے کہ وہ سنہ

[۱] اصل عبارت صفحہ ۱۴۳ وغیرہ میں منقول ہے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

رسالته ثلاثين شهراً ثم رفع الله اليه ثم ينزله الى الارض وهو فى سن الكهولة - (فتح البيان ص۳۳)

کہولت سے پہلے آسمان پر اٹھائے گئے تھے آسمان سے سنہ کہولت کے بعد اتر کر کلام کریں گے۔

دوسری آیت وہ ہے جو عنقریب نشان سوم کے ثبوت میں پیش کیجائے گی۔

دوسرا آسمانی نشان (اس نزول کی کیفیت کہ وہ فرشتوں کے ساتھ اور دمشق کے مشرقی منارہ کے قریب ہوگا۔ اسحدیث صحیح مسلم میں پایا جاتا ہے۔ جسمیں بیان ہے۔

فبينا هو كذلك اذ بعث الله المسيح بن مريم عليه السلام فينزل عند المنارة البيضاء شرقى دمشق بين مهرودتين واضعاً كفيه على اجنحة ملكين اذا طأطأ راسه قطر واذا رفعه تحدر منه جمان كاللؤلؤ (صحيح مسلم ص۴۰۱)

خدا مسیح بن مریم کو بھیجیگا تو وہ دمشق کے مشرقی سفید منارہ کے پاس اتریں گے زرد رنگ جوڑا پہنے ہوئے دو فرشتوں کے بازوؤں پر ہاتھ رکھے ہوئے جب وہ سر جھکائیں گے تو اُن سے قطرات عرق ٹپکیں گے اور جب وہ سر اٹھائیں گے تو اُن سے موتیوں کے سے چاندی کے دانے گریں گے۔

تیسرا آسمانی نشان (اُس نزول اور اُسکی کیفیت معجزانہ اور دیگر آسمانی نشان دیکھ کر لوگوں کا ایمان لانا)

دوسری آیت میں ہے جسمیں ارشاد ہے کہ مسیح کی موت سے پہلے سب اہل کتاب یہودی وغیرہ جو آپ منکر ہیں ایمان لائیں گے۔

(۲) وان من اهل الكتاب الا ليؤمنن به قبل موته (النساء ع ۲۲)
قبل موت عيسى لما ينزل قرب القيامة (جلالين ص۴۲)
يؤمن به من ادركه عند نزوله الى الارض وصحح الطبرى هذا القول وقد تواترت الاحاديث بنزول عيسى جسما اوضح ذلك الشوكانى فى مولف مستقل (فتح البيان ص۱۶۵ ج اول)

عالمہ تفاسیر جلالین۔ فتح الباری۔ تفسیر طبری وغیرہ میں ہے کہ جب حضرت عیسےٰ آسمان سے اتریں گے تو جو لوگ انکو پاوینگے اُنپر ایمان لاویں گے۔

اس آیت کی تفسیر حدیث صحیح بخاری میں بھی ہوئی ہے جو نشان وہم کے ثبوت میں پیش کیجاوے گی مسیح کی نزول آسمانی اور آمد ثانی کا سرّ و فائدہ و حکمت یہی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ایمان اختیاری (نہ اجباری ہوگا) اُن کو آسمان سے اس معجزانہ کیفیت کے ساتھ اترتے ہوئے دیکھ کر یہود جیسے سنگدل جو انکو صلیب پر مقتول کہتے اور ملعون سمجھتے ہیں۔ اور آجکل کے بعض نام کے مسلمان (جو انکے آسمان پر جانے اور دیگر معجزات کے قائل نہیں) ایمان لائیں گے۔ اُن منکروں کو قائل کرنے کے لئے اس سے بڑھکر کوئی دلیل وشہادت نہ تھی اور جو اس دلیل کو مشاہدہ کرکے بھی منکر رہیں گے۔ وہ ہلاکت کے فرزند انکی سانس ہی سے ہلاک ہوجائیں گے۔ جن کا بیان نشان چہارم میں ہوتا ہے۔

چوتھا آسمانی نشان (حضرت مسیح کے نشانات کو دیکھ کر ایمان نہ لانے والوں اور اپنی سنگدلی اور شقاوت ازلی کی وجہ سے کافر رہنے والوں کا صرف آپکے سانس کی تاثیر سے (نہ تلوار و بندوق سے ہلاک ہوجانا) صحیح مسلم کی احادیث میں ہے۔ جسمیں یہ بیان ہے کہ (نزول مسیح کے وقت) جائز وممکن نہ ہوگا کہ مسیح کا سانس کسی کافر کو پہنچے اور وہ ہلاک نہ ہو اور مسیح کا سانس وہاں تک پہنچے گا۔ جہانتک اسکی نظر پہنچیگی

> فلا یحل لکافر یجد ریح نفسہ الامات ونفسہ ینتھی حیث ینتھی طرفہ (صحیح مسلم صد۴۰۱)

پانچواں آسمانی نشان اسی قسم کے ایک سنگدل وشقی ازلی (دجال موعود) کا آپکے نزول سے پہلے خروج کرنا اور انکی صورت کو دیکھ کر پگھلنے لگ جانا صحیح مسلم کی احادیث میں ہے جسمیں یہ بیان ہے کہ دجال حضرت مسیح کو دیکھے گا۔ تو پگھلنے لگ جائیگا۔ آپ اسکو اپنے ہاتھ سے قتل کرنا ترک کرتے تو وہ پگھل کر ہلاک ہوجاتا۔ مگر اللہ تعالے آپکے ہاتھ سے اسکو قتل کرائے گا۔

> فاذا راہ عدو اللہ ذاب کما یذوب الملح فی الماء فلو ترکہ لانذاب حتیٰ یھلک ولاکن یقتلہ اللہ بیدہٖ فیریھم دمہ فی حربتہ (صحیح مسلم صد۳۹۲)

حضرت مسیح علیہ السلام کے ہاتھ سے دجال کے قتل ہونے کی ایک وجہ یہ ہے کہ جو نوشتہ خاتم المرسلین کے ذریعہ سے ظاہر کیا گیا ہے۔ وہ پورا ہو۔

دوسری وجہ یہ ہے کہ اس موذی کے ہاتھ سے بہت سے مسلمان قتل کئے جائیں گے۔ (جسکی تفصیل گیارہویں نشان کے فٹ نوٹ میں ہوگی) لہذا اس موذی کا قتل کیا جانا بطور حد وقصاص ہوگا۔ اور عین انصاف کا مقتضا نہ رحیمی شان مسیحی کے برخلاف

© rasailojaraid.com

اسکی تفصیل بھی اس نوٹ میں ہوگی۔

چھٹا آسمانی نشان اسی قسم کے اور منکروں اور کافروں (یاجوج ماجوج) کا۔ (جو اہل اسلام قدیم کے خیال میں یافث بن نوح کی اولاد سے ہیں۔ اور ابتک وہ ذوالقرنین کی بنا کردہ آہنی دیوار سے روکے ہوئے ہیں۔ قیامت* کے قریب نکلینگے زمانہ نزول حضرت مسیح میں وہ دیوار کھل جائے گی تو وہ نکلینگے) اور آپ کی دعا سے (نہ تلوار و جنگ و قتال و تفنگ سے) اُن کا ہلاک ہونا اُنکی گردنوں میں ایک پھوڑا نکلنا اور اس سے سب کا ایک جان کیطرح ایک آن میں مرجانا۔

ساتواں آسمانی نشان ان خبیثوں کی لاشوں سے زمین کو خالی کرنے کے لئے آپ کی دعا سے اونٹوں کی گردنوں جیسے جانوروں کا جو اُن کی نعشوں کو اُٹھا لیں گے پیدا ہونا۔

آٹھواں۔ آسمانی نشان اُن خبیثوں کے خون اور بدبو سے زمین کو پاک کرنے کے لئے آسمان سے بارش ہونا اور تمام زمین کا صاف ہو جانا۔

نواں۔ آسمانی نشان آپکے یُمن و برکت سے زمین کو حکم ہونا کہ وہ اپنے پھل نکالے اور برکتیں واپس لائے جسکے اثر سے ایسے ایسے انار پیدا ہونگے جنکے دانے ایک جماعت کھا سکے اور اُنکے چھلکے کے سایہ میں ایک جماعت سایہ لے اور مواشی کے دودھ کا اسقدر کثرت سے پیدا ہونا کہ ایک اونٹنی کا دودھ

فبینا ھو کذلک اذا وحی اللہ الی عیسے علیہ السلام انی قد اخرجت عبادًا لی لا یدان لاحدٍ بقتالھم فحرز عبادی الی الطور ویبعث اللہ یاجوج و ماجوج وھم من کل حدب ینسلون فیمر اوائلھم علی بحیرۃ طبریۃ فیشربون ما فیھا ویمر اٰخرھم فیقولون لقد کان بھذہ مرۃ ماء ویحصر نبی اللہ عیسے علیہ السلام و اصحابہ حتی یکون راس الثور لاحدھم خیرًا من مائۃ دینار لاحدکم الیوم فیرغب نبی اللہ عیسیٰ و اصحابہ فیرسل اللہ علیھم النغف فی رقابھم فیصبحون فرسی کموت نفس واحدۃٍ ثم یھبط نبی اللہ عیسیٰ و اصحابہ الی الارض فلا یجدون فی الارض موضع شبر الا ملاہ زھمھم ونتنھم فیرغب نبی اللہ عیسے علیہ السلام و اصحابہ الی اللہ فیرسل اللہ علیھم طیرًا کاعناق البخت فتحملھم فتطرحھم حیث شاء اللہ ثم یرسل اللہ مطرا لا یکنّ منہ بیت مدرٍ ولا وبر فیغسل الارض حتی یترکھا کالزلفۃ ثم یقال للارض انبتی ثمرتک و ردّی برکتک فیومئذ تاکل العصابۃ من الرمانۃ ویستظلون بقحفھا

(ملحقات الغیث (ابن ماجہ))

* نوٹ۔ اس حدیث کا پورا ترجمہ صفحہ (۱۰۲) میں آئے گا۔

© rasailojaraid.com

ویبارك فی الرسل حتی ان اللقحة من الابل لتکفی الفئام من الناس و اللقحة من البقر لتکفی القبیلة من الناس واللقحة من الغنم لتکفی الفخذ من الناس (صحیح مسلم ص۴۰۱ وص۴۰۲ وابن ماجہ ص۴۳)

ایک بڑے قبیلے کے لئے کافی ہو۔ اور ایک گائے کا دودھ اس سے چھوٹے قبیلے کے لئے اور ایک بکری کا دودھ اس سے چھوٹے قبیلے کے لئے یہ چاروں نشان صحیح مسلم کی اور ترمذی وابن ماجہ کی حدیث میں ہیں

جسکا خلاصہ مطلب یہی ہے جو بیان کیا گیا۔ اور اکثر یہ مطالب کتاب الرحمة المهداة کی حدیث میں بھی پائی جاتی ہے۔ جو عنقریب گیارھویں نشان کے ثبوت میں پیش کی جاویگی

دسواں آسمانی نشان (لوگوں کا مال سے مستغنی ہو جانا اور اسی وجہ سے ان کا بخل مالی و باہمی بغض و کینہ باقی نہ رہنا اور جنگ و لڑائیوں کا یکقلم موقوف ہو جانا اور تلوار کا کھیتی کاٹنے کا اوزار بن جانا) احادیث ذیل میں پایا جاتا ہے۔

صحیح بخاری میں ہے حضرت عیسٰے کا آسمان سے اُترنے کا بیان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

باب نزول عیسٰے بن مریم قال قال رسول اللہ صلعم والذی نفسی بیدہ لیوشکن ان ینزل فیکم ابن مریم حکماً عدلا فیکسر الصلیب ویقتل الخنزیر ویضع الحرب ویفیض المال حتی لا یقبله احد حتی تکون السجدة الواحدة خیر من الدنیا وما فیها ثم یقول ابوهریرة واقرؤا ان شئتم وان من اهل الکتاب الا لیؤمنن به قبل موته ویوم القیامة یکون علیهم شهیدًا۔ (صحیح بخاری ص۴۹۰)

ای انهم لا یتقربون الی الله الا بالعبادة لا بالتصدق بالمال (فتح الباری)

فرمایا ہے۔ مجھے اس خدا کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے بے شک عنقریب مریمؑ کے بیٹے حاکم عادل ہو کر اُتریں گے۔ لڑائی کو موقوف کر دینگے۔ اُن کے وقت میں مال ایسا کثرت سے ہو گا کہ کوئی اسکو قبول نکریگا اسوقت ایک سجدہ ساری دنیا سے بہتر معلوم ہو گا۔ ابوہریرہؓ راوی حدیث نے فرمایا کہ چاہو (تو تصدیق اس قول نبوی کے لئے) یہ قول خداوندی پڑھو۔ جسمیں یہ بیان ہے کہ موت مسیح کے پہلے سبھی اہل کتاب اُنپر ایمان لائینگے

فتح الباری شرح صحیح بخاری میں ہے کہ اُسوقت دولت و مال کی افزونی کی وجہ سے لوگ صدقہ و خیرات کرنا چھوڑ دیں گے (کیونکہ قبول کرنیوالا کوئی نہ ہو گا) اور صرف بدنی عبادت سے خدا کا قرب چاہیں گے۔ اسوقت ایک سجدہ تمام دنیا سے بہتر ہو گا۔

© rasailojaraid.com

اور صحیح مسلم میں اس حدیث کو بیان کرکے اسمیں لکھا ہے۔ کہ اُسوقت اونٹنیاں (جو

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واللہ لینزلن ابن مریم حکما عادلا فیکسرن الصلیب ویقتلن الخنزیر ولیضعن الجزیۃ ولیترکن القلائص فلا یسعیٰ علیہا ولتذھبن الشحناء والتباغض والتحاسد ولیدعون الی المال فلا یقبلہ احد (صحیح مسلم ص)

فیبعث اللہ عیسے بن مریم کانہ عروۃ بن مسعود فیطلبہ فیھلکہ ثم یمکث الناس سبع سنین لیس بین اثنتین عداوۃ ثم یرسل اللہ ریحا باردۃ من قبل الشام فلا یبقے علے وجہ اللہ من احد فی قلبہ مثقال ذرۃ من خیر او ایمان الا قبضتہ حتی لو ان احدکم دخل فی کبد جبل لدخلتہ علیہ حتی تقبضتہ قال سمعتہا من رسول اللہ قال فیبقی شرار الناس فی خفۃ الطیر واحلام السباع لا یعرفون معروفا ولا ینکرون منکرا فیتمثل لھم الشیطان فیقول الا تستجیبون فیقولون فما تامرنا فیامرھم بعبادۃ الاوثان وھم فی ذلک دار رزقھم حسن عیشھم فینفخ فی الصور (صحیح مسلم ص ۳۰۲)

وفی روایۃ لہ فیبقی شرار الناس یتھارجون تھارج الحمر فعلیھم تقوم الساعۃ (صحیح مسلم ص ۳۰۲)

عرب میں بہت پیارا مال ہے) بیکار چھوڑ دیجائیں گی۔ اُن کے لئے کوئی کوشش نہ کرے گا۔ دلوں کی عداوت اور کینہ اور حسد دُور ہو جائیں گے۔ مال کیطرف لوگ بلائے جائیں گے تو کوئی قبول نہ کرے گا۔

ایک روایت صحیح مسلم میں آیا ہے کہ اللہ تعالےٰ عیسےٰ بن مریم کو بھیجیگا۔ وہ دجال کو طلب کرکے قتل کریں گے پھر تمام لوگ (جن میں حضرت مسیح بھی داخل ہونگے) سات سال ایسے باامن عیش بسر کرینگے۔ کہ دو شخصوں میں آپسمیں عداوت نہ ہوگی پھر اللہ تعالےٰ ایک ٹھنڈی ہوا شام کیطرف سے بھیجیگا جس سے تمام اہل ایمان روئے زمین کے فوت ہو جائیں گے۔ اگر کوئی پہاڑ کے اندر ہوگا۔ تو وہاں بھی وہ ہوا پہنچیگی اور اسکی جان قبض کرلے گی۔ پھر ایسے لوگ رہ جائیں گے جو جانوروں کے سے ہلکے (بے وقوف) درندوں کے سے سمجھ و خیال والے (ایذا رساں) ہونگے وہ کسی اچھی بات کو اچھا نہ جانیں گے نہ بُرے کو بُرا سمجھیں گے۔ بعض گدھوں کی طرح بازاروں میں عورتوں سے جُفت ہونگے پھر شیطان انکے سامنے متشکل ہوکر کہیگا کہ

© rasailojaraid.com

کیا تم حیا نہیں کرتے۔ وہ کہیں گے۔ تو ہمکو کیا حکم دیتا ہے تو پھر وہ انکو مخلوق پرستی کا حکم دیگا۔ وہ تھانوں کی پوجا کریں گے۔ تو انکا رزق فراخ اور عیش عمدہ ہوگا ایسی حالت میں نفخہ فنا عالم ہوگا۔ اور قیامت برپا ہوگی۔

وتقی الارض افلاذ کبدھا کما جاء فی الحدیث الاٰخر۔ (شرح صحیح مسلم صـ۳)

اس کتاب کی شرح نووی میں کثرت مال کی تفسیر میں کہا ہے کہ زمین اپنے کلیجے کے ٹکڑے یعنے سونا چاندی اور خزانے اگل دے گی۔

اور جنگ کے بالکل موقوف ہو جانے اور گھوڑوں کے لڑائی کے کام میں آنے اور ملوار کو کھیتی کاٹنے کا اوزار بنانے کا ذکر ان احادیث میں ہے جو نشان یازدہم کے ثبوت میں ذیل میں پیش کیجاتی ہیں۔

گیارہواں آسمانی نشان (درندوں کا جیوانوں کے ساتھ چرنا اور بچوں کا سانپوں سے کھیلنا وغیرہ)۔ اسحدیث ابن ماجہ میں ہے جسمیں یہ بیان ہے کہ حضرت مسیح کا نزول ہوگا تو زہردار جانور کا زہر جاتا رہے گا۔ کوئی لڑکا سانپ پر ہاتھ ماریگا تو وہ اسکو ضرر نہ دیگا۔ شیر کو کوئی لڑکی بھگا دیگی۔ تو وہ اسکو ضرر نہ پہونچائے گا۔ بھیڑیا بکریوں کے ریوڑ میں ایسا رہیگا جیسے اسکا (محافظ) کتا۔ تمام زمین اسلام سے بھر جائے گی۔ جیسے برتن پانی سے بھر جاتا ہے اسوقت بجز خدا واحد کسی کی عبادت نہ ہوگی۔ لڑائی اپنا بوجھ اتار دیگی۔ اور قریش کی بادشاہی جاتی رہیگی (یعنی حضرت عیسےؑ کے مشورہ و اجازت کے بغیر انکا امیر کوئی حکم نہ کریگا۔ نزول مسیح کے بعد انکی خصوصیت خلافت سے جاتی رہیگی (قالہ ابن حجر ونقلہ عنہ فی الحجج صـ۳۸۲) زمین

وتنزع حمة کل ذات حمة حتی یدخل الولید یدہ علی الحیة فلا تضرہ وتفر الولیدة الاسد فلا یضرھا ویکون الذئب فی الغنم کانہ کلبھا ویملأ الارض من السلم کما یملأ الاناء من الماء ویکون الکلمة واحدة فلا یعبد الا اللہ وتضع الحرب اوزارھا وتسلب قریش ملکھا ویکون الارض کفاثور الذھب والفضة تنبت نباتھا بعھد اٰدم حتی یجتمع النفر علی القطف من العنب فیشبعھم ویجتمع النفر علی الرمانة فتشبعھم۔ ویکون الثور بکذا وکذا من المال وتکون الفرس بالدریھمات قالوا یا رسول اللہ وما یرخص الفرس قال لا ترکب لحرب ابدًا فقیل لہ فما یغلی الثور قال تحرث الارض کلھا۔ (سنن ابن ماجہ صـ۲۷۶)

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ایسی ہو جائے گی جیسے سونے چاندی کا طشت وہ اپنی بوٹیاں ایسی اگائے گی جیسے آدم کے وقت اوگاتی تھی۔ ایک خوشہ انگور اور ایک دانہ انار سے جماعت سیر ہوگی۔

تیل بڑی قیمت سے بکیں گے۔ گھوڑے چند درہموں کو۔ کسی نے اسکی وجہ پوچھی تو آپ نے فرمایا گھوڑی پر لڑائی کے لئے کبھی سواری نہ ہوگی اسلئے وہ بیکار ہونگے۔ زمین تمام کاشت کیجائیگی (اسلئے بیل کھیتی کے کام میں آئیں گے) ور گران قیمت ہونگے)۔

اور کتاب الرحمۃ المہداۃ الی من یرید زیادۃ العلم علی احادیث المشکوٰۃ میں ہے کہ

ویھلک اللہ فی زمانہ المسیح الدجال ثم تقع الامنۃ علی الارض حتی ترتع الاسود مع الابل والنمار مع البقر والذیاب مع الغنم ویلعب الصبیان بالحیات فلا تضرھم فیمکث اربعین سنۃ ثم یتوفی ویصلی علیہ المسلمون۔ وفی روایۃ ویرجع المسلم وتتخذ السیوف مناجل وتذھب حمۃ وتنزل السماء رزقھا وتخرج الارض برکتھا حتی یلعب الصبی بالثعبان فلا یضرہ (الرحمۃ المہداۃ ص۲۷)

حضرت مسیح علیہ السلام کے زمانہ میں خدا تعالیٰ دجال کو ہلاک کریگا۔ اسکے بعد زمین پر امن قائم ہو جائے گا۔ یہانتک کہ حیوانات اور درندوں پر بھی اسکا اثر ہو پہنچیگا۔ سانپ اونٹوں کے ساتھ چریں گے۔ جیسے گائے کے ساتھ بھیڑئیے بکریوں کے ساتھ۔ اور بچے سانپوں سے کھیلیں گے۔ تو وہ اُس کو ضرر نہ پہونچا ئیں گے۔ وہ چالیس سال زمین پر زندہ رہیں گے۔ پھر فوت ہوں گے اور مسلمان اُنپر نماز جنازہ پڑھیں گے۔ ایک روایت میں آیا ہے کہ مسلمان لڑنے سے پھر بیٹھیں گے اور تلواروں کو کھیتی کاٹنے کا اوزار بنایا جاوے گا۔ اور زہر دار جانوروں کا اثر جاتا رہے گا۔ آسمان اپنا رزق اوتارے گا اور زمین اپنی برکت نکالے گی۔ بچے سانپوں سے کھیلیں گے۔ تو وہ اس کو ضرر نہ پہنچائیں گے۔

عہد عتیق یسعیاہ نبیؑ کی کتاب کے باب ا۱ میں بھی بعض اُن نشانات حضرت مسیحؑ کی تائید پائی جاتی ہے۔ چنانچہ کہا ہے (۴) بلکہ وہ راستی سے مسکینوں کا انصاف کرے گا اور انصاف سے زمین کے خاکساروں کے لئے انفصال کرے گا۔ اور وہ اپنے مُنہ کی لاٹھی سے زمین کو مارے گا اور لبوں کے دم سے شریروں کو فنا کر ڈالیگا (۵) اسکی کمر کا پٹکا راستی ہو گی اور اسکے پہلو وفا داری کے پٹکے سے کستے ہونگے۔ (۶) اُس وقت بھیڑیا

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

برّے کے ساتھ رہے گا اور چیتا حلوان کے ساتھ بیٹھیگا اور بچھیا اور شیر بچہ اور بالا ہوا بیل ملے جلے رہیں گے۔ اور ننھا بچہّ اُن کی پیشروی کرے گا۔ (۷) گائے اور ریچھنی ملکر چریں گی اور اُن کے بچےّ ملے جلے بیٹھیں گے۔ اور شیر ببر بیل کی پوان کھائے گا۔ اور دودھ پیتا بچہّ سانپ کے بِل کے پاس کھیلیگا۔

نوٹ۔ (تذکرہ) اسحدیث میں جو حضرت مسیح کا چالیس برس زمین پر رہنا بیان ہوا ہے یہ پہلی آمد مسیح کی مدت ملاکر بیان ہوا ہے۔ دوسری آمد کی مدت صِرف سات سال ہے چنانچہ صحیح مسلم کی حدیث سے بصفحہ (۸۶) بیان ہوا۔ ایسا ہی ملا علی قاری رح نے شرح فقہ اکبر میں کہا ہے اور اس حدیث سے پہلی حدیث ابن ماجہ کی اور اُس سے پہلی حدیث صحیح بخاری کی (جس کی صحت پر اتفاق ہے۔ صاف وصریح الفاظ ناطق ہیں۔ کہ مسیح بن مریم آئیں گے۔ تو لڑائی کو موقوف کردیں گے۔ اور تلوار کو کھیتی کاٹنے کا اوزار بناویں گے اور جو حکم جنگ وجہاد کا اسلام میں مستمر چلا آیا ہے اور زمانہ آخری تک اس امت کا دستورالعمل رہے گا۔ اس حکم کو حضرت مسیح علیہ السلام کے زمانہ میں اُٹھا دیا جائے گا۔ اور یہ ظاہر کیا جائے گا۔ کہ اس حکم کا وقت ہو جکا اسکی تعمیل کا وقت نہیں رہا۔ اس حکم کو اوٹھانا حضرت مسیح کی نئی تشریع سے نہو گا۔ بلکہ خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حکم اور پیشگوئی مندرجہ ذیل کے مطابق وقوع میں آئے گا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے (چنانچہ ابو داؤد نے نقل کیا ہے) کہ جب سی خدانے مجھے نبی کرکے بھیجا ہے جہاد جاری ہے اور مستمر رہے گا (مگر) اُسوقت تک کہ اس امت کے لوگ دجال سی لڑینگے۔

> قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
> الجہاد ماضٍ مذ بعثنی اللہ الی ان یقاتل
> اٰخر ھٰذہ الامۃ الدجال (ابوداؤد ط ۳۴۲)

جبکا صاف یہ مفہوم ہے کہ دجال مارا جائے گا۔ تو جہاد موقوف ہوجائے گا۔ اور یہ بھی آنحضرت نے فرمایا ہے کہ دجال کو حضرت مسیح ابن مریم اپنے ہاتھ سے قتل کریں گے۔ چنانچہ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

پانچویں نشان آسمانی کے بیان میں صحیح مسلم سے منقول ہوا۔ اس پیشگوئی اور اس حکم نبوی سے صاف ثابت ہے کہ زمانہ مسیح اور قتل دجال کے بعد موقوفی جہاد کا حکم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا حکم ہے جسکی تعمیل حضرت مسیح سے ہوگی۔

اس موقوفی جہاد کے فلاسفی (حکمت و سر عقلی) یہ ہے کہ دنیا میں جہاد یا لڑائی دو وہی غرض سے ہوتی اور وقوع میں آتی ہے ایک غرض دنیاوی (بطمع مال یا بوجہ عناد و دشمنی جو دنیا داروں کو لڑائی پر باعث ہوتی ہے۔ دوسری غرض دینی (اعلاء کلمۃ اللہ و مدافعت اعداء اللہ) جو اہل دین کو لڑائی پر باعث ہوتی ہے اور زمانہ مسیح میں یہ دو غرضیں کسی کو پیش نظر نہ ہینگی۔ اسوقت کوئی کافر زمین پر نہ رہیگا۔ تو یہ غرض دوم کسکو ہوگی۔ اور جبکہ زمین اپنے مدفون خزانے دولت باہر نکال پھینکے گی۔ اور مال و دولت کی خواہش کسی کو نہ ہیگی۔ تو پھر غرض اول (طمع مال) سے لڑائی کیسی۔ دشمنی عداوت و ایذا رسانی درندوں اور سانپوں میں نہ رہیگی۔ تو انسانوں میں باہم کیونکر ہوگی۔ اب جہاد ہو تو کس سے ہو۔ اور کرنے والا کون ہو۔

دجال موعود کو حضرت مسیح علیہ السلام کا قتل کرنا اُسوقت امن سے پہلے ہوگا۔ ایسا ہی دوسرے موذی (ایذا رسان) کافروں سے مسلمانوں کا لڑنا اور امام مہدی علیہ السلام کا اپنے روحانی برکات اور آسمانی نشانات سے اُن موذیوں کو ہلاک کرنا امن زمانہ مسیحی سے پہلے وقوع میں آئے گا۔ دجال قتل ہو گا تو پھر سیفی جہاد کا دروازہ بند ہو جائے گا۔ دجال کے بعد کفار یاجوج ماجوج کا خروج ہوگا۔ تو اُنکے مقابلہ میں بھی سیفی جہاد سے کام نہ لیا جائے گا۔ بلکہ صرف مسیح کی دعا سے اُنکی گردنوں میں پھوڑا نکلے گا۔ اور اُسی سے اُن کا کام تمام ہوگا۔ چنانچہ نشان ششم کے بیان میں صحیح مسلم سے منقول ہوا۔ دجال کو حضرت مسیح کا قتل کرنا انکی شان رحیمی و امن گستری کے برخلاف نہ ہوگا۔ وہ موذی یہودی بہت سے مسلمانوں کو سخت اذیت سے ہلاک کریگا۔ اور ستر ہزار یہودی اسکے ساتھ ملکر

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

مسلمانوں کو تکلیف پہنچا رہیں گے حتےٰ کہ عرب کے لوگ اس موذی یہودی کے ہاتھ سے تنگ ہو کر پہاڑوں میں جا رہیں گے۔ لہذا ایسے موذی کو مارنا ہزاروں مسلمانوں کو زندہ رکھنے کے برابر ہے اور یہ شان جیسی مسیحی اور امن گستری کا عین لازمہ ہے۔

دجال موعود کا خروج اور حضرت مسیح کا اسکو قتل کرنا جو نشان پنجم میں بیان ہوا ہے حضرت مسیح کی آمد ثانی کے لئے ایک بڑی بھاری علامت اور ایک لازمی شرط ہے۔ جبتک دجال نہ نکلیگا مسیح موعود علیہ السلام ہرگز نہ آوینگے لہذا ضروری ہوا کہ اہل اسلام قدیم کا اعتقاد دجال کی نسبت بیان کیا جاوے تا کہ کسی جھوٹے اور بناوٹی مسیح کو یہ گنجایش نہ رہے کہ وہ اس شرط کو پورا کرنے اور اپنی مسیحائیت کی پٹڑی جمانے کے لئے جس شخص کو چاہے دجال بنالے۔ اور جس چیز کو چاہے دجال کا گدھا بنالے۔ اور پھر خود بھی اس گدھے پر سوار ہوا کرے جیسا کہ ایک جھوٹے مسیح قادیان پنجاب نے کیا تھا۔ کہ اپنی مسیحائیت کی پٹڑی جمانے کے لئے پہلے اپنے مخالف مولویوں کو دجال قرار دیا پھر عیسائی پادریوں کو دجال ٹھہرایا اور دجال کا گدھا ریل گاڑی کو قرار دیا اور جبتک وہ زندہ رہا اس گدھے پر خود بھی سوار ہوتا رہا۔ اور جب وہ اپنے دعوے مسیحائیت کو جھوٹا کرنے کے لئے مرا تو اسی گدھے پر اسکی لاش کو لاد کر اسکے وطن میں پہنچایا گیا۔

ہمارے بیانِ اعتقاد اہل اسلام قدیم کو مسلمان پڑھ یا سن لینگے تو پھر کسی ایسے مفتری وکذاب مسیح کے دام میں نہ آئیں گے۔

اس اعتقاد اہل اسلام کا ماخذ و مستند احادیث صحیحہ نبویہ اتفاق کے ساتھ مسلمہ اہل اسلام بیان کیجائیں گی۔ جس سے معلوم ہو جائے گا کہ اہل اسلام قدیم دجال موعود کس کو سمجھتے ہیں اور اسمیں کیسی علامات وخواص کا موجود ہونا ضروری جانتے جو اسوقت کسی شخص میں پائی نہیں جاتیں۔ اور اسکا گدھا کیسا ہوگا۔ ان احادیث میں امور ذیل کا بیان ہوگا:۔

(۱) دجال کہاں سے نکلے گا۔ (۲) وہ کب نکلے گا۔ (۳) وہ اب کہاں ہے (۴) اسکی صورت کیسی ہوگی

بلکہ صحیح مسلم صفحہ ۴۰۵ ملاحظہ ہو۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

(۵) اُسکی سواری کیا اور کیسی ہوگی۔ (۶) اسکے پیرو کون لوگ ہوں گے۔ (۷) وہ کیسے شعبدے وخیالی نشان دکھائے گا۔ (۸) وہ ایمانداروں کو کیونکر ستائے گا۔ (۹) وہ کہاں کہاں پہنچیگا۔ (۱۰) وہ کس جگہ ہلاک ہوگا۔ (۱۱) اُسکا گدھا کیسا ہوگا۔

امر اول و ششم کا بیان

کتاب جامع ترمذی میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے دجال مشرق کی اُس زمین سے نکلے گا جس کو خراسان کہا جاتا ہے۔ اُس کے پیرو وہ لوگ ہوں گے جن کے مُنہ ایسے ہوں گے جیسے ڈھالیں۔ جن پر چمڑے تو بر تو چڑھائے گئے ہوں۔

باب ما جاء من این یخرج الدجال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم الدجال یخرج من ارض بالمشرق یقال لھا خراسان یتبعه اقوام کان وجوھھم المجان المطرقۃ (ترمذی ص ج ۲)

مرقاۃ شرح مشکوٰۃ میں ہے خراسان مشہور شہر کا نام ہے جو ماوراء النہر اور عراق کے مابین ہے۔

صحیح مسلم میں ہے دجال کے پیرو اصفہان کے یہودیوں میں سے ستر ہزار ہونگے جو عربی چادریں اوڑھے ہوئے ہونگے۔

خراسان بلدۃ معروفۃ بین ماوراء النھر وبلاد العراق (مرقاۃ)
یتبع الدجال من یھود اصفھان سبعون الفا علیھم الطیالسۃ (صحیح مسلم ص ۴۰۵)

امر ششم کی تائید بیان امر نہم و دہم میں بھی ہوگی۔

امر دوم و سوم و نہم و دہم کا بیان

صحیح مسلم اور جامع ترمذی میں حدیث ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اذان کہلوا کر لوگوں کو جمع کیا پھر فرمایا میں نے تمکو اسلئے جمع

عن فاطمہ بنت قیس قال رسول اللہ صلی اللہ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

علیہ وسلم انی واللہ ما جمعتکم لرغبۃ ولا لرھبۃ ولکن جمعتکم لان تمیما الداری کان رجلا نصرانیاً فجاء فبایع واسلم وحدثنی حدیثا وافق الذی کنت احدثکم عن المسیح الدجال حدثنی انہ رکب فی سفینۃ بحریۃ مع ثلاثین رجلاً من لخم وجذام فلعب بھم الموج شھراً فی البحر ثم ارفئوا الی جزیرۃ فی البحر حین تغرب الشمس فجلسوا فی اقرب السفینۃ فدخلوا الجزیرۃ فلقیتھم دابۃ اھلب کثیر الشعر لا یدرون ما قبلہ من دبرہ من کثرۃ الشعر فقالوا ویلک ما انتِ قالت انا الجساسۃ قالوا وما الجساسۃ قالت یا ایھا القوم انطلقوا الی ھذا الرجل فی الدیر فانہ الی خبرکم بالاشواق قال لما سمت لنا رجلا فرقنا منھا ان تکون شیطانۃ قال فانطلقنا سراعاً حتی دخلنا الدیر فاذا فیہ اعظم انسانٍ رائینا ہ قط خلقا واشدہ وثاقا مجموعۃ یداہ الی عنقہ ما بین رکبتیہ الی کعبیہ بالحدید قلنا ویلک ما انت قال قد قدرتم علی خبری فاخبرونی ما انتم قالوا نحن اناس من العرب رکبنا فی سفینۃ بحریۃ فصادفنا البحر حین اغتلم فلعب بنا

نہیں کیا کہ تمکو ترغیب یا خوف کا وعظ سناؤں بلکہ اسلیے جمع کیا ہے کہ میں تمکو وہ واقعہ سناؤں جو تمیم داری نصرانی نے مشاہدہ کیا اور اُس کو دیکھ کر وہ مسلمان ہو گیا اور میرے پاس آکر اُسنے اظہار کیا۔ کیونکہ وہ میرے اس بیان کے مطابق ہوا جو میں دجال کی بابت تمسے کہا کرتا تھا۔ وہ بیان کرتا ہے کہ وہ تیس اشخاص قبیلہ لخم وجذام (اہل فلسطین) کے ساتھ ایک جہاز میں سوار ہوا موج دریا نے (جو ہوا مخالف سے پیدا ہوئی) مہینہ بھر انکو خراب کیا پھر وہ ایک مشرقی جزیرہ کے قریب جا پہنچے۔ اور ایک چھوٹی سی کشتی کے ذریعہ کنارہ لگے تو اُن کو ایک جانور (اہلب بلا۔ جو اپنے بالوں میں ڈھکا ہوا تھا۔ وہ بولے تو کون ہے اُسنے کہا میں جساسہ ہوں (یعنے دجال کا جاسوس) وہ بولے جساسہ کیا ہوتا ہے اُسنے کہا اس صومعہ (عبادتخانہ یہود) میں چلو وہاں ایک شخص تمہاری خبروں کا مشتاق ہے۔ وہ یہ سُنکر ڈر گئے کہ یہ کہیں بھوت نہ ہو۔ پھر وہاں جا کر انہوں نے ایک بڑا شخص دیکھا۔ جو آگے کبھی نہ دیکھا تھا۔ اُسکے ہاتھ گردن سے باندھے ہوئے اور وہ ٹخنوں تک آہنی زنجیروں سے جکڑا ہوا تھا

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

الموج شہراً ثم ارفئنا الی جزیرتك هذہ
فجلسنا فی اقربها فدخلنا الجزیرة
فلقیتنا دابة اهلب کثیر الشعر لا تدری
ما قبله من دبره من کثرة الشعر فقلنا ویلك
ما انت فقالت انا الجساسة قلنا وما الجساسة
قالت اعمدوا الی هذا الرجل فی الدیر فانه
الی خبرکم بالاشواق فاقبلنا الیك سراعاً
وفزعنا منها ولم نامن ان تکون شیطانة
فقال اخبرونی عن نخل بیسان قلنا عن
ای شانها تستخبر قال اسألکم عن نخلها
هل تثمر قلنا له نعم قال اما انها یوشك
ان لا تثمر قال اخبرونی عن بحیرة طبریة
قلنا عن ای شانها تستخبر قال هل فیها
ماء۔ قالوا هی کثیرة الماء قال اما ان ماءها
یوشك ان یذهب قال اخبرونی عن عین
زغر قالوا عن ای شانها تستخبر قال هل
فی العین ماء وهل یزرع اهلها بماء العین
قلنا له نعم هی کثیرة الماء واهلها یزرعون
من مائها قال اخبرونی عن نبی الامیین
ما فعل قالوا قد خرج من مکة ونزل یثرب
قال اقاتله العرب قلنا نعم قال کیف صنع بهم

پھر وہ بولے کہ تو کون ہے؟ وہ بولا
پہلے تم ہی بتاؤ کہ تم کون ہو انہوں نے اپنا
حال مذکور سنایا۔ وہ بولا بیسان کے باغ کا
(جو اردن اور فلسطین کے مابین ہے) حال سناؤ کیا وہ پھل
لاتا ہے۔ وہ بولے ہاں۔ وہ بولا کہ عنقریب وہ پھل
نہ دیگا۔ وہ بولا بحیرہ طبریہ کا حال سناؤ کیا اسمیں
پانی ہے۔ وہ بولے ہاں اسمیں پانی ہے۔ اسنے کہا
کہ عنقریب اسمیں پانی نہ رہیگا۔ پھر کہا مجھے زغر کی
(ملک شام میں ایک شہر کا نام ہے) چشمہ کا حال سناؤ کیا
اسمیں پانی ہے جس سے اسکے لوگ زراعت کرتے ہوں وہ بولے
کہ ہاں۔ اسنے کہا امیوں (عرب) کے
نبی کا حال بتاؤ۔ وہ بولے وہ مکہ
میں ظاہر ہوا۔ اور یثرب (مدینہ)
میں آٹھہرا ہے۔ اور اس کے
قرب وجوار کے لوگ اس کے
مطیع ہوگئے ہیں۔ وہ بولا ان کے
لئے یہی بہتر ہے۔ اور بولا کہ میں
دجال ہوں۔ عنقریب مجھے نکلنے
کی اجازت ہوگی۔ میں زمین کی
تمام بستیوں میں پھر نکلوں گا
بجز مکہ وطیبہ۔ کہ ان میں دخل

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

فاخبرناه انه قد ظهر علے من یلیه من العرب واطاعوه قال قال لهم قد کان ذالك قلنا نعم قال اما ان ذاك خیر لهم ان یطیعوه وانی مخبرکم عنی انی انا المسیح الدجال وانی اوشك ان یؤذن لی فی الخروج فاخرج فاسیر فی الارض فلا ادع قریۃ الا هبطتها فی اربعین لیلة غیر مکة وطیبة فهما محرمتان علے کلتاهما کلما اردت ادخل واحدا منهما استقبلنی ملك بیده السیف صلتا یصدنی عنها وان علے کل نقب منها ملائکة یحرسونها قالت قال قال رسول الله صلعم وطعن بمخصرته فی المنبر هذه طیبة هذه طیبة هذه طیبة - یعنی المدینة الا هل کنت حدثتکم ذلك فقال الناس نعم فانه اعجبنی حدیث تمیم انه وافق الذی کنت احدثکم عنه وعن المدینة ومکة الا انه فی بحر الشام او بحر الیمن لا بل من قبل المشرق ما هو من قبل المشرق ما هو واومی بیده الی المشرق

(مسلم صـ۴۰۴ وصـ۴۰۵)

ثم تصرف الملائکة وجهه قبل الشام وهنالك یهلك - (بخاری ومسلم مشکوٰۃ صـ۴۶۶)

قال رسول الله صلعم یجئ الدجال حتے ینزل فی ناحیة المدینة فترجف ثلث رجفات فیخرج الیه کل کافر ومنافق - (بخاری صـ۱۰۵۵ - وصـ۴۰۵)

ہونا مجھ پر حرام کیا گیا ہے۔ جب میں اُن میں داخل ہونا چاہونگا فرشتے تلوار برہنہ لے کر میرا مقابلہ کریں گے۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا طیبہ یہی مدینہ ہے اور وہ جزیرہ شام یا یمن میں نہیں بلکہ وہ مشرق میں ہے۔

اور بخاری ومسلم میں ہے۔ کہ دجال مشرق سے آئے گا۔ اور مدینہ طیبہ میں داخل ہونا چاہیگا تو فرشتے اُس کا مُنہ ملک شام کی طرف پھیر دیں گے اور وہیں ہلاک ہوگا۔

دجال مدینہ سے باہر ایک کنارہ پر آ ٹہرے گا۔ تو مدینہ میں تین زلزلے ہوں گے جس سے مدینہ کے کافر ومنافق باہر نکل کر دجال کے ساتھ ہو جائیں گے۔

امر نہم ودہم کی مزید تائید بیان امر ہفتم وہشتم میں بھی ہوگی۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

امر چہارم و پنجم کا بیان

قال رسول اللہ ما من نبی الا وقد انذرہ قومہ ولا کنی ساقول لکم قولا لم یقلہ نبی انہ اعور۔ (بخاری صفحہ ۱۰۵۵)
وان بین عینیہ مکتوب کافر۔ (بخاری صفحہ ۱۰۵۶)

صحیح بخاری و مسلم میں ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ دجال سے ہر ایک نبی نے اپنی امت کو ڈرایا ہے۔ مگر میں تمکو (اسکی نشانہی کے لئے) ایسی بات کہونگا جو کسی نبی نے نہیں کہی وہ ایک آنکھ سے کانا ہوگا۔ اور اسکی پیشانی پر لفظ کافر (ک۔ ف۔ ر) ہوگا۔ جسکو ہر ایک اہل ایمان (خواندہ ہو۔ خواہ ان پڑھ) پڑھ لے گا۔

پڑھنے والے میں اہل ایمان کی قید سے مفہوم ہوتا ہے کہ وہ لکھا ہوا روحانی طور پر ہوگا جسکو اہل ایمان اپنی روحانی طاقت سے پڑھ لیں گے۔ وہ جسمانی نہ ہوگا۔ کہ اس کو کافر بھی پڑھ سکے۔

قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یخرج الدجال علے حمار اقمر ما بین اذنیہ سبعون باعا رواہ البیہقی فی کتاب البعث والنشور (مشکوٰۃ صفحہ ۴۶۹)

مشکوٰۃ شریف میں حدیث ہے کہ دجال ایک ایسے سفید گدھے پر سوار ہوگا جسکے دونو کان میں ستر باع (دو ہاتھ کے مقدار) کا فاصلہ ہوگا۔

امر ہفتم و ہشتم کا بیان

صحیح مسلم میں ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دجال کے ساتھ جو کچھ ہوگا مجھے اسکا خوب علم ہے اسکے ساتھ دو نہریں ہونگی

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لانا اعلم بما

* اسحدیث صحیح مسلم اور اس حدیث بخاری کے جو اسکے بعد منقول ہوئی ہے۔ صریح الفاظ ناطق ہیں کہ دجال کی آگ اور (باقی برایندہ)

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

مع الدجال منہ معہ نھران تجریان احدھما
رأی العین ماء ابیض والآخر رأی العین
نار تاجج فاما ادرکن احد فلیات الذی
براہ نارا ولیغمض ثم لیطاطا راسہ فانہ ماء
بارد۔ (صحیح مسلم ص ۴۰۰)
فنارہ ماء وماءہ نار۔ (صحیح بخاری ص ۱۰۵۶)
فیخرج الیہ یومئذٍ رجل وھو خیر الناس ومن

ایک دیکھنے میں (یعنے نہ حقیقت میں) سفید
پانی کی ہوگی۔ دوسرے دیکھنے میں (یعنے
نہ حقیقت میں) آگ شعلہ زن ہوگی۔ تم
میں سے کوئی اسکو پائے تو آنکھ بند
کرکے اسمیں سر جھکا دے وہ سرد پانی ہوگا۔
صحیح بخاری میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا ہے۔ کہ دجال کی آگ درحقیقت پانی ہوگا

بقیہ حاشیہ صفحہ ۹۶ گذشتہ

پانی صرف دیکھنے میں آگ اور پانی ہونگے۔ نہ درحقیقت۔۔۔ بلکہ حقیقت میں انکا عکس ہوگا۔ آگ پانی ہوگا۔ اور پانی آگ۔

اور یہ امر اسپر قطعی دلیل ہے کہ دجال کے افعال صرف شعبدہ بازی اور مسمریزم یا سحر کی قسم سے ہونگے۔ جو بشہادت قرآن صرف دوسرے کے خیال میں صورت پذیر ہوتے ہیں۔

یخیل الیہ من سحرھم انھا تسعی۔
(طہ ع ۳)

) اور وہ افعال قلب حقائق کی تاثیر نہ رکھیں گے۔ (جیسا کہ انبیا علیہم السلام کے معجزے قلب حقائق کرتے۔ لاٹھی کو سانپ اور نار کو گلزار بنا دیتے)

بلکہ ان افعال دجال کے برخلاف وبرعکس مومنوں کی کرامت اور کافروں کی اہانت کے لئے حقائق وجود پذیر ہونگے۔ خدا تعالےٰ دجال کی خیالی آگ کو (جو مسمریزم سے وہ لوگوں کو دکھائے گا) مومنوں کی کرامت کیلئے درحقیقت پانی بنا دیگا۔ اور اسکے خیالی پانی کو (جو اپنے پیروانِ کفار کی آنکھ میں مسمریزم کی تاثیر سے متمثل کردیگا) ان کافروں کو ذلیل اور معذب کرنے کے لئے درحقیقت آگ بنا دیگا۔

اسی قسم سے اسکا آسمان سے مینہ برسانا اور زمین سے سبزیاں اوگانا جانوروں کو موٹا کرکے دکھانا۔ زمین سے خزانے نکالتا ہوگا۔ دیکھنے میں سب کچھ ہوگا۔ اور حقیقت میں کچھ نہ ہوگا۔ اور بعض اشیاء میں شیطانی تمثل ہوگا۔ شیطان ان چیزوں کی صورت اختیار کرکے دکھائیگا۔

اسی قسم کے افعال اس زمانہ کے یورو پین مسمریزیسٹ اپنے تماشوں میں بہت کر دکھاتے ہیں۔ ایکدفعہ ایک انگریز نے اپنے تماشہ میں حاضرین کے خیال میں یہ صورت جمادی کہ اسنے سب حاضرین جلسہ کی جیب گھڑیاں لے کر انکو ہاون (توند) دستہ میں کوٹ کر چور کردیا ہے۔ پھر انکو ایک بندوق میں بھر کر چلا دیا۔ پھر وہ گھڑیاں ویسی کی ویسی دیوار سے لٹک رہی ہیں۔ جو درحقیقت کچھ نہ تھا۔ جو تھا خیال تھا۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

خیار الناس فیقول اشهد انك الدجال الذی حدثنا رسول الله حدیثه فیقول الدجال ارایتم ان قتلت هذا ثم احییته هل تشکون فی الامر فیقولون لا فیقتله ثم یحییه فیقول والله ما کنت فیك اشد بصیرة منی الیوم فیرید الدجال ان یقتله فلا یسلط علیه۔ (بخاری ص ۱۰۵۶ ۔ مسلم ص ۴۰۰)

اور پانی درحقیقت آگ ہوگی۔

اور صحیح بخاری میں حدیث ہو کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مدینہ کے لوگوں سی سب سے بہتر ایک شخص دجال کی طرف آئے گا۔ اور وہ اسکو کہیگا کہ میں شہادت دیتا ہوں کہ تو وہ دجال ہے جسکی خبر ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دی تھی۔ دجال اپنے پیرواں سے کہے گا۔ کہ اگر میں اسکو مار کر زندہ کرونگا۔ تو پھر تم میرے خدا ہونے پر شک کروگے وہ بولیں گے نہیں۔ پھر وہ اس شخص کو قتل کردے گا اور پھر زندہ کریگا۔ پھر وہ شخص کہیگا کہ اب مجھے پہلے سے زیادہ یقین ہوگیا ہے۔ کہ تو دجال ہے۔ پھر دجال اسکو قتل کرنا چاہیگا تو پھر قابو نہ پائے گا۔

ایسی ہی صحیح مسلم میں حدیث ہے اُسکے شروع میں یہ ذکر ہے کہ اُس مومن کو دجال کے ہتھیار بند لوگ ملیں گے۔ تو اُسکو کہیں گے۔ کہ تو ہمارے رب (دجال) پر ایمان نہیں لاتا وہ کہیگا نہیں لاتا۔ تو وہ اُسکو قتل کرنا چاہیں گے۔ مگر وہ دجال کے اس حکم کی نظر سے کہ وہ لوگ کسی کو دجال کے پاس حاضر کرنے سے پہلے قتل نکریں۔ اُسکے قتل سے رُک جائیں گے اور اس کو دجال کے پاس پہنچائیں گے۔ پھر دجال اسکو قتل کریگا۔ پھر زندہ کرے گا۔ پھر اسکے قتل پر قابو نہ پائے گا۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ)

دجال کے افعال میں ان مسمریزمیٹ ساحروں کے افعال سے بڑھکر یہ بات بھی خدا کی طرف سے پائیجائیگی۔ کہ اسکے افعال کے برخلاف و برعکس حقائق پیدا ہونگے۔ جو مسمریزمیٹ ساحروں کے افعال سے نہیں ہوتے۔ جن سے مومنوں کی کرامت اور کافروں کی اہانت مقصود ہوگی۔

ہماری اس تقریر سے خوارج و جہمیہ معتزلہ۔ منکرین وجود دجال اور جبائی معتزلی وغیرہ منکرین افعال دجال کے اس شبہ کا کہ اگر دجال سی ایسے افعال صادر ہونے ممکن ہوں تو پھر خوارق و معجزات انبیا کا کچھ اعتبار نہیں رہتا۔ (جو اشاعة السنة نمبرہ جلد ۱۲ صفحہ ۲۵۸ میں منقول ہے) ایک یہ جواب بھی ادا ہوا کہ ان افعال میں قلب حقائق (جو معجزات انبیا میں پایا جاتا ہے) پایا نہ جائیگا۔ بلکہ وہ مسمریزمی اثر ہوگا۔ جو صرف دوسرے کے خیال میں پایا جاتا ہے و معہذا ان افعال کے برعکس و برخلاف حقائق واقعیہ کا اثبات ہوا جسنے اس جواب کو مذہب جبائی وغیرہ معتزلہ سے جو ان افعال کو صرف تخیلات بلا حقائق کہتے ہیں ممتاز کردیا۔ وللہ الحمد۔

© rasailojaraid.com

صحیح مسلم میں یہ بھی حدیث ہے کہ لوگوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ دجال

قلنا یا رسول الله وما اسراعه فی الارض قال کالغیث استدبرته الریح فیاتی علی القوم فیدعوهم فیومنون به ویستجیبون له فیامر السماء فتمطر والارض فتنبت فتروح علیهم سارحتهم اطول ما کانت ذرًی و اسبغه ضروعا وامده خواصر ثم یاتی القوم فیدعوهم فیردون علیه قوله فینصرف عنهم فیصبحون ممحلین لیس بایدیهم شیٔ من اموالهم ویمر بالخربة فیقول لها اخرجی کنوزك فتتبعه کنوزها کیعاسیب النحل ثم یدعو رجلا ممتلیا شابا فیضربه بالسیف فیقطعه جزلتین رمیة الغرض ثم یدعوه فیقبل ویتهلل وجهه ویضحك × فبینما هو کذلك بعث الله المسیح بن مریم فیطلبه حتی یدرکه بباب لدٌ فیقتله،

(صحیح مسلم ص ۴۰۱)

کس سرعت سے زمین پر نکلے گا۔ آپ نے فرمایا جیسے مینہ (یا بادل) تیز چلتا ہے جس کو پیچھے سے ہوا دھکیلتی ہو۔ پھر ایک قوم کے پاس پہنچکر اسکو اپنی الوہیت کیطرف بلا دے گا وہ اسکی الوہیت پر ایمان لائیں گے۔ تو وہ ان کے لئے بادلوں کو بارش کا حکم دے گا۔ تو بارش ہوگی اور زمین کو درخت سبزی جمانے کا حکم دیگا تو وہ خوب جمائیگی۔ پس اُن دجال کے ماننے والوں کے جانور مواشی بڑے بڑے کوہان اور بھاری لپستان اور بھرے پیٹ والے ہو جائیں گے۔ پھر وہ دوسرے لوگوں کو الوہیت کی طرف بلائے گا۔ تو وہ اس سے انکار کریں گے جس سے انکے مال مواشی ہلاک ہو جائیں گے اور وہ تہیدست ہو جائینگے پھر وہ کھنڈروں پر گذر کر خزانے نکلنے کا حکم دیگا۔ تو وہ اسقدر خزانے نکال پھینکیں گے جیسے شہد کی مکھیاں۔ پھر وہ ایک جوان مرد کو تلوار سے دو ٹکڑے کر ڈالے گا۔ پھر اس کو بلائے گا تو وہ ہنستا و چمکتا ہوا چلا آئے گا۔ ایسے وقت میں خدا تعالے مسیح بن مریم کو بھیجے گا۔ جو اسکو شہر لُدکے (جو شام میں ہے) دروازہ کے پاس ہلاک کر دیں گے۔

مشکوٰۃ میں حدیث ہے کہ وہ دجال ایک اعرابی (جنگلی) سے جا کر کہے گا کہ اگر تیری

وان من فتنته ان یاتی الاعرابی فیقول ارایت ان احییت لك ابلك الست تعلم انی ربك فیقول بلی فیمثله الشیطان نحو ابله کاحسن ما یکون ضروعا

اونٹوں کو زندہ کر دوں تو تو مجھے اپنا رب مان لے گا۔ اعرابی اس امر کو مان لے گا۔ تو وہ شیطان کو حکم دے گا۔ تو وہ اس کے اونٹوں جیسی صورت بنا کر دکھائی دیگا۔

© rasailojaraid.com

واعظمه اسمنته قال ویاتی الرجل قدمات اخوه ومات ابوه فیقول ارایت ان احییت لك اباك واخاك الست تعلم انی ربك فیقول بلی فیمثل له الشیاطین نحو ابیه ونحو اخیه۔ (مشکوٰۃ ص ۴۶۹)

ایسا ہی وہ ایک اور آدمی کو جس کا بھائی اور باپ فوت ہو چکا ہوگا۔ کہیگا۔ کہ اگر میں تیرے باپ و بھائی کو زندہ کردوں گا تو تو مجھے اپنا رب مان لے گا۔ وہ اس امر کو تسلیم کرے گا۔ تو شیطان اسکے بھائی اور باپ کی صورت بنا کر دکھاوے گا۔

سنن ابن ماجہ میں حدیث صحیح مسلم کے مضمون کی حدیث نقل کی ہے اسمیں یہ بھی ہے

وان من فتنته ان یمر بالحی فیکذبونه فلا یبقی لهم سائمة الا هلکت وان من فتنته ان یمر بالحی فیصدقونه فیامر السماء ان تمطر فیمطر ویامر الارض ان تنبت فتنبت حتی تروح مواشیهم من یومهم ذلك اسمن ما کانت واعظمه وامده خواصر وادره ضروعا وانه لا یبقی شیء من الارض الا وظهر علیه الا مکة والمدینة فانه لا یاتیهما من نقب من نقابهما الا لقیته الملائکة بالسیوف صلتة حتی ینزل عند الظریب الاحمر عند منقطعة السبخة فترجف المدینة باهلها ثلاث رجفات فلا یبقی منافق ولا منافقة الا خرج الیه فتنفی الخبیث منها کما ینفی الکیر خبث الحدید ویدعی ذلك الیوم یوم الخلاص فقالت ام شریك بنت ابی العسکر یا رسول الله فاین العرب یومئذ قال هم یومئذ قلیل وکلهم ببیت المقدس امامهم رجل صالح

کہ دجال کے فتنہ میں سے ایک یہ بات ہے کہ وہ ایک گروہ پر گذرے گا جو اسکو نہ مانیں گے تو انکے مال مواشی ہلاک ہو جائیں گے۔ دوسرے گروہ پر گذریگا جو اسکو مان لیں گے۔ تو انکی مواشی بڑے موٹے تازے بڑے بڑے کوہان والے بہت شیر دار پستان والے ہو جائیں گے۔ وہ تمام زمین پر غلبہ پائے گا بجز مکہ و مدینہ کہ وہاں سے اسکو فرشتے تلوار کے ذریعہ سے ہٹائیں گے۔ مدینہ کے باہر شورناک زمین وہ اترے گا۔ تو مدینہ میں تین زلزلے ہونگے۔ جس سے کافر و منافق نکل کر دجال کے پاس آجائیں گے راوی حدیث ام شریک نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ اسوقت عرب کے لوگ کہاں ہونگے۔ آپنے فرمایا۔ وہ اس وقت بہت کم ہونگے اور بیت المقدس میں ہونگے۔ انکا امام ایک نیک آدمی (علماء اسلام کہتے ہیں امام مہدی ہوگا) ہوگا وہ نماز

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

فبینما امامہم.... تقدم یصلی بھم الصبح
اذ نزل علیہم عیسی بن مریم الصبح فرجع
ذلك الامام ینکص یمشی القهقری لیتقدم
عیسی یصلی فیضع عیسی یدہ بین کتفیه ثم
یقول له تقدم فصل فانها لك اقیمت
فیصلی بھم امامھم فاذا انصرف قال عیسیٰ
افتحوا الباب فیفتح ووراءہ الدجال معه
سبعون الف یهودی کلهم ذو سیف محلی و
ساج فاذا نظر الیه الدجال ذاب کما یذوب
الملح فی الماء وینطلق هاربا ویقول عیسیٰ
ان لی فیك ضربة لن تسبقنی بها فیدرکه
عند باب اللد الشرقی فیقتله فیهزم الله
الیهود فلا یبقی شئ مما خلق الله یتواری
به یهودی الا انطق الله ذلك الشئ لا حجر
ولا شجر ولا حائط ولا دابة الا الغرقدة
فانها شجرهم لا تنطق الا قال یا عبد الله المسلم
هذا یهودی فتعال اقتله (سنن ابن ماجه)

پڑہانے کو آگے بڑہے گا۔ تو حضرت عیسیٰ
علیہ السلام نازل ہونگے۔ انکو دیکھ کر وہ
(امام مہدی) پچھلے پاؤں ہٹ آئیں گے
تاکہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام آگے بڑہیں
اور امام بن جائیں۔ حضرت عیسےٰ علیہ السلام
انکی پشت پر دوشانوں کے درمیان ہاتھ
رکھکر کہیں گے کہ آپ ہی امام بنے رہیں
کیونکہ نماز جماعت آپ کے
لئے کھڑی کی گئی ہے۔ لہذا یہ
نماز آپ ہی پڑھاویں۔ پس وہ نماز امام
مہدی پڑھائیں گے۔ جب وہ نماز سے فارغ
ہونگے۔ تو حضرت عیسےٰ علیہ السلام فرماوینگے
کہ دروازہ اس مکان کا (جسمیں وہ لوگ
دجال کے خوف سے محصور ہونگے) کھولدو
دروازہ کھولیں گے تو اسکے پیچھے دجال
ہوگا جسکے ساتھ ستر ہزار زرین تلواروں
سے مسلح اور طیلسانوں سے ملبوس یہودی
ہونگے۔ دجال حضرت مسیح کو دیکھے گا۔ تو پگھلنے لگ جائے گا جیسے نمک پانی میں
پگھلتا ہے۔ پہر وہ بھاگنے لگے گا۔ حضرت عیسےٰ علیہ السلام فرمائیں گے تو بھاگتا کہاں ہے
میرے ہاتھ سے ایک چوٹ تیرے جسم میں مقدر ہے جس سے تو بھاگ نہیں سکتا۔ پھر
آپ اسکو شہر لد کے دروازہ کے پاس پائیں گے۔ اور اسکو قتل کرڈالیں گے۔ پھر
یہودی دجال کے ساتھی بھاگنے اور چھپنے لگ جائیں گے اور جس دیوار یا درخت
یا پتھر یا جانور کی اوٹ میں وہ چھپیں گے وہ خدا کے حکم سے بولے گا اور یہہ
کہیگا کہ اے خدا کے بندے مسلمان یہ یہودی ہے اسکو قتل کر۔

ابن ماجہ کی احادیث کے اکثر مطالب حدیث صحیح مسلم میں بھی پائے جاتے ہیں۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

قلنا یا رسول اللہ وما لبثہ فی الارض قال اربعون یوما یوم کسنۃ ویوم کجمعۃ وسائر ایامہ کایامکم قلنا یا رسول اللہ فذلک الیوم الذی کسنۃ یکفینا فیہ صلواۃ قال لا اقدروالہ قدرہ قلنا یا رسول اللہ ما اسراعہ فی الارض قال کالغیث استدبرتہ الریح۔
(صحیح مسلم ص۴۰۱)

دجال کے زمین پر ٹھہرنے کی میعاد ابن ماجہ اور صحیح مسلم میں چالیس روز بیان ہوئے ہیں جسمیں ایک دن سال بھر کا ہوگا۔ ایک دن مہینے بھر کا ایک دن ہفتہ کا باقی ایام اور دنوں کی مانند۔ سال بھر کے دن کی بابت لوگوں نے آنحضرت صلعم سے سوال بھی کیا کہ کیا اسمیں ہمکو ایک دن کی صرف پانچ نمازیں پڑھ لینا کافی ہوگا۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں تم اس دن کے اوقات کا ہمیشہ کے دنوں کے اوقات سے اندازہ کرکے ان اوقات پر نمازیں پڑھ لیا کرو۔ ہمنے عرض کیا کہ وہ زمین میں کس قدر تیز چلے گا۔ فرمایا جیسے بادل چلتا ہے۔ جسکو پیچھے سے آندھی دھکیلے۔

اس بیان سے ہمارے ناظرین کو معلوم ہوگا کہ دجال موعود کون ہے اور کس شرط و علامات کا وہ آدمی ہے جسکے مسلمان منتظر ہیں۔ اور وہ ایسا وسیع المفہوم والصفات نہیں ہے کہ جس کو کسی کا جی چاہے دجال بنائے۔ دجال کے عم یا خال یا برادر مصداق سگ زندہ برادر شغال قوم یاجوج ماجوج (جسکا ذکر چھٹی ساتویں۔ آٹھویں اور نویں نشان آسمانی میں ہوچکا ہے) بھی دجال کی مانند ایک غیر معمولی انسان ہونگے اور ان کے افعال بھی عام انسانونکے افعال سے بڑھکر اور اعجوبہ تر ہونگے۔ مسیحائیت و مہدویت کا ایک جھوٹے مدعی مرزا قادیانی نے اس شرطہ خروج یاجوج وماجوج کو پورا کرنے کے لئے یاجوج وماجوج انگریزوں اور روس کو قرار دیا ہے۔ اسکے اس قرار داد اور تاویل سراپا تحریف وتسویل کو جھوٹا کرنے کے لئے اور نیز دوسرے مفتریوں کی دہاں بندی کے لئے اس مقام میں یاجوج وماجوج کے ان افعال وحالات کو بیان کرنا ضروری ہے جو کسی اور قوم میں آجتک پائی نہیں گئی اور نہ آیندہ پائی جاینگی اور اس وجہ سے کوئی مفتری کسی دوسری قوم یا اشخاص کو یاجوج وماجوج بنا نہ سکیگا۔

نشان ششم نہایت مہم ہیں صحیح مسلم سے ایک حدیث منقول ہوچکی ہے جس کا پورا ترجمہ* یہاں لکھا جاتا ہے۔ اسوقت جبکہ حضرت عیسے علیہ السلام دجال کو قتل کرکے اس قوم مومنین کے (جن کو خداتعالے نے دجال کے فتنہ سے بچایا ہوگا) خاطرداری کرتے ہونگے اور انکے چہروں

* یہ وہ ترجمہ ہے جسکا وعدہ ص۲۰۳ میں کیا گیا تھا۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

پر ہاتھ پھیرتے ہونگے اور انکو بہشت کے درجات کی خبر دیتے ہونگے خداتعالےٰ انکو بذریعہ وحی اطلاع دیگا کہ میں نے ایسے بندے نکالے ہیں جنکے جنگ و قتال کی کسی انسان کو طاقت نہو گی (مرزا تو مرگیا ہے اسکے تابعین سے جو اُسکو ابتک مسیح موعود سمجھے بیٹھے ہیں سوال ہے کہ کیا انگریز اور روس ایسے ہیں جنکے مقابلہ کی کسی انسان کو طاقت نہ ہو۔ اگر روس ایسا ہے تو ابھی جاپان سے مُنہ کی کھا کر کیوں ہٹ بیٹھا) تو اے عیسےٰ میرے (مومن) بندوں کو ساتھ لے کر کوہ طور میں پناہ گزین ہو۔ پھر خداتعالےٰ یاجوج و ماجوج کو بھیجیگا۔ تو وہ ہر بلندی سے دوڑ پڑینگے۔ اُنکی پہلی جماعت بحیرہ طبریہ پر پہنچیگی تو اسکا تمام پانی پی جائے گی پھر آخری جماعت پہنچیگی تو کہیگی کہ کیا یہاں کبھی پانی تھا (قادیانی پارٹی سے سوال ہے کہ انگریز یا روس نے بھی بحیرہ طبریہ یا کسی اور بحیرہ کا تمام پانی ایسا پیا کہ پھر وہاں پانی کا نشان نظر نہ آوے۔ ہاں انگریزوں نے پنجاب کے دریاؤں سے نہریں نکالی ہیں مگر وہ دریا کبھی ایسے خشک نہیں ہوئے کہ وہاں کسی کو کبھی پانی نظر نہ آیا ہو) عیسےٰ علیہ السلام اپنے ساتھیوں کے ساتھ ایسے محصور ہونگے کہ ان کو ایک گائے کی سری ایسی پیاری لگے گی جیسے تمکو دینار پیارے ہیں (مرزائیو! تمہارے مسیح اور اُس کی پارٹی پر کبھی انکی تمام زندگی میں ایسا وقت آیا ہے جنمیں اُنکا پلاؤ قورما۔ برف۔ سوڈا واٹر۔ میوجات انگریزوں یا کسی اور کے روکنے سے بند ہو گیا ہو) پھر حضرت مسیح علیہ السّلام ان موذیوں کی تکلیف دہی سے تنگ آ کر جناب باری میں دعا کریں گے تو ان کی بددعا سے ان موذیوں گردنوں میں خداتعالےٰ پھوڑا (بطور طاعون) پیدا کرے گا جس سے وہ سبکے سب ایک جی کی مانند مرجائیں گے۔ (مرزائیو!۔ تمہارے مسیح کی بددعا سے بھی اسکے خیالی یاجوج ماجوج انگریز و روس تمام نہ سہی کوئی ایک ہی مرض طاعون سے ہلاک ہؤا ہو۔ اگر کہو کہ انگریزوں کو تو وہ ابرِ رحمت سمجھتا رہا۔ ان کے لئے بددعا کیوں کرتا تو پھر کوئی روسی ہی بتاؤ جو مرزا کی بددعا سے مبتلا طاعون ہؤا ہو۔ روسیوں کو بھی رہنے دو۔ کسی مرزا کے مخالف مسلمان یا ہندو ہی کو بتاؤ جسکے واسطے مرزا نے طاعون کی بددعا کی ہو۔ اور وہ مبتلا طاعون ہو کر ہلاک ہؤا ہو۔ اس کے مقابلہ میں ہم بہت سے مسلمانوں مخالفین مرزا کا نام پیش کر سکتے ہیں جنکی موت کے واسطے مرزا نے بددعا کی تھی۔ مگر مرزا مر گیا اور وہ ابتک زندہ ہیں۔ کیا یہ تعجب کی بات نہیں ہے کہ یاجوج ماجوج زندہ رہیں اور ان کو بددعا کرنے والا مر جاوے۔ آسے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

نادانو خدا سے یا دنیا سے شرم کرو انکو مرزا کو مسیح موعود نہ کہتے جاؤ) پھر حضرت مسیح پہاڑ طور سے اترینگے تو زمین پر ایک بالشت زمین نہ پاوینگے جس میں یاجوج ماجوج کی لاشوں سے بدبو نہو۔ حضرت مسیح جناب باری میں دعا کرینگے تو خدا تعالے ایسے جانور بھیجیگا جن کی گردنیں اونٹوں کی گردنوں کی سی ہونگی وہ ان خبیثوں کی نعشوں کو اٹھا لیجائینگے (مرزائیو! انگریز اور روسیوں کی نعشوں سے بھی زمین میں ایسی بدبو پیدا ہوئی اور انکے اٹھانے کو کوئی جانور خدا تعالے نے بھیجا) پھر خدا تعالے مینہ بھیجے گا۔ جس سے زمین دہلکر صاف ہو جائے گی۔ او زمین کی پیداوار میں بہت برکت ہوگی۔ باقی حدیث مذکور کا ترجمہ نشان نہم میں گذر چکا ہے بصفحہ ۸۔

ناظرین اس سیحی برکت کو پڑہو۔ اور مرزائیوں سے پوچھو کہ تمہارے مسیح کے وقت میں غلہ اور کل پیداوار زمین دن بدن گھٹی جاتی ہے یا اسمیں وہ فراخی ہوتی ہے جو مسیح کے زمانہ میں ہوگی۔

ایک اور حدیث صحیح مسلم میں آیا ہے کہ یاجوج وماجوج جبل الخمر میں پہنچینگے۔ (جو بیت المقدس کا پہاڑ ہے) وہ کہیں گے کہ ہمنے زمین والوں کو تو قتل کر لیا ہے چلو اب آسمان والوں کو بھی قتل کریں پھر وہ آسمان کو تیر چلائیں گے تو انکے تیر (شاید پرند جانوروں کو لگ کر) خون آلودہ ہو کر

ثم یسیرون الی جبل الخمر وھو جبل بیت المقدس فیقولون قد قتلنا من فی الارض ھلم فلنقتل من فی السماء فیرمون نشابھم الی السماء فیرد اللہ علیھم نشابھم مخضوبۃ دمًا (صحیح مسلم صفحہ ۴۰۲)

واپس آئیں گے جس سے وہ خبیث سمجھ لیں گے کہ ہمنے آسمان والوں کو بھی قتل کر ڈالا۔ انکی جہالت اس حد کو پہنچیگی۔ تب خدا تعالے انکی گردنوں میں پہوڑے پیدا کر کے انکو ایک دم میں ہلاک کرے گا۔ اس حدیث کو ترمذی و ابن ماجہ بھی اپنی کتابوں میں لائے ہیں۔ ترمذی نے اس حدیث میں یہ بیان بڑھایا ہے کہ مسلمان انکے تیروں اور کمانوں اور ترکشوں کو سات سال تک

ویوقد المسلمون من نشابھم وقسیھم و جعابھم سبع سنین (جامع ترمذی صفحہ ۵۲ جلد ۲۔ سنن ابن ماجہ صفحہ ۲۴۴)

بطور ایندھن جلائیں گے۔ (مرزائیوں سے سوال ہے کہ انگریزوں اور روسیوں میں بھی کسی نے آسمان کی طرف تیر چلائے ہیں۔ پھر تیر چلانے والے ہلاک ہوئے تو ان کے تیر و کمانیں اور ترکش مسلمانوں کا ایندھن بنے ہیں۔ نہیں تو یہ لوگ یاجوج و ماجوج کیونکر ہو سکتے ہیں۔ اگر کہیں کہ نہیں تو پھر مرزا کیونکر مسیح موعود ہو سکتا ہے۔ جسکی بد دعا سے یاجوج

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ماجوج ہلاک ہونگے وہ تو خود مرگیا اور جنکو یاجوج ماجوج قرار دیتا ہے وہ زندہ ہیں۔ اور ملک کے حکمران ہیں۔

حالات وصفات۔ یاجوج وماجوج کی نسبت جو کچھہ مسلمانوں کا اعتقاد ہے۔ اور وہ کتب تفاسیر میں بیان ہوا ہے۔ اسکو ہم بیان کرتے تو اسپر مرزائی وغیرہ ملحدین منکرین یاجوج ماجوج ہنسی اڑاتے اور ٹھٹھیاں سناتے لہذا ہمنے اس بیان سے تعرض نہیں کیا۔ بلکہ جو کچھہ احادیث صحیحہ (صحیح مسلم و ترمذی ابن ماجہ وغیرہ) میں آنحضرت صلعم کی زبان وحی ترجمان سے مروی ہے صرف وہ نقل کردیا ہے اس بیان کو پڑھکر اور سنکر امید ہے پھر کوئی مسلمان انگریزوں یا روسیوں یا کسی اور قوم کو یاجوج وماجوج قرار نہ دیگا۔ اور ان باطل تاویل وتسویل سے کسی مفتری کو مسیح موعود بن جانے کا موقعہ نہ ملیگا انشاء اللہ تعالی۔

بارہواں نشان آسمانی یہ کہ روحانی برکات اور آسمانی نشانات میں حضرت مسیح کا ثانی اثنین امام مہدی آپ سے پہلے پیدا ہوگا۔ بلکہ آپکا نزول ان ہی کی تائید وحمایت اور اذیت دجال سے انکی اور انکی ماتحت جماعت مسلمین کی (جنکا ذکر ابن ماجہ کی حدیث میں صفحہ ۔ اگذر چکا ہے) نجات دلانے کے لئے ہوگا ہرچند یہ نشان قرآن میں اور کسی اتفاقی صحیح حدیث میں امام مہدی کا نام لیکر صاف طور پر پایا نہیں جاتا۔ مگر اکثر علماء اسلام واہلسنت والجماعت میں مسلم چلا آتا ہے اور صحیح بخاری ومسلم کی بعض احادیث میں جس امیر یا امام کا ذکر ہے اس سے علماء اہلسنت کے نزدیک یہی امام مہدی مراد ہے اور اسی کے مطابق ہمارا دلی اعتقاد ہے۔

*مرزائیو! کہو اب تو مینے آمد امام مہدی کی نسبت اپنا دلی اعتقاد صاف صاف الفاظ میں بیان کردیا ہے۔ اور باوجود بار بار اظہار اس امر کے کہ "احادیث متعلقہ امام مہدی صحیح نہیں ہیں اور اعلے طبقہ کتب حدیث امام مہدی کے اس لقب (مہدی) ونام واوصاف کے بیان سے جو سنن اربعہ میں پایا جاتا ہے ساکت ہے"! صاف طور پر کہہ دیا ہے کہ میں آمد امام مہدی کا جو حضرت مسیح سے پہلے آئیں گے معتقد وقائل ہوں اس سے تمہارا وہ الزام دورخی جو ریویو آف ریلجنس نمبر جلد میں تم مجھپر لگاچکے ہو باطل ورفع ہوا؟ یا اسمیں کچھہ کسر رہ گئی ہے؟

ظالمو! مینے کب اور کہاں کہا تہا کہ میں آمد امام مہدی کا منکر ہوں اور کب اور کہاں اسکے برخلاف اعتقاد آمد امام مہدی کا زبانی یا قلم سے اظہار کیا تھا۔ پھر دورخی کجا؟ اور اسکا الزام کیسا؟ کچھہ تو انصاف کے دشمنو! مینے جو اشاعۃ السنہ جلد ۷، ۹ و ۱۱ وغیرہ میں امام مہدی کی آمد کی نسبت انکار

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ملا علی قاری نے شرح فقہ اکبر میں لکھا ہے کہ واقعہ مہدی و آمد مسیح کی یوں ترتیب ہے

ترتیب القصۃ ان المہدی یظہر اولاً فی الحرمین الشریفین ثم یاتی بیت المقدس فیاتی الدجال ویحصرہ فی الحال فینزل عیسٰی علیہ السلام من المنارۃ الشرقیۃ فی	کہ اولاً امام مہدی حرمین میں ظاہر ہوں گے پھر وہ بیت المقدس آئیں گے۔ اُس وقت دجال آئے گا اور اون کا محاصرہ کرے گا پھر عیسٰی علیہ السلام دمشق کے مشرقی

نقل و بیان کیا ہے تو وہ نہ تو اپنی طرف سے نقل کیا ہے۔ اور نہ کل مسلمانوں کی طرف سے۔
بلکہ وہ صرف بعض مسلمانان زمانہ سابق و حال کیطرف سے نقل کیا ہے۔

اشاعۃ السنۃ جلد ۸ کے صفحہ ۳۵۸ میں میرے یہ الفاظ پڑھو۔ اسوقت کے مسلمانوں سے کوئی اُسکا قائل ہے کوئی منکر۔ اور جلد ۹ کے صفحہ ۴۹ میں میرے یہ الفاظ آنکھ کھول کر دیکھو۔ ابن خلدون حضرمی اور بعض اہلحدیث زمانہ سابق و حال مہدی سے منکر بھی ہیں۔ اور جلد ۱۱ کے صفحہ ۳۱ میں ان الفاظ پر نظر ڈالو۔ جو لوگ مہدی کو نہیں ملنتے ہیں الخ اور پھر خدا سے ڈر کر کہو کہ کیا ان الفاظ میں اعتقاد عام مسلمانوں کا یا خاصکر میرے اعتقاد کا اظہار پایا جاتا ہے۔ نہیں نہیں۔ ہرگز نہیں۔ اور جو صفحات مذکورہ میں اور جلد ۱۱ کے صفحہ ۲۲۲ میں عدم صحت وقوع آمد مہدی کی نسبت دعوے کیا گیا ہے اور اس کے ثابت کرنے کا وعدہ دیا گیا ہے وہ بھی خاصکر ان صفات و حالات و اسم و لقب (مہدی کی نسبت تھا۔ جنکا ذکر سنن اربعہ میں وارد ہے اور صحیحین ان کے ذکر سے ساکت ہیں۔

جلد ۸ و ۹ کے صفحات مذکورہ میں ہمارے یہ الفاظ پڑھو۔ مہدی کی خبر و پیشگوی سے اعلے طبقہ کتب حدیث (بخاری و مسلم) ساکت ہے (صفحہ ۳۵۵ جلد ۸) اعلے طبقہ کتب حدیث (بخاری و مسلم) مہدی موعود کے ذکر و بیان سے ساکت ہے × × × دوسرے طبقہ کی کتابوں میں جو اس مضمون کی حدیثیں پائی جاتی ہیں۔ وہ غوائل جروح سے خالی نہیں ہیں۔ قاضی ابن خلدون حضرمی نے اپنی کتاب العبر میں ان احادیث کو ایک ایک کر کے رد کردیا ہے" صفحہ ۴۹ جلد ۹) ان صریح اور صاف کے ہونے تمہارا یا کسی اور کا میرے نقل انکار وجرح احادیث مذکورہ سے یہ سمجھ لینا کہ میں اس امام کے قبل از مسیح آنے سے جسکا ذکر بخاری و مسلم کی احادیث صحیحہ اتفاقیہ میں آچکا ہے منکر ہوں اور میں نے اپنے انکار کا اظہار رسالہ یا فہرست انگریزی پولٹیکل مضامین رسالہ میں کیا ہے۔ تمہارا کذب و بہتان و افترا و اتہام نہیں تو اور کیا ہے۔ رسالہ کے صفحات

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

دمشق الشام و یجیٔ الی قتال الدجال فیقتله بضربة فی الحال فانه یذوب کالملح فی الماء عند نزول عیسے علیه السلام نبیبقم علیه السلام	منارہ کے پاس آسمان سے اتریں گے۔ اور قتل دجال کی طرف متوجہ ہوں گے۔ اور ایک ہی چوٹ سے اسکو قتل کرینگے۔

مذکورہ ہر یک اردو خوان دیکھہ سکتا ہے اور فہرست انگریزی بارسال قیمت معہ محصول ڈاک ۲ر انگریزی خوان ملاحظہ کر سکتے ہیں۔ فہرست مطبوعہ سابق ختم ہو چکی ہے اب دوبارہ چھپوائی جائے گی تو ارسال ہوگی صحیحین کی اتفاقیہ صحیح حدیثیں متعلق آمد امام قبل از مسیح علیہ السلام جنکے دست آویز سے ہیں اور تمام سنی اہلحدیث آمد امام ممدوح کے قائل ہیں۔ متن رسالہ میں بصفحہ ۱۰۸) منقول ہیں۔

اہلحدیث کہلانے والے اور صحیح بخاری و مسلم کی احادیث کو صحیح ماننے والے اور اپنے عمل و اعتقاد میں احادیث ان کتب کو دستور العمل بنانے والے لوگوں میں سے ایک بھی ایسا نہیں اور نہ ہوگا۔ جو ان احادیث میں وارد اور مذکور امام و امیر کے نزولِ حضرت مسیح کے پہلے آنے سے انکار کرتا ہو۔ ان احادیث میں گو اس امام و امیر کو مہدی کے خطاب سے یاد نہیں کیا گیا۔ اور انکے نام اور ان صفات سے جو سنن اربعہ وغیرہ میں وارد ہیں تعرض نہیں کیا گیا۔ مگر اہلسنت اہلحدیث اسی امام کو امام مہدی تسلیم کرتے ہیں۔ کیونکہ وہ خداتعالے کی طرف سے ہدایت یافتہ ہونے کی وجہ سے اس لقب و خطاب کے اور ہدایت یافتہ اولیاء اللہ سے زیادہ مستحق ہیں۔

پہر اُس امام مہدی کی آمد سے انکار کرنے کو تم لوگوں کا یا کسی اور کا اس خاکسار کی طرف منسوب کرنا افترا نہیں تو اور کیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جب تمہارے جعلی امام مہدی و فرضی و خیالی مسیح نے اپنی ایک جہوٹی پیشگوئی ۱۲ر نومبر سنہ ۹۹ء کو سچ بنانے کے لئے یہ جعلسازی و دجالی چالبازی کی کہ اپنے دو خلیفوں ڈاکٹر اسمعیل خاں اور مرزا خدابخش کو بعض علماء پنجاب و دہلی کے پاس انکو یہ سوال سکہا کر بہیجا کہ مرزا غلام احمد قادیانی منکر آمد مسیح ہے اسکے حق میں علماء اسلام کیا فتوے دیتے ہیں۔ اور یہ بکر سکہایا کہ تمنے علماء کے سامنے مجھے منکر مہدی بنا کر میری حق میں فتوے حاصل کرنا۔

پہر جب ان علماء نے اس انکار کے سبب اسپر فتوے کفر و بدعت لگایا تو اسنے فہرست انگریزی مضامین اشاعۃ السنۃ میں میرا احادیث متعلقہ امام مہدی مذکورہ سنن اربعہ کو ضعیف کہنا۔ اور بعض علماء اسلام سے ایسے امام کی آمد سے انکار نقل کرتا دیکھہ کر بزعم فاسد خود مجھے بہی اپنی طرح منکر مہدی قرار دیا۔ اور وہی فتوے جو اسپر لگایا تہا مجہ پر چسپان کر دیا۔

تسپر میں نے ان ہی علماء سے استشہاد کیا کہ کیا آپ لوگوں نے میرے کسی کلام یا تصنیف میں

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

بالمهدی وقد اقیمت الصلوة فیشیر المهدی لعیسی علیه السلام بالتقدم فیمتنع معللاً بان هذه الصلوة اقیمت لك فانت اولی بان تکون الامام فی هذا المقام ویقتدی به لیظهر متابعته لنبینا (شرح فقه اکبر ص۳)

وہ انکو دیکھ کر پگھلنے لگ جائے گا۔ جیسے نمک پانی میں پگھلتا ہے عیسے علیہ السلام اور امام مہدی ایسے وقت میں جمع ہونگے۔ کہ نماز کی جماعت کے لئے تکبیر ہو چکی ہو گی۔ حضرت مہدی حضرت عیسےؑ کو نماز پڑھانے کے لئے اشارہ کریں گے۔ وہ اس عذر سے کہ یہ تکبیر آپکی امامت کے لئے ہوئی ہے۔ امامت سے انکار کریں گے۔ اور وہ نماز امام مہدی پڑھائیں گے۔ اور حضرت عیسےؑ نماز میں اُن کے مقتدی ہونگے۔

اس مضمون کی ایک حدیث سنن ابن ماجہ سے بصفحہ (۱۰۱) گذر چکی ہے۔ اور بخاری

قال رسول الله صلی الله علیه وسلم کیف انتم اذا نزل فیکم ابن مریم وامامکم فیکم۔ (بخاری ص۴۹۰۔ مسلم ص۸۷)

ومسلم میں ایک اسی مضمون کی حدیث ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے۔ تمہارا کیا حال ہوگا جب ابن مریم تم لوگوں میں نازل ہو گا اس حالت میں کہ تمہارا امام موجود ہو گا۔

اس حدیث کی شرح میں علماء اسلام کہتے ہیں کہ امام سے امام مہدی مراد ہے۔

آمد امام مہدی سے میرا انکار رہا ہے اور وہ فتوے مجھپر لگایا ہے تو سب نے بالاتفاق یہ جواب دیا کہ ہمنے تمہارے کلام میں نہ انکار پایا اور نہ تمپر وہ فتوے لگایا گیا ہے۔ بلکہ ہمارے پاس تو مرزا غلام احمد کا منکر مہدی ہونا بیان کیا گیا تھا۔ اور اسی پر ہمنے وہ فتوے لگایا ہے۔ اور از انجملہ خاصکر ایک مفتی (مولوی رشید احمد صاحب مرحوم گنگوہی) نے تو باین الفاظ اس انکار سے خاکسار کو بری کیا تھا یہ اور چونکہ مہدی موعود کا ہونا صحیح مسلم سے ہی ثابت ہے۔ تو بندہ کا ہرگز گمان نہیں کہ مولوی محمد حسین نے اس سے انکار کیا ہو۔"

اس جعلسازی و دجالی چالبازی کی تفصیل رسالہ "۱۰ مسلمانوں کی حلفی شہادت" میں چھپکر مشتہر ہوئی ہے اور وہ رسالہ دفتر اشاعۃ السنۃ سے بارسال ٹکٹ محصول ارسال سکتا ہے۔ اور رسالہ اشاعۃ السنۃ جلد ۱۹ کے نمبر ۹ میں بصفحہ ۲۰۳ لغایت صفحہ ۲۰۷ بنقل عبارات اشتہارات قادیانی اسکی ایسی تشریح و توضیح ہوئی ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ باعتراف قادیانی علماء اہل فتا نے وہ فتوے مرزا پر لگایا تھا۔ نہ اس خاکسار پر۔" الحاصل میں آمد اس امام کا جو حضرت مسیح کے پہلے آوینگے اور مسلمانوں کے امام ہونگے قائل ہوں اور انکی آمد سے مینے کبھی انکار نہیں کیا ہے اور نہ ہی اسکا کبھی اظہار کیا ہے (باقی بصفحہ آئندہ)

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اور جلد اول صحیح مسلم میں اس مضمون کی ایک حدیث یہ آئی ہے۔ کہ عیسے بن مریم اترینگے

فینزل عیسے بن مریم صلے اللہ علیہ وسلم فیقول امیرھم تعال صل لنا فیقول لا ان بعضکم علے بعض امراء تکرمۃ اللہ ھذہ الامۃ (صحیح مسلم ص۸۷ ج۱)

تو مسلمانوں کا امیر انکو کہے گا۔ کہ آپ نماز پڑھائیے۔ وہ جواب میں کہیں گے۔ کہ نہیں تم میں سے ایک (جو پہلے سے امام و امیر ہے) دوسروں کا امام ہوا اسمیں خداتعالے کو اس امت کا تکریم کرنا منظور ہوگا۔ اسحدیث میں امیر سے امام مہدی مراد بتایا جاتا ہے۔

صحیح مسلم کی ایک اور حدیث میں جو بصفحہ نمبر ۳۹۲ جلد دوم ہے اسحدیث کے برخلاف

فبیناھم یعدون للقتال یسوون الصفوف اذا اقیمت الصلوۃ فینزل عیسی بن مریم فامھم الحدیث۔ (صحیح مسلم ص۳۹۲ جلد ۲)

یہ بھی پایا جاتا ہے کہ حضرت عیسےٰ قتل دجال کے لئے نازل ہونگے۔ تو نماز کی اقامت تکبیر ہونے پر وہ خود امام ہوں گے۔ ان دونو حدیثوں میں تطبیق و موفقت یوں ہوسکتی ہے کہ اسحدیث میں دوسری نماز کا ذکر ہے جسمیں امام مہدی کے لئے تکبیر کہی گئی ہوگی۔ بلکہ حضرت مسیح کے لئے تکبیر کہی گئی ہوگی اس تطبیق و توجیہ پر دلیل حضرت کا امام مہدی کے خطاب میں یہ کہنا ہے۔ جو ابن ماجہ کی حدیث میں گذرا ہے کہ چونکہ "یہ تکبیر آپکی امامت کے لئے ہوئی ہے لہذا اس نماز میں امامت آپ ہی کرائیں"

ایک حدیث صحیح مسلم میں ابن ابی ذئب راوی حدیث سے امام ہوجانے حضرت مسیحؑ

ابن ابی ذئب عن نافع مولی ابی قتادہ عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلعم قال کیف انتم اذا نزل فیکم ابن مریم فامکم منکم فقلت لابن ابی ذئب ان الاوزاعی حدثنا عن الزھری عن نافع عن ابی ھریرۃ وامامکم منکم قال ابن ابی ذئب تدری ما امکم منکم قلت تخبرنی قال امکم بکتاب ربکم وسنت نبیکم (صحیح مسلم ص۸۷)

کی یہ تفسیر وارد ہے کہ وہ کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ صلعم کے مطابق حکم و عمل کرنے میں لوگوں کے پیشوا ہونگے اور لوگ ان کی پیروی کرینگے ان تینوں وجوہ تطبیق و موافقت احادیث سے جو وجہ اختیار و پسند کی جاوے وہ وجہ صحیح و لائق پسند ہے۔

یہ احادیث صحیح مسلم اور ابن ماجہ اسباب میں نص قطعی ناقابل تاویل ہیں کہ حضرت مسیح ابن مریم جو قیامت کے قریب نزول اجلال فرمائینگے اور ہیں اور امام مہدی اور ہیں جو ان سے پیشتر موجود ہونگے اور ان دونو حضرات میں بوقت نماز امامت میں تکرار ہوگی۔ امام مہدی حضرت مسیح سے نمازیں

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

...نگے۔
...نکار کرکے امام مہدی کو (جنکے واسطے نماز کی اقامت ہو چکی ہوگی)
...طعی سے قادیانی پارٹی کی اس جعلسازی و دجالی چال بازی کی
...و اور مہدی معہود ایک ہی شخص (مرزا غلام احمد) کو قرار دیتے
...علیہ بخاری و مسلم میں "و امامکم منکم" کو عطف تفسیر ٹھہرا کر مرتکب تاویل
...تے ہیں اور اس تاویل پر تسویل پر "ابن ماجہ حدیث لا مھدی الا
...یں اور خدا تعالے سے پھر اہل علم حدیث سے شرما کر یہ خیال نہیں
...یں ہے پھر وہ حضرت عیسے کو امام مہدی بنانے میں ان احادیث
...قابلہ کیونکر کرسکتی ہے
... کا غیر صحیح ہونا کتاب حجج الکرامۃ کے صفحہ ۳۸۵ میں ملاحظہ کریں۔ ہم اس
...ں کرتے ہیں۔

...ا حدیث انس اخرجہ ابن
... لا مھدی الا عیسے بن مریم
... لا مھدی کاملا و لاشک ان
...نبی اللہ وھذا التاویل متحتم
...ث المتواترۃ۔ حافظ ابن القیم
...یسے۔ از طریق محمد بن خالد
...سن بصری از انس بن مالک او
...ردہ و وے متفرد ست
...ن اسنوی در کتاب مناقب
...روف نزد اہل صناعت از
...ی گفتہ تفرد بہ محمد بن خالد ہذا
...قد اختلف علیہ فی اسنادہ
...یاش عن الحسن عن النبی ؐ
...یت محمد بن خالد و ھو مجھول عن

شوکانی نے رسالہ توضیح میں کہا ہے
جو حدیث انس رضؓ سے ابن ماجہ اور حاکم
نے مستدرک میں روایت کی ہے
اسکی تاویل میں یہ کہنا ممکن ہے کہ
کامل مہدی یعنے ہدایت یافتہ حضرت
عیسے ہیں اور اسمیں شک نہیں کہ وہ
امام مہدی سے بڑھکر تھے۔ کیونکہ وہ
نبی تھے اس حدیث کی یہ تاویل واجب ہے
کیونکہ ظاہری معنے سے وہ حدیث
احادیث متواترہ کے مخالف ٹھیرتی ہے۔
حافظ ابن قیم نے منار میں کہا ہے یہ
حدیث محمد بن خالد جندی نے ابان بن
صالح سے اُسنے حسن بصری سے اُسنے
انس بن مالک سے اُسنے انحضرت صلعم سے

...ی اسکے نقارہ ہی کی چوٹ کے ساتھ اس امر کا اظہار ہی کر دیا ہے کہ حضرت امام مہدی حضرت (ب صـ۱۱)

ابان وھو متروك عن الحسن و ھو منقطع و جمال...
محمد بن ابی بکر در رسالہ الکلام المجدی فی اثبات...
المہدی گفتہ حدیث لا مھدی الا عیسے بن مریم ا...
ابن ماجہ واخرجہ ابو الحسن الآجری وقد جا...
الحفاظ کابی بکر العربی و ابن عبد البر القرطبیین با...
لا یصح فانہ انفرد بروایۃ محمد بن خالد وھو...
کما قالہ البخاری واختلف علیہ فی اسنادہ فتا...
عن ابان عن الحسن عن النبی صلعم مرسلاً وتارۃ...
عن انس عن النبی ؐ قال القرطبی والاحادیث...
النبوی فی خروج المہدی ثابتہ واصح من ھذا الحد...
بما دونہ قلت وبتقدیر صحتہ فمدرج وتاویل...
بخلاف تاویل الاحادیث التی فی خروج المہ...
و در مشرب وردی گفتہ فالمراد معناہ اللغوی...
لا مھدی کاملاً فی ذالك الوقت الا عیس...
(حجج الکرامۃ صـ۳۸۵)

ذریعہ آنحضرت صلعم سے نقل کیا ہے جو منقطع...
جمال الدین محمد بن ابی بکر نے الکلام المجدی میں...
وابن عبد البر نے کہا ہے کہ یہ حدیث صحیح نہیں...
الحال ہے یہ بات امام بخاری نے کہی ہے اور...
سے بواسطہ آنحضرت صلعم سے نقل کرتا ہے اور یہ...
سے نقل کرتا ہے۔ امام قرطبی نے کہا ہے کہ آمد...
سے زیادہ صحیح ہیں لہذا انکے مطابق فیصلہ جا...
کہتا ہوں کہ بصورت فرض کر لینے صحت اس...
آمد مہدی (کہ وہ صحیح اور نصوص قطعی ہیں)...
حدیث ابن ماجہ میں مہدی سے لغوی معنے...

© rasailojaraid.com

ابان وھو متروک عن الحسن و ھو منقطع وجمال الدین محمد بن ابی بکر در رسالہ الکلام المجدی فی اثبات خروج المہدی گفتہ حدیث لا مہدی الا عیسیٰ بن مریم اخرجہ ابن ماجہ واخرجہ ابو الحسن الاجری وقد اجاب عنہ الحفاظ کابی بکر العربی ابن عبد البر القرطبیین بانہ حدیث لا یصح فانہ انفرد بروایۃ محمد بن خالد وھو مجہول کما قالہ البخاری واختلف علیہ فی اسنادہ فتارۃ یرویہ عن ابان عن الحسن عن النبی صلعم مرسلاً وتارۃ عن الحسن عن انس عن النبی قال القرطبی والاحادیث عن النبی فی خروج المہدی ثابتۃ واصح من ھذا الحدیث فالحکم بہا دونہ قلت وبتقدیر صحتہ فمدرج وتاویلہ وضح بخلاف تاویل الاحادیث التی فی خروج المہدی و در مشرب وردی گفتہ فالمراد معناہ اللغوی للتقدیر لا مہدی کاملاً فی ذالک الوقت الا عیسیٰ۔

(حجج الکرامۃ ص ۳۶۵)

روایت کی ہے اور وہ محمد بن خالد اسکی روایت میں اکیلا ہے اور محمد بن حسن اسنوی نے کتاب مناقب شافعی میں کہا ہے کہ محمد بن خالد اہل صناعت حدیث و اہل علم و اہل نقل کے نزدیک غیر معروف شخص ہے۔ امام بیہقی نے یہی کہا ہے کہ محمد بن خالد اس حدیث کی روایت میں اکیلا ہے۔ امام حاکم (صاحب مستدرک) نے کہا ہے کہ وہ مجہول الحال ہے۔ پھر اس اسی حدیث کی روایت میں اختلاف ہوا ہے۔ ابان بن ابی عیاش نے اس حدیث کو حسن سے اسنے آنحضرت صلعم سے نقل کیا ہے تو اس حدیث کا رجوع محمد بن خالد کی طرف ہوا جو مجہول الحال ہے۔ اسنے اس حدیث کو ابان سے نقل کیا ہے جو متروک ہے۔ اسنے حسن کے ذریعہ آنحضرت صلعم سے نقل کیا ہے جو منقطع ہے۔ (کیونکہ حسن نے آنحضرت صلعم کو نہیں دیکھا) اور جمال الدین محمد بن ابی بکر نے الکلام المجدی میں کہا ہے کہ حفاظ حدیث ساکنین قرطبہ ابن العربی و ابن عبد البر نے کہا ہے کہ یہ حدیث صحیح نہیں کیونکہ اکیلے محمد بن خالد کی روایت ہے اور وہ مجہول الحال ہے یہ بات امام بخاری نے کہی ہے اور اسکی روایت میں اختلاف ہے کبھی تو وہ حسن بصری سے بواسطہ آنحضرت صلعم سے نقل کرتا ہے اور یہ روایت مرسل ہے اور کبھی بواسطہ انس آنحضرت صلعم سے نقل کرتا ہے۔ امام قرطبی نے کہا ہے کہ آمد امام مہدی کی حدیثیں ثابت اور اس حدیث ابن ماجہ سے زیادہ صحیح ہیں لہذا انکے مطابق فیصلہ چاہیے نہ انکے برخلاف اس حدیث پر۔ میں (ناقل) کہتا ہوں کہ بصورت فرض کر لینے صحت اس حدیث کے اسکی تاویل واجب ہے بخلاف احادیث آمد مہدی (کہ وہ صحیح اور نصوص قطعی ہیں) مشرب وردی میں کہا ہے کہ اسکی تاویل یہ ہے کہ اس حدیث ابن ماجہ میں مہدی سے لغوی معنے مراد ہیں یعنی ہدایت یافتہ اور معنے حدیث کے یہ ہیں

© rasailojaraid.com
© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کو اسوقت حضرت مسیح سے زیادہ اور کوئی ہدایت یافتہ ہوگا۔

اس غیر صحیح حدیث سے قادیانی کا استدلال کرنا محل تعجب و افسوس نہیں ہے۔ کیونکہ اولاً تو وہ کوچہ حدیث سے محض نابلد تھا۔ اور علوم دین سے محض اُمّی و مدعی علم لدنی۔ وثانیاً اسکی دعوے دروغ مسیحائیت و مہدویت کیلئے یہ ایک لازمی امر تہا کہ وہ دیدہ و دانستہ بہی احادیث صحیح بخاری مسلم سے آنکھ بند کر کے انکے مقابلہ میں احادیث ضعیفہ سے استدلال کرے۔ اور بناءً علیہ خود ہی مسیح اور خود ہی مہدی بن بیٹھے۔ تعجب و افسوس تو مولوی حکیم نور دین اور مولوی محمد حسن پر ہے جو کسی زمانہ میں اہلحدیث کہلاتے تھے اور کم و بیش کتب حدیث میں نظر رکھتے تھے اور اس حدیث کے ضعف سے غالباً واقف ہونگے۔ پھر آنکھ بند کر کے اس حدیث سے استدلال قادیانی کو مان گئے اور اسکو مسیح اور مہدی تسلیم کر کے اسکے نائب و خلیفہ بن گئے ہیں۔ اور اس بیت کے مصداق ہوئے ؎

چوں غرض آمد ہنر پوشیدہ شد صد حجاب از دل بسوئے دیدہ شد

ہمارے اس افسوس و تعجب پر وہ لوگ افسوس و تعجب کریں اور اس حدیث کی صحت کے مدعی ہوں تو اس حدیث کا صحیح ہونا بتصریح و شہادت اہلحدیث* ثابت کریں۔ اور احادیث صحیح مسلم کا جو اس واہی حدیث کے برخلاف مسیح و مہدی میں مغائرت کے ثبوت پر نص قطعی ہیں کافی جواب دیں۔ ہم افسوس و تعجب کو واپس لینگے۔ اور مسیح و مہدی کا ایک ہونا مان لیں گے۔ مرزا کے خلیفو! اس سے بڑھکر کیا چاہتے ہو! لو ایک ہی بات سے فتح پاتے ہو ورنہ آنجا کہ امام مہدی کا آنا بھی روحانی برکات اور آسمانی نشانات سے (جنکا ذکر عنقریب آتا ہے) ہوگا۔ اور نزول مسیح علیہ السلام کے واسطے اُن کا پیشتر آنا اکثر مسلمانوں بین مسلم و اتفاقی شرط ہے۔ لہٰذا وجود امام مہدی اور اُنکی روحانی برکات کو حضرت مسیح کی آمد کے نشانوں میں سے تسلیم کیا گیا ہے اور آمد مسیح کے لئے ایک شرط لازمی مانا گیا ہے۔

بالجملہ حضرت مسیح کی دوسری آمد اہل اسلام قدیم کے اعتقاد میں ان بارہ آسمانی نشانوں کے ساتھ ہوگی۔ جیسے انکی پہلی آمد گیارہ آسمانی نشانوں سے ہوئی ہے اور اُن کے نزدیک آنے والا مسیح وہی ہے جسمیں یہ تیئس نشانات آسمانی پائے گئے ہیں اور پائے جائینگے وہ ایسے مسیح کی آمد کے منتظر و معتقد نہیں ہیں۔ جو ان آسمانی نشانوں سے خالی اور مغرا ہو اور دنیاوی سازشوں اور زمینی تدبیروں اور انسانی تجویزوں کے ساتھ وہ مسیح موعود بن بیٹھے

* ریویو آف ریلیجنز ماہ ستمبر گذشتہ میں ایک پیرو قادیانی نے اس حدیث کو زبردست دلیل قرار دیا ہے۔ مگر اس حدیث کی جرح کا کوئی جواب نہیں دیا معلوم ہوتا ہے کہ وہ علم حدیث سے محض ناواقف ہے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

یہاں تک تو امام مہدی کا آنا حضرت مسیح کی آمد ثانی کے لئے ایک نشان اور بطور شرط ہونا تبعاً وضمناً بیان ہوا ہے۔ اب انکی آمد پر مستقل بحث کی جاتی ہے۔ جس سے ثابت ہوگا کہ وہ بھی حضرت مسیح کی طرح اپنے مشن میں سیفی جنگ و تلوار و تفنگ سے کام نہ لینگے بلکہ صرف آسمانی نشانات اور روحانی برکات سے دنیا میں دین اسلام کی اشاعت کریں گے۔ اور کتاب اللہ (قرآن) اور سنت (حدیث نبوی) کے مطابق حکم کرینگے انکے نشانات وبرکات کو دیکھ کر لوگ جوق جوق و بشوق و ذوق داخل اسلام ہونگے۔ لہذا انکا آنا کسی سلطنت کے لئے غیر اسلامی کیوں نہو خطرناک و ناگوار نہو گا۔ بلکہ مرغوب و خوشگوار ہر ایک سلطنت کے لئے (اسلامی ہو خواہ غیر اسلامی) خطرناک وہی مہدی ہیں جو آسمانی نشانوں سے محض خالی اور صاف کورے ہیں۔ اور محض کذب و افترا سے مہدی بن بیٹھے ہیں۔ کاذب مہدی سوڈان کا سلطنت ترکی اور مصر کے لئے خطرناک ہونا ہر ایک نے دیکھ لیا ہے۔ جعلی مہدی قادیانی کچھ عرصہ تک زندہ رہتا اور پوری شوکت و جمعیت پاتا تو کچھ کر دکھاتا۔ یہ بات ہم بارہا قادیانی کی زندگی میں کہہ چکے ہیں اور گورنمنٹ کے نوٹس میں لا چکے ہیں صفحہ ۳۵۳ جلد ۱۲ وغیرہ ملاحظہ ہو یہی خطرہ اور اندیشہ اسکے خلیفوں اور جماعت سے ہے (گورنمنٹ ہوشیار رہے)

آمد مہدی کی نسبت اہل اسلام قدیم کا اعتقاد وخیال

امام مہدی کی نسبت بھی اکثر اہل اسلام قدیم کا (جو امام مہدی کے منتظر و معتقد ہیں) یہی اعتقاد ہے کہ وہ بھی حضرت مسیح کی مانند آسمانی نشانات اور روحانی برکات اپنے ساتھ لائیں گے۔ اور[2] انکا یہ اعتقاد ابھی بیان ہو چکا ہے کہ حضرت مسیح امام مہدی کے وقت آئینگے۔ بلکہ ان ہی کی حمایت اور محاصرہ دجال سے انکی تخلیص و صیانت کے لئے نزول اجلال فرمائیں گے اور مسلمانوں میں مدت قیام[3] امام مہدی بھی وہی سات سال تسلیم کی جاتی ہے۔ جو حضرت مسیح کی آمد ثانی کے بعد انکی مدت قیام کی تسلیم کی گئی ہے۔ اور یہ[4] اعتقاد مسلمانان قدیم کا بیان ہو چکا ہے کہ حضرت مسیح قتل دجال کے بعد حکم جنگ و جہاد کی تعمیل کو دنیا سے اوٹھائیں گے۔ اور تلوار کو لڑائی کے کام سے بیکار کر دیں گے۔ اور یہ بھی[5] مسلمانان قدیم کے نزدیک مسلم ہے کہ امام مہدی صرف ولی ہونگے۔ اور حضرت مسیح نبی۔ اور یہ بھی[6] انکے نزدیک مسلم ہے کہ ولی نبی کا تابع ہوتا ہے اور نبی اوسکا متبوع اسکا عکس نہیں ہوتا کہ ولی متبوع اور نبی اسکا تابع۔ اور[7] یہ بھی انکے نزدیک مسلم ہے کہ امام مہدی حضرت مسیح کے برخلاف کچھ نہ کرینگے بلکہ انکے مشورہ و حکم پر چلیں گے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ان ہفتگانہ اعتقادات و مسلمات اہل اسلام قدیم کا یقینی لازمہ ہے کہ انکے نزدیک امام مہدی بھی اپنے مشن (اشاعت و ترقی دین) کو (جسکے واسطے وہ بھیجے جائینگے۔ جنگ و تلوار سے پورا کریں گے۔ بلکہ ان ہی روحانی انوار و برکات و آسمانی نشانات سے جنسے حضرت مسیح دین کو ترقی دیں گے۔ اور یہ امر ناممکن اور بحکم مسلمات اسلامیہ و عقائد مذکورہ اہل اسلام محال ہے کہ حضرت مسیح تو لڑائی کو موقوف کریں۔ اور امام مہدی باوجود تابع و مطیع مسیح ہونے کے اس لڑائی کی آگ سلگاتے رہیں۔ اور دنیا میں اُسکو بھڑکاتے پھریں جسکو عقائد سبعہ مذکورہ اہل اسلام کا علم و یقین ہوگا وہ انکی طرف اس اعتقاد کو ہرگز منسوب نہ کریگا۔

حضرت مسیح کے نزول سے پہلے ہر چند معرکہ سفیانی وغیرہ میں مسلمانوں کو ڈیفنڈ (مدافعت) کے لئے تلوار سے کام لینا پڑے گا۔ مگر جب سفیانی مارا جائے گا اور اسکے بعد دجال نکلیگا اور اُسکے قتل کے لئے حضرت مسیح کا نزول ہوگا اور وہ ہلاک ہوگا تو پھر سیفی جہاد کا دروازہ بند ہو جائے گا۔

منجملہ ان عقائد و مسلمات ہفتگانہ اہل اسلام عقیدہ دوم و چہارم ہفتم کا بیان تو بضمن بیان اعتقاد آمد ثانی مسیح ہو چکا ہے۔ اور عقیدہ پنجم و ششم محتاج بیان و ثبوت نہیں ہے۔ کوئی اہل علم مسلمان اُن سے بے خبر و منکر نہیں ہے۔ اب رہا اُنکا اعتقاد اول و سوم۔ سو ذیل میں بیان اور ثابت کیا جاتا ہے۔ اور اسکے ساتھ یہ بھی ثابت کیا جائے گا۔ کہ حضرت مسیح کی آمد سے پہلے گو مسلمان سیفی جہاد کریں گے مگر آمد مسیح کے بعد سیفی جہاد کا خاتمہ ہو جاے گا۔

اعتقاد اول و سوم اور اُسکی متعلقات کا بیان

امام مہدی کی نسبت اعتقاد اول و سوم اہل اسلام کے بیان سے پہلے یہ بیان ضروری ہے کہ اہل اسلام قدیم جس مہدی کو روحانی برکات اور آسمانی نشانات کا محل و مظہر سمجھتے ہیں۔ وہ کوئی خاص ایک شخص ہے یا ہر کوئی للو۔ کلو۔ احما۔ نورا و فتا و جما و کیما وغیرہ۔ شعبدہ بازی ماسمریزی طاقت سے نشان نمائی کا مدعی ہو کر امام مہدی بن سکتا ہے۔

پس واضح ہو کہ اہل اسلام قدیم کے نزدیک امام مہدی خاص ایک شخص خالص و صحیح النسب سید ہوگا جو خاتون جنت فاطمہ زہرا کی اولاد سے خاصکر امام حسن کی پشت سے شہر مدینہ طیبہ میں پیدا ہوگا۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اور مکہ مکرمہ میں مقام ابراہیم اور رکن کے مابین مجبوراً اسکی خواہش کے بغیر اسکو امام بنایا جائیگا اور مہدی ہونے کا خطاب وہ خود اپنے لئے اختیار نہ کریگا۔ بلکہ یہ خطاب آسمان سے اور فرشتہ کے ذریعہ سے اسکے لئے نازل ہوگا۔ اسکا نام محمد ہوگا۔ اور باپ کا نام عبداللہ اور اُسکا حلیہ خاص ہوگا جو کسی دوسرے میں نہ پایا جائے گا۔ اور وہ آنحضرتؐ کا اخلاق کریمانہ میں مشابہ ہوگا نہ صورتِ تیرہ۔

ترمذی اور ابوداؤد کی حدیث میں ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ دنیا فنا نہ ہوگی جب تک میرے اہل بیت سے ایک شخص تمام عرب کا مالک نہ ہو جائے گا۔ جسکا نام میرے نام کے مطابق ہوگا۔

ابوداود کی ایک روایت میں ہے اسکے باپ کا نام میرے باپ کے نام کے مطابق ہوگا

اُسکی ایک روایت میں ہے مہدی فاطمہؓ کی اولاد سے ہوگا۔

اسکی ایک روایت میں ہے کہ حضرت علی نے اپنے فرزند امام حسنؓ کو دیکھکر فرمایا۔ میرا یہ بیٹا سید ہے جیسا کہ رسول اللہ نے اسکا نام سید رکھا ہے۔ اسکی پشت سے ایک آدمی پیدا ہوگا۔ جو تمہارے نبی کے نام سے موسوم ہوگا۔ وہ صورت میں آنحضرتؐ کا مشابہ نہوگا۔ مگر خلاق میں آپکا مشابہ ہوگا زمین کو عدل سے بھردیگا۔

اور اُسکی ایک روایت میں ہے مہدی میری نسل سے ہوگا۔ روشن یعنے کھلی پیشانی والا اونچی ناک والا زمین کو عدل و انصاف سے بھردیگا۔ جبکہ وہ ظلم سے بھری ہوگی سات برس حکومت کریگا۔ نعیم بن حماد کی

(۱) قال رسول اللہ صلعم لا تذہب اولا تنقضی الدنیا حتی یملک العرب رجل من اھل بیتی یواطی اسمہ اسمی (ترمذی ص۱۵ ج۲) (ابوداؤد ص۲۳۲ - ج۲)

(۲) وفی روایۃ یواطی اسمہ اسمی واسم ابیہ اسم ابی ابوداؤد (ص۲۳۲ جلد ۲)

(۳) وفی روایۃ المہدی من عترتی من ولد فاطمۃ - (ابوداؤد ص۲۳۲ جلد۲)

(۴) وفی روایۃ قال علی ونظر الی الحسن ان ابنی ھذا سید کما سماہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ویخرج من صلبہ رجل یسمی باسم نبیکم یشبہہ فی الخُلق ولا یشبہ فی الخَلق یملاء الارض عدلا - (ابوداؤد ص۲۳۳ جلد ۲)

(۵) المہدی منی اجلی الجبھۃ اقنی الانف یملاء الارض قسطا وعدلا کما ملئت ظلماً و جوراً یملک سبع سنین (ابوداؤد ص۲۳۲

(۶) وفی روایۃ نعیم بن حماد قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسمہ محمد - حجج الکرامۃ ص۳۵۲)

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

روایت میں آیا ہے کہ اُس کا نام محمد ہو گا۔

کتاب حجج الکرامہ میں امام مہدی کا حلیہ متعدد کتابوں سے نقل کیا ہے ہم مقام میں اسکی نقل پر اکتفا کیا جاتا ہے۔ اس کتاب کے صفحہ ۳۶ میں لکھا ہے :۔

واما حلیہ وے پس ابو سعید خدری از آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم روایت کردہ کہ فرمود المھدی منی اجلی الجبھۃ اقنی الانف یملاء الارض قسطا وعدلا کما ملئت ظلما وجورا یملک سبع سنین - اخرجہ ابوداؤد - واخرجہ الرویانی من حدیث حذیفۃ بلفظ المھدی رجل من ولدی وجھہ کالکوکب الدری قالہ جمال الدین محمد بن ابی بکر الاشخر - المھدی من اھل البیت اشم الانف اقنی اجلی یملاء الارض قسطا وعدلا کما ملئت جوراً وظلماً۔

محمد بن جعفر گفتہ مہدی باریک حاجب ودرازہ وکمان ابروست ونیست میان ابروہائے وے اقتران وکلان چشم ست اخرجہ الحاکم ونعیم بن حماد۔ ودر روایت علی کرم اللہ وجہہ است کہ انبوہ ریش وشرگین چشم وسیاہ مردمک ودرخشندہ دندان ست وبرہ رخ خالے داشتہ باشد وبرشانہ او علامت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بود وعبدالغافر فارسی در مجمع الغرائب ابن الجوزی در غریب الحدیث وابن اثیر در نہایہ آوردہ مرفوعاً کہ میان ہردوران وی بُعد باشد وعبدالرحمٰن بن عوف گفتہ کشادہ دندان باشد۔ ابونعیم وابن عباس گفتہ۔ میانہ قد مشروب الحمرۃ باشد۔ وابو امامہ از آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم روایت کردہ۔ روئے او کوکبیست درخشاں در رخسارہ راست وے خالے سیاہ رنگ باشد وبروے دو عبائے قطران بود گویا مردے از بنی اسرائیل ست۔

رویانی در مسند وابونعیم از حذیفہ روایت کردہ اند مرفوعاً کہ مہدی مردے از اولاد من ست رنگ او رنگ عربی ست وجسم او جسم اسرائیلی ولفظ شیخ علی متقی در حلیہ وے اینست کہ در کتف او علامتے باشد چنانچہ در کتف حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بود وروے او ہمچو ستارہ درخشندہ باشد پیشانی کشادہ بینی درازہ وباریک میان بینی بلند نماید کمان ابرو باشد وبا درازی ابرو چشمہائے او فراخ باشد درمیان دندان او فرقے باشد یعنی سخت متصل نباشند ورنگ او رنگ عربیان باشد یعنے گندم گون وجسم او جسم بنی اسرائیلی یعنے درعرض وطول۔ بر رخسارہ راست او خال سیاہ باشد وہمچنیں برکف دست راست نیز باشد ولکنت در زبان او باشد کہ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

در وقت بستگی سخن دست راست بر زانوئے چپ زند آنگاہ سخن تواند گفت و در میان
ہر دو زانوے وے کشادگی و بُعد باشد و انبوہ ریش بود و چشمہائے او سرمہ رنگ خلقی باشند انتہیٰ
و نحوہ فی الاشاعۃ و ابو الطفیل گفتہ کہ آنحضرت وصف کرد مہدی را و فرمود کہ در زبان او گرانی
است بزند زانوے چپ خود را بدست راست خود وقتیکہ درنگ کند بر وے سخن اخرجہ نعیم بن
حماد و ایں حرکتے ست کہ از مرد الکن ثقیل اللسان وقت تکلم بے اختیار صادر میشود۔

حدیث چہارم ابو داؤد میں جو امام مہدی کو خلاق نبوی کا مشابہ قرار دیا گیا ہے۔ ایک بڑا
بھاری وصف و نشان ہے۔ جس سے سچے اور اصلی مہدی کے چھوٹے اور نقلی مہدیوں سے جو حشرات
الارض کی طرح آئے دن پیدا ہوتے ہیں اور جلد فنا یا ذلیل ہو جاتے ہیں۔ آسانی سے تمیز ہو سکتی ہے
(وانک لعلی خلق عظیم (سورہ ن۔۱۶) اللہ تعالے نے آنحضرت کو بشہادت آیت منقولہ حاشیہ
خلق عظیم پر پیدا کیا ہے۔ اور منجملہ اخلاق نبوی ایک خلق عظیم جو اسمقام میں لائق ذکر ہے۔ آپکا
بے غرض ہونا اور زینت و اموال دنیا میں بے رغبت ہونا ہے۔ آپ نے دنیا کے بادشاہ ہوکر
بھی تمام زندگی میں دو روز متواتر جو کی روٹی پیٹ بھر کھانا نہ کھایا تھا۔ ازواج اولاد کیلئے
سونے چاندی کا زیور نہ بنایا تھا۔ جن کپڑوں میں آپ نے دنیا سے انتقال کیا وہ پیوندوں سے
تو بہ تو تھے۔ ان حالات کی تفصیل کتب صحاح احادیث اور رسالہ اشاعۃ السنۃ نمبر ۴ جلد (۲۰) صفحہ ۱۲۴
میں ہو چکی ہے۔

یہ امام مہدی کے نام و نسب اور اوصاف کی متضمن احادیث ہیں اور انکے مدینہ میں پیدا
ہونے اور مکہ میں مجبوراً امام بنائے جانے اور آسمانی مہدی کا خطاب پانے کے متضمن روایات
عنقریب منقول ہونگی۔

ان احادیث کا نتیجہ جو اہل اسلام قدیم اس سے نکالتے ہیں

ان احادیث سے اہل اسلام (جو ان احادیث کو مانتے ہیں) یہ نتیجہ نکالتے ہیں کہ ہر مدعی
نمایش نشان تماشائی سحر یا مسمریزم سے کوئی کرتب دکھا کر مہدی موعود نہیں ہو سکتا۔ اور اگر وہ (۱)
سید نہ ہو۔ یا سید ہو تو اولاد فاطمہ (۲) اور امام حسن سے نہ ہو۔ (۳) یا انکی اولاد سے ہو۔ مگر اسکا نام
محمد بن عبد اللہ نہ ہو۔ (۴) یا نام محمد بن عبد اللہ ہو۔ مگر وہ (۵) مدینہ منورہ کی پیدایش نہ
ہو۔ پنجاب و ہندوستان کا ہو۔ یا افریقہ و سوڈان کا ہو یا (۶) وہ خاص مدنی ہو یا ان سب صفات

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

سے موصوف ہوکر امام مہدی بن بیٹھا ہو۔ مگر اپنی مہدیت و امامت کے ذریعہ ہزار ہا روپیہ مریدوں سے بٹور کر اس مال سے دنیا کا عیش اوڑاتا ہو۔ گیہ کی جگہ پلاؤ و قورمہ میں روغن بادام ڈلواتا ہو اور بیوی بیٹی کے لیئے ہزار ہا روپیہ کا سر کرپاؤں تک سونیکا زیور بنواتا ہو۔ اور خود بھی لباس فاخرہ مرینہ پشمینہ پہنتا ہو۔ اور بیوی بیٹی کو گوٹا کناری پہناتا ہو۔ ایسا شخص مہدی ہونیکا مدعی ہوگا تو وہ ان اہل اسلام کے نزدیک اس دعوے میں جھوٹا اور مہدی کاذب کہلاے گا۔ اور جو شخص ان صفات ستہ میں سے ایک صفت بھی نہ رکھتا ہو۔ اور صرف وصف تمول ناجائز و تعیش و تن پروری و نفسانی کامرانی سے موصوف ہو کر

رباعی

مہدی کہ کامرانی و تن پروری کند ہم دعوے مسیحئی و پیغمبری کند
خوش گفت بذلہ سنج ہمن سال رفتہ گاں او خویشتن گم ست و کرا رہبری کند

کا مصداق بنکر اپنی عمر اسی ناجائزہ عیش و عشرت کی کامرانی میں اور ہدایت کفار و مشرکین سے بے اعتنائی و ناکامی کے ساتھ مر گیا ہو وہ انکے نزدیک فرعون و ہامان یا دجال و شیطان کہلائے گا۔ ادنے درجہ کا بھی مسلمان نہ ہوگا۔

پہ اس مدعی مہدویت پہ بعدم تصادق صفات خلقی و معنوی امام مہدی کی وجہ سے علماء اسلام کا حکم فتوی ہوگا۔ اور جو شخص صفات خلقی و صوری میں حضرت امام مہدی کے حلیہ مذکورہ بالا سے متفارق ہوا ہے یا ہوگا اس کو تو گلی کوچہ کے لونڈے اور بازاری عوام مسلمان (چہ جائیکہ علماء اہل حکم و افتا) بھی مہدی کاذب قرار دینگے۔ اور اسپر ہزار لعنت کہیں گے (جیسا کہ مہدی قادیانی کے ساتھ اکتوبر ۱۸۹۱ء میں اسکے دہلی میں پہنچکر ایسی دعاوی کرنے پر عوام اہل اسلام دہلی کی طرف سے اسکی خدمت گزاری اور آؤ بھگت ہوئی جسکی وجہ سے وہ جبتک دہلی رہا پولیس کی پناہ لیکر رہا۔ اور جب وہاں سے نکلا تو رات کے تین بجے چوری نکلا۔ (اشاعۃ السنۃ جلد ۱۴ اسکے مضمون تمہید کا صفحہ ۹ ملاحظہ ہو) اور اسکو اردو فارسی میں شد بد جاننے والے۔ ان مہذبانہ الفاظ سے مخاطب کرینگے ؎ حلوائے خوردن را روے باید ؎

کلاہے خسروی و بادشاہی بہر کل کے رسد۔ حاشا و کلا۔

اس بیان سے مہدی کی تعیین تشخیص ہو گئی۔ تو اب مہدی کی نسبت اعتقاد اول و سوم اہل اسلام کی تشریح کیجاتی ہے۔

سنن ابوداؤد میں ذکر مہدی کے عنوان سے ایک باب منعقد کرکے روایت کیا ہے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

عن ام سلمه زوج النبي صلے الله عليه وسلم عن
النبي صلے الله عليه وسلم قال يكون اختلاف عند
موت خليفه فيخرج رجل من اهل المدينة
هاربا الى مكة فياتيه ناس من اهل مكة فيخرجونه
وهو كاره فيبايعونه بين الركن والمقام و
يبعث اليه بعث من الشام فيخسف بهم بالبيداء
بين مكة والمدينة فاذا راى الناس ذلك
اتاه ابدال الشام وعصائب اهل العراق۔
فيبايعونه ثم ينشو رجل من قريش اخواله
كلب فيبعث اليهم بعثا فيظهرون عليهم
وذلك بعث كلب والخيبة لمن لم يشهد
غنيمة كلب فيقسم المال ويعمل في الناس
بسنة نبيهم صلے الله عليه وسلم ويلقي الاسلام بجرانه
الى الارض فيلبث سبع سنين ثم يتوفى
ويصلے عليه المسلمون (ابوداؤد ص۲۳۳
جلد ۲)

کہ آنحضرت نے فرمایا ایک خلیفہ کے فوت
ہو جانے کے وقت اختلاف پڑ جائے گا۔
کہ اسکی جگہ کون خلیفہ ہو۔ ایک شخص اہل
مدینہ سے مکہ کی جانب نکل جائے گا یعنے
اس خوف سے کہ اسکو خلیفہ بنا کر بوجہ خلافت
اسیر نہ ڈالا جائے۔ مکہ کے لوگ اس کے
پاس پہنچیں گے اور اسکو مجبور کر کے مقام
ابراہیم اور رکن کے مابین اس سے بیعت
خلافت کریں گے۔ اسکے مقابلہ کے لئے
شام سے ایک لشکر بھیجا جائے گا۔ وہ مکہ
و مدینہ کے درمیان ایک میدان میں دھنسایا
جائیگا۔ یہ دیکھ کر شام کے ابدال اور عراق
کے لشکر اسکے پاس پہنچیں گے۔ اور اس کی
بیعت کرینگے۔ پھر ایک شخص قریش سے جسکے
ننھیال بنی کلب کہلائیں گے۔ سر اٹھائیگا۔
حجج الکرامہ میں نقل کیا ہے کہ یہ شخص سفیانی
ہوگا۔ جو دمشق سے خارج ہو گا۔ اور بغداد میں پہنچکر ایک لاکھ مسلمانوں کو قتل کریگا۔ پھر کوفہ
میں پہنچکر ساٹھ ہزار مسلمانوں کو قتل کرے گا۔ اور تیس ہزار باکرہ عورتوں کی بے حرمتی کریگا
پھر مدینہ کیطرف لشکر روانہ کریگا۔ اور جسکو اہل بیت نبوی اور بنی ہاشم سے پائے گا قتل کریگا
اس قسم کے اسکے اور فساد کرے گا) اور وہ اپنا لشکر مسلمانان پیروان امام مہدی کیطرف
بھیجیگا۔ مسلمان اسپر غالب آئیں گے۔ سفیانی کے لشکر کو لوٹیں گے جو اس لوٹ میں حاضر نہ ہوا
وہ محروم رہا۔ مہدی وہ مال لوگوں میں تقسیم کرے گا۔ اور لوگوں میں انکے نبی کی سنت کا عمل
جاری کرے گا۔ اور اسلام اپنی گردن زمین پر رکھ دیگا (جیسے اونٹ آرام کے وقت زمین پر منہ
رکھ کر سو جاتا ہے) مہدی اسی حالت میں امن و آرام سے سات برس بسر کرے گا۔ اور پھر فوت
ہوگا۔ اور مسلمان اسپر نماز جنازہ پڑھیں گے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اس حدیث کے نتائج

اس حدیث کو ماننے والے اور جس امام کی بیعت کا اس حدیث میں ذکر ہے اس کو امام مہدی قرار دینے والے اہل اسلام اس سے یہ نتیجہ نکالتے ہیں۔ اور اسکے مطابق عقاد رکھتے ہیں کہ امام مہدی مدینہ میں ہونگے۔ اور مکہ میں لوگوں کے جبر سے نہ اپنی خوشی سے امام بنائے جائیں گے۔ لوگ انکو ڈھونڈ کر زور و جبر سے امام بنائیں گے۔ وہ خود اپنے امام بنائے جانے کی کوشش اور سازش نہ کرینگے۔ خدا انکی تائید کے واسطے یہ نشان آسمانی ظاہر کرے گا۔ کہ ان پر چڑہائی کرنے والے ایک لشکر کو زمین میں دہنسا دیگا۔ اور ایک ظالم لشکر سفیانی پر انکو فتح دیگا۔ اس لڑائی میں پیشقدمی سفیانی کی طرف سے ہوگی لشکر امام مہدی سے صرف اسکی مدافعت ہوگی۔ سفیانی پر فتح پاکر امام مہدی جنگ و قتال سے فارغ البال ہو جائیں گے اور سات سال تک باامن زندگی بسر کریں گے۔ اور اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کا عمل بلا خوف و معاوضہ مخالفین جاری کرینگے۔ یہاں تک کہ اس دنیا سے رحلت فرمائیں گے۔ اور مسلمان اسپر نماز جنازہ پڑہیں گے۔

اس حدیث سے یہ بھی قطعی نتیجہ نکلتا ہے۔ اور مسلمانوں میں تسلیم کیا جاتا ہے کہ اس وقت تک جو سوڈان و ہندوستان وغیرہ بلاد میں مہدی موعود پیدا ہوئے ہیں۔ وہ سب کے سب دعوائے مہدویت و امامت میں جھوٹے ہیں اور مہدی کاذب کا خطاب پانے کے مستحق کیونکہ نہ وہ مدینہ میں پیدا ہوئے۔ نہ مکہ میں جبراً امام بنائے گئے۔ انہوں نے خود اپنی سازش سے اپنی امامت و مہدویت کا سکہ جمانا چاہا۔ مگر خدا تعالےٰ نے وہ سکہ جمنے نہ دیا۔ انکی تائید میں نشان مذکور (خسف) یا اور نشان (جسمیں انکی کتر بیونت و تاویل و تسویل کا دخل نہ ہو) ظاہر نہ کیا۔ اور انکی مہدویت و امامت کو دنیا نے کجا ان کے ضلاع و دیہات کے تمام لوگوں نے بھی تسلیم نہ کیا۔ اور ان سے تمام دنیا میں امن و اجراء اسلام و سنت نبی علیہ السلام کہاں خود انکی جان کو بھی امن حاصل نہ ہو۔ اور انکے اپنے گاؤں و ضلع میں بھی اسلام عام نہ پھیلا۔ انمیں کوئی (مہدی سوڈان) مدت العمر خون و کشت میں سرگردان رہا۔ اور اسی حالت میں مرا اور آخر اسکی قبر اور نعش کو اسکے مخالفوں نے ذلیل کیا۔ کوئی (مہدی قادیان) اپنے گاؤں میں حکام وقت کی دار و گیر کے خوف سے بے دست و

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

دبا وبے زبان ہوکر گوشہ نشین ہو رہا۔ حکام وقت کے خوف کی وجہ سے اتنی جرأت نہوئی کہ وہ اپنے ارادہ وخواہش کے مطابق اپنے خیالات (جن کو صفحہ ۱۰۴ کتاب دافع الوساوس میں ظاہر ہو چکا ہے) بخوبی ظاہر اور اسپر عمل کرکے اپنا مشن پورا کرے۔ بلکہ برخلاف ان خیالات (مندرجہ ۱۰۴ کتاب دافع الوساوس) کی وہ مدت العمر اپنے مخالف عقاد سلطنت انگریزی کی (جسکو خدا تعالےٰ کا نافرمانبردار جانتا رہا) دار وگیر کے خوف سے اسکو ابر رحمت اور تمام اسلامی سلطنتوں سے بہتر وبا برکت کہتا اور اسکو مشتہر کرتا رہا اور اسی کے خوف سے اور جھوٹی خوشامد کی غرض سے اسلام کے ایک حکم اور اسلامی فرض رکن اعظم (جہاد) کو کر مطلق حرام[*] بتاتا رہا اور اس ایمان رُبا اور جھوٹی خوشامد کا ورد کرتا ہوا بے نیل مرام وناکام اس دنیا سے چل دیا۔ یہ لوگ امام مہدی ہوتے تو اپنی روحانی برکات اور آسمانی نشانات سے (نہ شمشیر سے اور نہ بیہودہ تحریروں اور مغالطہ آمیز تقریروں سے) تمام دنیا میں دین اسلام اور سنت نبی بعد اسلام کو پہیلا کر دنیا سے اُٹھائے جاتے اور روئے زمین کو دار الامن والامان بناتے اور کم سے کم اپنی ہی جائے سکونت سوڈان وقادیان کو ایسا دار الامن بناتے کہ انمیں انکے مخالف دخل نہ پاتے نہ اسکے برعکس وہ اپنے گھر اور گاؤں کو جسکا نام دار الامن والامان رکھا ہوا تھا۔ حقیقۃً دار الامن نہ بنا سکے۔

اس حدیث ابو داؤد میں جو امام مہدی کی میعاد حکومت سات سال بیان ہوئی ہے یہ بعینہ وہی میعاد ہے۔ جو حضرت مسیح کی مدت حکومت اہل اسلام میں تسلیم کی گئی۔ اور حدیث صحیح

---

[*] جہاد کو مطلق حرام سمجھنا مسلمان کا کام نہیں ہے جہاد اسلام کا ایک رکن اور قطعی فرض ہے مگر ہاں وہ ایسی شرائط سے مشروط ہے۔ جیسی نماز وروزہ وحج وزکوٰۃ کے واسطے شرائط ہیں۔ مثلاً نماز کے واسطے وضو۔ روزہ کے واسطے عورت کا حیض سے پاک ہونا۔ حج وزکوٰۃ کے واسطے مالدار ہونا وعلےٰ ہذا القیاس۔ اور ان شرائط کی تفصیل ہمارے رسالہ اقتصادنی مسائل الجہاد (اردو۔ فارسی۔ انگریزی) میں ہو چکی ہے۔ ان ہی شرائط سے ثابت کیا گیا ہے۔ کہ مذہبی جہاد اُن مخالفین اسلام سے جائز نہیں جو مذہب اسلام سے تعرض نکریں اور مسلمانوں کو مذہب کی وجہ سے نہ ستاویں۔ اور مسلمانوں کے ساتھ انکو امن دیکر یا اُن سے امن لیکر یکجا رہتے یا راستہ چلتے ہوں۔ یہ رسالہ دفتر اشاعۃ السنہ سے بارسال قیمت ایک روپیہ بر ہر ایک زبان میں مل سکتا ہے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

مسلم میں جو بصفحہ (۴۰۶) منقول ہے۔ اس میعاد پر تصریح ہوئی ہے۔ ملا علی قاری شرح فقہ اکبر اور مرقاۃ شرح مشکوٰۃ میں اسی حدیث مسلم کی دست آویز سے میعاد حکومت حضرت مسیح سات سال قرار دی ہے۔ اور حجج الکرامت میں (بصفحہ ۳۸۲) بدست آویز قول ابن حجر یہ تسلیم کیا ہے۔ کہ یہ دونو مدتیں ایک ہی مدت ہے۔ اسوجہ سے اس امن برکت عدل کو جو اس مدت میں پایا جائے گا۔ کبھی حضرت عیسے علیہ السلام کی طرف منسوب کیا جاتا ہے کبھی امام مہدی کی طرف۔

اس وحدت و اتحاد مدت حضرت مسیح اور امام مہدی سے بھی یہ نتیجہ یقیناً نکلتا ہے کہ اس مدت سال میں امام مہدی کوئی جنگ جہاد نکریں گے اور اپنی روحانی برکات اور آسمانی نشانات کے ذریعہ اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کو دنیا میں پھیلائیں گے۔ جیسے مسیح علیہ السلام آ، آسمانی برکات سے دین کو ترقی دیں گے۔ دونو حضرت کی مدت حکومت کو ایک مان کر یہ کہنا جائز نہیں۔ اور بحکم عقل ممکن نہیں ہے۔ کہ حضرت مسیح تو اشاعت میں امن پھیلا دیں۔ اور تلوار کو بیکار ٹھہرا دیں اور امام مہدی انکے برخلاف ہو کر تلوار کھینچکر دنیا میں خونریزی کریں۔

ان فی ذلک لذکری لمن کان له قلب او القی السمع وهو شهید۔

اور پھر ایک دوسرا کا موافق و مشاور ٹھہرے ہماری اس دلیل و بیان میں اس شخص کے لئے جو اپنا دل و سمجھہ) رکھتا ہو یا وہ دل لگا کر کسی کی بات سنے بڑی بھاری نصیحت اور پوری ہدایت ہے۔ اہل اسلام سے بعض حاطب اللیل* مصنف (جنکے علم و رطب یابس روایت کشتی کہتی کی نسبت اکابر مشائخ نے یہ شعر کہا ہے ؎

ان کنت لا تدری فتلك مصيبة * وان كنت تدری فالمصيبة اعظم *

* حاطب اللیل وہ کہلاتا ہے جو رات کے وقت ایندھن لاتا ہے اور اندھیرے کے سبب سے سوکھی گیلی ہر قسم کی لکڑی بھر لاتا ہے۔ ایسے حضرات اور انکی تصانیف کے حق میں شاہ عبد العزیز صاحب مرحوم نے رسالہ عجالہ نافعہ کے صفحہ میں فرمایا ہے۔ وطبقہ رابعہ احادیثیکہ نام ونشان آنہا در قرون سابقہ معلوم نبود ومتاخران آنرا روایت کردہ اند پس حال آنہا از دو شق خالی نیست یا سلف تفحص کردند و آنہارا اصلے نیافتند تا مشغول بروایت آنہا میشدند یا یافتند و دران قدحے و علتے دیدند کہ باعث شد ہمہ آنہارا بر ترک روایت آنہا وعلے کل تقدیر این احادیث قابل اعتماد نیستند کہ در اثبات عقیدہ یا عملی بآنہا تمسک کردہ شود ونعم ما قال بعض الشیوخ فی امثال ہذا شعر ان کنت لا تدری فتلك مصيبة

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

یعنے اگر تو نہ جانے تو یہ (بے علمی) ایک مصیبت ہے اور اگر تجھے گڈ مڈ جان لے تو ایسا جاننا (جس میں صحیح وضعف کی تمیز نہ ہو) بڑی بھاری مصیبت ہے) اپنی تصانیف میں بعض روایات ایسی لائے ہیں جنمیں پایا جاتا ہے کہ آخری زمانہ میں جو لڑائیاں اہل اسلام کی رومی عیسائیوں سے ہوں گی۔ (خصوصاً وہ بڑی لڑائی جس میں رومیوں کے اسی نشان نکلینگے اور ہر ایک نشان کے نیچے بارہ ہزار جنگی لوگ ہونگے) انمیں امام مہدی شریک ہونگے۔

ان حاطب اللیل مصنفوں کا یہ بھی خیال ہے کہ رومی عیسائیوں کے علاوہ روئے زمین کے کافروں پر امام مہدی چڑھائی کرے گا۔ اور ساری دنیا میں بزور شمشیر اسلام پھیلائے گا۔ بعض نے جو کشفی والہامی کہلاتے ہیں۔ یا اہلحدیث و تارک التقلید کہلا کر ان الہامی کشفیوں کے مقلد بن بیٹھے ہیں۔ یہ بھی لکھ مارا ہے کہ امام مہدی ان اہل اسلام پر (جو خاص خاص مذاہب حنفی شافعی وغیرہ کے پیرو و مقلد کہلاتے ہیں) ہی ہاتھ صاف کرے گا اور انسے تقلید مذاہب مذکورہ چھوڑا کر خالص سنت و حدیث پر بزور شمشیر عمل کرائے گا۔ شاید انکا یہ کہنا بعض مقلدین کے اس غلو و زیادتی کے مقابلہ میں ہے جو انکی بعض کتب فقہ میں درج ہے کہ قیامت کے قریب مسیح بن مریم آئے گا۔ تو وہ حنفی مذہب کے مطابق حکم احکام جاری کرے گا۔ (جو اس کہنے

یعنی حاشیہ

وان کنت تدری فالمصیبۃ اعظم + و این قسم احادیث را بسیاری از محدثین زدہ است و بجہت کثرت طرق ایں احادیث کہ درین قسم کتب موجود اند مغرور شدہ حکم بتواتر آنہا نمودہ و در مقام و قطع یقین بدان تمسک جستہ بر خلاف احادیث طبقات اولے و ثانیہ و ثالثہ مذہبی بر آوردند و درین قسم احادیث کتب بسیار مصنفہ شدہ اند۔ برخے بشماریم۔ کتاب الضعفا لابن حبان و تصانیف الحاکم۔ کتاب الضعفا للعقیلی۔ کتاب الکامل لابن ابی عدی تصانیف ابن مردویہ تصانیف خطیب تصانیف ابن شاہین تفسیر ابن جریر فردوس دیلمی بلکہ سائر تصانیف آن تصانیف ابی نعیم تصانیف جوزقانی تصانیف ابن عساکر تصانیف ابو الشیخ تصانیف ابن نجار و بیشتر مساہلہ و وضع احادیث در باب مناقب و مثالب و در تفسیر و بیان اسباب نزول و در باب تاریخ و ذکر احوال نبی اسرائیل و قصص انبیا سابقین و ذکر بلدان و اطعمہ و اشربہ و حیوانات واقع شدہ و در طب و رقی و عزائم و دعوات و ثواب نوافل نیز این حادثہ رو دادہ۔ ابن الجوزی در موضوعات خود غالب این احادیث را مجروح و مطعون ساختہ دلائل وضع و کذب آنہا را مبرہن نمودہ کتاب تنزیہ الشریعۃ در دفع غائلہ این احادیث کافی ست و اکثر مسائل نادرہ مثل اسلام ابوین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم در روایات مسیح الرجلین از ابن عباس و امثال این نوادر از ہمیں کتب می برآید و مایہ تصانیف شیخ جلال الدین

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کے برابر ہے۔ کہ امام مہدی بھی حنفی مذہب کا پیرو ہوگا۔ کیونکہ حضرت عیسےٰ و امام مہدی کا ایک ہی مسلک و طریق ہوگا)۔

ان حاطب اللیل مصنفوں کی روایات اور انکے خیالات مذکورہ میں ہم کوئی محدثانہ یا متکلمانہ بحث کرنا نہیں چاہتے۔ کیونکہ اس بحث کو اس مضمون میں ترک کرنے کا بضمن تمہید وعدہ دے چکے ہیں۔ اس مقام میں ان روایات کا دوسری روایات سے (جو انکی روایات سے درجہ و طبقہ میں برابر یا اُن سے بڑھکر ہیں معارضہ و مقابلہ کرنا چاہتے اور اس معارضہ کو ان روایات کے ناقابل اعتبار ہونے کے لئے کافی سمجھتے ہیں۔ وہ روایات جن کو ہم معارضہ میں پیش کرینگے تین قسم کی روایات ہیں قسم اوّل وہ روایات جو روایات کتب مصنفین مذکورہی کے ہم درجہ و ہم طبقہ ہیں۔ اور ہمیں صاف پایا جاتا ہے۔ کہ رومیوں سے مسلمانوں کی لڑائیاں امام مہدی کے آنے سے پہلے ہو چکی ہونگی۔ امام مہدی انکے بعد آئیں گے۔ قسم دوم اس مضمون کی روایات دیگر کتب جو کتب مصنفین مذکورین سے درجہ اور طبقہ میں مقدم و بالاتر ہیں۔ اور ان سے بھی ثابت ہوتا ہے۔ کہ وہ لڑائیاں امام مہدی کے آنے سے پہلے ہو چکی ہونگی۔ قسم سوم دونوں طبقہ مذکور کی روایات متضمن فضائل و خصائص و برکات امام مہدی۔ جنسے ثابت ہوتا ہے۔ کہ ان لڑائیوں میں شامل ہونا اور سالہا سال تک (یعنے چھ سال تک جو ان لڑائیوں کی میعاد بیان کی گئی ہے) ان لڑائیوں میں سرگردان پھرنا اور فتح کا منہ نہ دیکھنا اور پھر ساتویں سال فتحیاب ہونا امام مہدی کی رفیع شان سے جو ان روایات میں بیان ہوئی ہے۔ نہایت بعید ہے۔

روایات قسم اوّل کی نقل و تفصیل کو ہم فضول تطویل سمجھتے ہیں۔ لہذا بجائے اس نقل و تفصیل کے ان ہی حاطب اللیل مصنفوں کے (جو ان روایات کو اپنی روایات مذکورہ کے ساتھ اپنی کتابوں میں نقل کرکے ان پر اعتماد و تمسک کر چکے ہیں) اس اعتراف کی نقل و بیان پر کہ ان روایات سے ان لڑائیوں کا آمد مہدی سے پہلے وقوعہ ہونا ثابت ہوتا ہے۔ اکتفا کرتے ہیں۔

سیوطی در رسائل و نوادر خود ہمیں کتابہاست۔ و اشتغال باحادیث ایں کتب و استنباط احکام از انہا لاطائل مے نمایند و معہذا اگر کسے را رغبت تحقیق ایں کتب باشد میزان الضعفا ذہبی و لسان المیزان ابن حجر عسقلانی برائے احوال رجال ایں کتب بکارش مے آید"۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

صاحب حجج الکرامہ فی آثار القیامہ اسکے صفحہ ۳۴۹ میں اس مضمون کی ایک روایت لایا

در رسالہ حشریہ گفتہ بعد مدتے یعنے از
غلبہ بر ملک ہائے بسیار در ملک شام شخصے از
اولاد ابوسفیان پیدا شود کہ سادات را
بکشد و آئین او در نواحی شام و مصر
منتشر شود و درین اثنا بادشاہ روم را
با یک فرقہ از نصارٰے جنگ پیش آید و با
فرقہ دیگر صلح۔ مخالفان بر شہر قسطنطنیہ متصرف
شوند و آن بادشاہ شہر خود را گذاشتہ
بملک شام در آید برفاقت یک فرقہ موافق با
فرقہ مخالف جنگ عظیم واقعہ شود و فتح
لشکر اسلام را دست دہد بعد شکست مخالفان
یکے از نصارٰے موافق بگوید کہ صلیبا غالب
آمد و فتح داد۔ و یکے از لشکر اسلام او را بزند و
بگوید بلکہ دین اسلام غالب آمد۔ آن نصرانی
قوم خود را بخواند و مسلمانان کسان خود را پس
میان ہر دو لشکر حالۃ جنگی شود و بادشاہ
اسلام شہید شود و جمع نصارٰے در ملک شام
عمل نمایند و یا فرنگیان مخالف آشتی کنند و
بقیہ مسلمانان رو بمدینہ آرند و عمل نصارٰے
تا قریب خیبر رسد۔ و در آن وقت مسلمانان در
تجسس شوند کہ حضرت مہدی را تلاش باید
کرد تا رفع این بلا از دست ایشان میسر شود
انتہٰی۔ و ظاہر این روایت دلالت کہ این فتح
و شکست پیش از ظہور مہدی باشد متصل

ہے۔ کہ عیسائی قسطنطنیہ پر متسلط ہو جائیں گے
اور انکا عمل و حکم خیبر کے قریب تک پہونچ
جائے گا اور شاہ روم قسطنطنیہ چھوڑ کر شام
میں چلا جائے گا۔ اور عیسایوں کے ایک فرقہ
سے صلح کر کے دوسرے فرقہ سے لڑائی کرے گا
اور اس لڑائی میں مسلمان فتحیاب ہونگے تو ایک
عیسائی کہیگا۔ کہ صلیب کو غلبہ و فتح ہوئی۔
مسلمان کہیگا۔ نہیں اسلام کو فتح ہوئی پھر ایک
مسلمان غصہ میں آکر صلیب کو توڑ دے گا
تو ان دونو جماعتوں میں جنگ شروع ہو جائیگی
پھر مسلمان بادشاہ شہید ہو جائے گا اور
عیسایوں کا تسلط ملک شام پر ہو جائے گا
اور باقی ماندہ مسلمان مدینہ منورہ کی طرف
رجوع کریں گے اور عیسایوں کا تسلط خیبر کے
قریب تک پہونچ جائے گا تو اسوقت مسلمان
امام مہدی کی تلاش کرینگے تاکہ انکی مدد
سے وہ اس بلا سے نجات پائیں۔

اس روایت کا ظاہر مفہوم بحسب اعتراف
صاحب حجج الکرامہ یہ ہے کہ یہ لڑائیاں مسلمان
اور عیسایوں کی حضرت امام مہدی کی آمد سے
پہلے ہو چکی ہونگی۔ مسلمانوں کی سلطنت اور
حکومت کو روم و شام میں ضعف و زوال
آئے گا اور مسلمانوں کی جاے پناہ مدینہ منورہ
ہوگا تب امام مہدی کا وجود ظہور پذیر ہوگا

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

زمانہ وے بود۔ واز روایات دیگر معلوم میشود کہ این اخبری منجملہ وقائع ملحمہ کبرٰے است۔

نہ اس سے بیشتر اور لڑائیوں اور خونریزیوں کے وقت ہیں۔

اس روایت رسالہ حشریہ میں امام مہدی کے پہلے چند واقعات کی نسبت اعتقاد اہل اسلام بیان ہوا ہے۔

اوّل بہت بلاد اسلامیہ پر نصارٰے کا تسلط ہو جانا۔ دوم ایک شخص کا اولاد ابوسفیان سے شام و مصر میں حکمران ہو جانا اور سادات کو قتل کرنا۔ سوم اسی کے درمیان میں نصارٰے کے ایک فرقہ کا شہر قسطنطنیہ پر متسلط و متصرف ہو جانا اور اس وجہ سے شاہ روم کا قسطنطنیہ کو چھوڑ کر شام میں چلا جانا اور دوسرے فرقہ نصارٰی سے دوستی اور مصلحت کر کے اسکی مدد سے مخالف فرقہ نصارٰے سے جنگ کرنا اور اس جنگ میں فتح پانا۔ چہارم اس فتح کی نسبت نصارٰے کا یہ دعوٰے کرنا کہ یہ فتح صلیب کو ہوئی ہے۔ اور بعض مسلمانوں کا دعوٰے کرنا کہ یہ فتح اسلام کو ہوئی ہے اور اس تکرار کی وجہ سے نصارٰی کا عہد شکنی کرنا۔ پنجم مسلمانوں اور انکے موافق فرقہ نصارٰے میں جنگ ہو جانا اور اس جنگ میں اسلام کے بادشاہ کا شہید ہو جانا اور اس فرقہ نصارٰے کا دوسرے فرقہ مخالفین نصارٰے سے صلح کر لینا اور ملک شام میں نصارٰے کا تسلط پا لینا اور انکی حکومت کا خیبر کے قریب پہنچ جانا (۶) اور باقیماندہ مسلمانوں کا مدینہ منورہ کیطرف رجوع کرنا (۷) اس وقت مسلمانوں کا امام مہدی کو تلاش کرنا تاکہ انکی مدد سے ان کو اس بلا سے نجات حاصل ہو۔

ان تینوں واقعات اور واقعہ سوم کے ضمنی امور پنجگانہ پر احادیث ذیل میں روشنی پائی جاتی ہے۔ جو صحیحین اور سنن ابوداؤد میں مروی ہیں۔

مسلمانوں اور نصارٰے کی صلح کرنے پھر نصارٰے کی عہد شکنی کر کے مسلمانوں سے لڑنے اور جماعت مسلمانوں کی شہید ہو جانیکا ذکر سنن ابوداؤد کی اس حدیث میں وارد ہے۔ کہ آنحضرت

عن خالد قال جبیر انطلق بنا الیٰ ذی مخبر رجل من اصحاب النبی صلعم فاتیناہ فسالہ جبیر عن الھدنۃ فقال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ستصالحون الروم صلحاً امناً فتغزون انتم وھم عدوا من ورائکم فتنصرون وتغنمون

صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگ (مسلمانو) رومی (عیسائیوں) سے با امن صلح کرو گے اور تم اور وہ ملکر کسی اور دشمن سے لڑو گے پھر تمکو فتح ہوگی تم لوٹ کا مال پاؤ گے اور خود (لٹنے جانے سے) بچو گے لڑائی سے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

وتسلمون حتی ترجعون حتی تنزلوا بمرج ذی
تلول فیرفع رجل من اھل النصرانیۃ
الصلیب فیقول غلبت الصلیب فیغضب رجل
من المسلمین فیدقہ فعند ذلک تغدر الروم
وتجمع الملحمۃ وعن حسان انہ زاد فیہ فیثور
المسلمون الی اسلحتہم فیقتلون فیکرم
اللہ تلک العصابۃ بالشہادۃ (رواہ ابوداؤد)

پھر کر ٹیلوں والی چراگاہ میں پہنچو گے۔ تو
ایک نصرانی صلیب کو اٹھا کر کہے گا کہ (اس
لڑائی میں) صلیب کو فتح ہوئی۔ ایک مسلمان کو
اسپر غصہ آوے گا۔ تو وہ صلیب کو توڑ
ڈالے گا (اور کہے گا کہ اسلام کو فتح ہوئی)
اسوقت عیسائی جماعت عہد شکنی کریں گے
اور لڑائی ہوگی اور مسلمان شہید ہوجائینگے۔

عیسایوں کے مسلمانوں کے ساتھ صلح کرکے عہد شکنی کرنے اور انپر چڑھائی کرنے کا ذکر صحیح

عن عوف بن مالک عن النبی صلی اللہ علیہ
وسلم فی حدیث ثم ھدنۃ تکون بینکم وبین
بنی الاصفر فیغدرون فیاتونکم تحت ثمانین
غایۃ تحت کل غایۃ اثنا عشر الفا (رواہ
البخاری مشکوٰۃ ص۴۵۷)

لا تقوم الساعۃ حتی ینزل الروم بالاعماق
او بدابق فیخرج الیہم جیش من المدینۃ
من خیار اھل الارض یومئذ فاذا تصافوا
قالت الروم خلوا بیننا وبین الذین سبوا منا
نقاتلہم فیقول المسلمون لا واللہ لا نخلی
بینکم وبین اخواننا فیقاتلونہم فینھزم ثلث
لا یتوب اللہ علیہم ابدا ویقتل ثلثہم افضل الشہداء
عند اللہ ویفتتح الثلث لا یفتنون ابدا فیفتتحون
قسطنطنیہ فبینا ھم یقتسمون الغنائم قد علقوا
سیوفہم بالزیتون اذ صاح فیہم الشیطان
ان المسیح قد خلفکم فی اھلیکم فیخرجون وذلک
باطل فاذا جاء والشام خرج فبینا ہم یعدون

بخاری کی اس حدیث میں آیا ہے جس میں
قیامت سے پہلے چھ علامات قیامت کا ذکر
ہے (۱) آپکی موت (۲) فتح بیت المقدس
(۳) طاعون (۴) مسلمانوں میں ایسی
کثرت مال ہوگی کہ سو دینار کو ہیچ سمجھنے کی
وجہ سے خوش نہ ہونگے۔
(۵) فتنہ تمام عرب میں (۶) مسلمانوں
سے نصاریٰ کا صلح کرنا۔ پھر انکا غدر کرنا
اور اسی جھنڈے لیکر جس میں ہر ایک کے
ماتحت ۱۲۰۰۰ ہزار فوج (کل نو لاکھ ساٹھ
ہزار) ہوگی مسلمانوں پر چڑھائی کرنا۔
اور عیسایوں کے مسلمانوں پر چڑھائی
کرنے اور مسلمانوں میں سے بہت لوگوں کی
شہید ہوجانے پھر قسطنطنیہ پر فتح پانے کا
ذکر صحیح مسلم کی ان احادیث میں ابو ہریرہ
وابن مسعودؓ کے جس میں یہ بیان ہے۔ کہ
نصاریٰ اعماق یا دابق (حلب کے قریب

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

القتال یسوون الصفوف اذا اقیمت الصلوٰة فینزل عیسے ابن مریم فامہم فاذا راہ عدو الله ذاب کما یذوب الملح فی الماء فلو ترکه لا نذاب حتی یہلک ولکن یقتله الله بیدہ فیریہم دمه فی حربته - (رواہ مسلم)

ملک شام میں دو مقام ہیں) کے قریب مسلمانوں سے لڑنے کو آ کیمپ لگائیں گے انکے مقابلہ کے لئے مسلمانونکی ایک جماعت نکلیگی جو اسوقت مسلمانان روئے زمین سے افضل ہونگے - جب وہ مسلمانوں کے مقابلہ پر پڑے میں کھڑے ہونگے تو انکو کہیں گے کہ ان مسلمانوں کی طرف ہمکو جانے دو جنہوں نے ہمارے لوگ قید کئے ہیں ہم ان سے لڑیں گے مسلمان جواب دینگے کہ ہم ان کی طرف تمکو جانے نہ دینگے پہر ان دونو فریق میں لڑائی ہوگی تو ایک تہائی مسلمان بھاگ جائیں گے جن کو خدا تعالے کبھی معاف نہ کرے گا - اور ایک تہائی شہید ہونگے جو بہترین شہید کہلائیں گے اور ایک تہائی فتحیاب ہونگے اور وہ قسطنطنیہ پر (جو انکے ہاتھ سے نکل گیا تھا) فتح پائیں گے اور جب وہ لوٹ کا مال بانٹ رہے ہونگے اور اپنی تلواروں کو درخت زیتون پر لٹکائے ہونگے تو شیطان آواز دے گا کہ مسیح دجال تمہارے پیچھے تمہارے گھروں تک جا پہنچا ہے - اور یہ بات اسکی جھوٹی ہوگی پھر وہ شام میں جائیں گے تو دجال نکلے گا اور جب وہ اسکے مقابلہ کے لئے صف آرا ہونگے تو اسوقت نماز کے واسطے تکبیر ہو جائے گی - پھر حضرت عیسے بن مریم نازل ہونگے اور ان لوگوں کے پیشوا نماز ہیں (یا کتاب اللہ و سنت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی میں (چنانچہ صفحہ ۰) میں اس باب میں اختلاف اقوال نقل ہو چکا ہے) بن جائیں گے انکو دیکھ کر دجال پگھلنے لگ جائے گا جیسے (پانی میں) نمک پگھل جاتا ہے آپ اسکو قتل نہ کرتے تو وہ (یوں ہی) پگھل جاتا ولیکن وہ اسکو اپنے ہاتھ سے قتل کریں گے اور لوگوں کو اپنے نیزہ (یا بھالے) پر اسکا خون دکھائینگے یہ حدیث ابو ہریرہ کا بیان ہے اور ابن مسعود کی حدیث میں آیا ہے قیامت نہوگی

عن عبد الله بن مسعود قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا تقوم الساعة حتی لا تقسم المیراث ولا یفرح بغنیمة ثم قال عدو یجمعون لاهل الشام ویجمع لهم اهل الاسلام یعنی الروم فیتشد شرطة

(الاسلام

جب تک کہ کوئی شخص نہ وراثت تقسیم کرے گا اور نہ لوٹ کا مال لینے سے خوش ہوگا - (یعنے عموماً مسلمان قتل ہو جائیں گے اس وجہ سے وراثت و مال غنیمت لے کر خوش ہونگے پہر (اسکی تفصیل میں) آپنے فرمایا

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

المسلمون شُرطة للموت لا ترجع الا غالبة فيقتتلون حتى يحجز بينهم الليل فيفئ هٰؤلاء وهٰؤلاء كل غير غالب وتفنى الشرطة ثم يتشرط المسلمون شرطة للموت لا ترجع الا غالبة فيقتتلون حتى تحجز بينهم الليل فيفئ هٰؤلاء وهٰؤلاء كل غير غالب وتفنى الشرطة ثم يتشرط المسلمون شُرطة للموت لا ترجع الا غالبة فيقتتلون حتى يمسوا يفئ هٰؤلاء وهٰؤلاء كل غير غالب وتفنى الشرطة فاذا كان اليوم الرابع نَهَدَ اليهم بقية اهل الاسلام فيجعل الله الدبرة عليهم فيقتتلون مقتلةً لم ير مثلها حتى ان الطائر ليمر بجنباتهم فلا يخلفهم حتى يخر ميتا فيتعاد بنو الاب كانوا مائة فلا يجد ونه بقى منهم الا الرجل الواحد فباى غنيمة يفرح واىّ ميراث يقسم فبينا هم كذلك اذ سمعوا ببأس هو اكبر من ذلك فجاءهم الصريخ ان الدجال قد خلفهم فى ذراريهم فيرفضون ما فى ايديهم ويقبلون فيبعثون عشر فوارس طليعة قال رسول الله صلى الله عليه وسلم انى لاعرف اسماءهم واسماء اٰبائهم والوان خيولهم هم خير فوارس او من خير فوارس على ظهر الارض يومئذ (صحیح مسلم صـ۳۹۲ جلد۲)

مسلمانان شام کے لئے انکے دشمن نصاریٰ سامان جنگ جمع کرینگے اور وہ انکو ڈیفینس و مقابلہ کے لئے سامان جنگ جمع کریں گے مسلمان ایک جماعت اس شرط سے مشروط و مقرر کرینگے کہ وہ مرجائیں گے مگر فتح کے بغیر واپس نہونگے یہی شرط نصرانی کریں گے پھر باہم لڑینگے یہانتک رات کی اُن میں روک ہوجائے گی۔ پھر فریقین واپس ہونگی اور کوئی غالب نہوگا۔ اور جماعت مشروط فنا ہوجائے گی۔ ایسا ہی تین دن تک ہوتا رہیگا۔ اور جب چوتھا دن ہوگا تو باقی ماندہ اہل اسلام صف آرا ہونگے اور ایسی لڑائی ہوگی کہ اسکی مثل و نظیر پہلے کبھی کسینے نہ دیکھی ہوگی۔ پھر خدا تیعالےٰ مسلمانوں کو فتح دیگا۔ اگر کوئی جانور مقتولین کی لاشوں کے پہلو سے پرواز کرے گا۔ تو وہ ہنوز ان لاشوں کو پیچھے چھوڑ کر نہ نکلے گا کہ مرکر گر پڑیگا ایک باپ (جد اعلےٰ) کی اولاد کو جو اس جنگ میں مقتول ہونگے شمار کیا جاوے گا تو ایک سو میں صرف ایک بچے گا۔ پہر وہ مال غنیمت سے کیونکر خوش ہونگے۔ اور وہ اس حالت میں ہونگے کہ اس سے بڑھکر خوفناک لڑائی کی خبر سنیں گے کہ دجال انکے گھروں پر آ پڑا۔ وہ یہ سُنکر سب کچھ چھوڑ کر گھروں کی طرف پھرینگے اور دس سوار جاسوسوں کو روانہ کرینگے تاکہ وہ دجال کے نکلنے کی خبر لاویں۔ حضرت ؐ نے فرمایا میں اُن سواروں کے اور انکے باپوں کے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

نام اور انکے گھوڑوں کے رنگ پہچانتا ہوں۔

مسلمانوں اور عیسائیوں میں اس بڑی لڑائی کا واقعہ ہونا اور اسکے بعد قسطنطنیہ کا فتح ہونا اسکے بعد (ساتویں سال) دجال کا نکلنا (جو امام مہدی کے زمانہ میں ہوگا)۔ سنن ابی داؤد کی ان احادیث میں وارد ہے۔ جنمیں سے ایک حدیث معاذ سے مروی ہے کہ

(۵) عن معاذ بن جبل قال قال رسول الله صلی الله علیہ وسلم عمران بیت المقدس خراب یثرب وخراب یثرب خروج الملحمۃ وخروج الملحمۃ فتح القسطنطینۃ وفتح القسطنطینۃ خروج الدجال۔ (سنن ابوداؤد صفحہ ۲۳۳)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیت المقدس کا آباد ہونا (یعنے جیسا کہ اسوقت سو ہی جبسے اسلام کا دار الخلافہ بن گیا) مدینہ کا۔ (پہلے سا) آباد نہ رہنے کا موجب ہوگا۔ اور مدینہ کے ایسے آباد نہ رہنے کے بعد مسلمانوں اور عیسائیوں میں بڑی لڑائی واقع ہوگی اور بڑی لڑائی کے بعد (جس میں قسطنطنیہ مسلمانوں کے ہاتھ سے نکل جائے گا) قسطنطنیہ کی فتح مسلمانوں کو ہوگی۔ فتح قسطنطنیہ کے بعد دجال کا نکلنا ہوگا۔

(۶) وعن عیسیٰ بن یونس قال قال رسول الله صلی الله علیہ وسلم الملحمۃ الکبریٰ فی سبعۃ اشھر۔

(۷) وعن عبد الله بن بسر ان رسول الله صلی الله علیہ وسلم قال بین الملحمۃ وفتح المدینۃ ست سنین ویخرج الدجال فی السابعۃ (ابوداؤد صفحہ ۲۳۴)

اور ایک حدیث عیسے بن یونس سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بڑی لڑائی اور فتح قسطنطنیہ اور خروج دجال سات مہینوں میں ہوگا۔ اور ایک حدیث عبد اللہ بن بسر سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بڑی لڑائی و فتح قسطنطنیہ میں چھ سال ہیں اور دجال ساتویں سال نکلیگا۔

ناقل (اڈیٹر) کہتا ہے کہ روایت عیسے بن یونس اور روایت عبد اللہ بن بسر کی تطبیق و موافقت یوں ہوسکتی ہے۔ کہ بڑی لڑائی چھ سال تک ہوتی رہے گی۔ اسکے آخری حصہ میں فتح قسطنطنیہ ہوگی۔ پھر ساتویں سال کے شروع میں دجال کا نکلنا ہوگا جو امام مہدی کے ظہور کا زمانہ ہوگا منجملہ ان احادیث سبعہ تینوں احادیث (ایک بخاری و مسلم) میں جنکی صحت و ثبوت کی تسلیم پر روئے زمین کے سنی مسلمانوں کا اتفاق ہے اور ابوداؤد کی چاروں احادیث (پہلی پانچویں۔ چھٹی۔ ساتویں) میں جنکی صحت و صلاح احتجاج ہونا ابوداؤد کے نزدیک مسلم ہے واقعات

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ثلثہ اور واقعہ سوم کے ضمنی امور میں سے امر دوم نہایت یکشنم صاف اور صریح منطوق نص میں پائے جاتے ہیں اور باقی امور ضمنی خصوصًا امر اول و ششم (قسطنطنیہ کا مسلمانوں کے ہاتھ سے نکل جانا اور نصاریٰ کا ملک شام و روم پر متسلط ہو جانا ان احادیث کے مفہوم سے (جس کو اصطلاح اصول فقہ میں اقتضاء نص کہا جاتا ہے اور انگریزی میں (انڈرسٹد) ثابت ہے کیونکہ مسلمانوں کا خروج دجال کے پہلے اور اسکے قریب قسطنطنیہ کو فتح کرنا تب ہی ممکن و متصور ہے کہ اس سے پہلے وہ مسلمانوں کے قبضہ سے نکل جا چکا ہو (خدا وہ دن جلد نہ لاوے اور سلطنت ترکی کو جو اسلام و مسلمانوں کی عزت ہے دیر گاہ قائم و سلامت رکھے آمین ثم آمین ویرحم اللہ عبدًا قال امینا)

ان واقعات کے تسلیم و اعتقاد کا جنپر عام سنی فاضل محدث و متکلم متفق ہیں کا نتیجہ لازمہ یہ ہے کہ انکے اعتقاد میں جو آخری زمانہ میں لڑائیاں و خونریزیاں مسلمانوں اور نصاریٰ میں ہونگی۔ وہ امام مہدی کے زمانہ سے (جو زمانہ خروج دجال کے قریب ہوگا) پہلے ہو چکے ہوں گے اور انکی ابتدا نصاریٰ کی طرف سے ہوگی مسلمان صرف (ڈیفنس) موافقت کرینگے۔

اس نتیجہ مسلمہ کو اگر کوئی احادیث و سیر سے جاہل اور اسلام و مسلمانوں کا چھپا دشمن یا امام مہدی کا نادان دوست و معتقد نہ مانے اور یہ تجویز کرے اور کہے (خاکش بدہن) کہ چھ سال تک جو رومی عیسائیوں اور مسلمانوں کی لڑائیاں خونریزیاں ہوتی رہینگی اور مسلمانوں کو شکست ہو کر انکے مقبوضات قسطنطنیہ وغیرہ بلاد شام و روم انکے قبضہ سے جاتی رہینگی۔ اور عیسائیوں کے قبضہ و تصرف میں آجائینگے۔ ان لڑائیوں میں اور ان شکستوں میں امام مہدی بھی مسلمانوں کے شریک حال ہونگے اور وہ بھی تلواروں و تیروں وغیرہ ہتھیاروں سے کام لینگے۔ تو اسکا منہ بند کرنے اور اسمیں خاک بھرنے کو صحیح مسلم سے (جسکی صحت تمام سنی مسلمانوں میں مسلم ہے) ایک حدیث ایسی نقل کی جاتی ہے جس سے بتصریح و بیان نبوی شہر قسطنطنیہ پر مسلمانوں کی چڑھائی اور آخری لڑائی میں تیروں وغیرہ ہتھیاروں سے مطلق کام نہ لینے اور صرف لا الہ الا اللہ واللہ اکبر کہکر اس شہر کو فتح کرنے کا بیان ہے۔

جو شخص اس سے پہلے چھ برس کی لڑائیوں میں امام مہدی کا شامل ہونا تجویز کرے گا اسکو اس آخری لڑائی و چڑھائی قسطنطنیہ میں (جو امام کے وقت ظہور اور زمانہ دجال کے خروج کے قریب ہوگی) امام مہدی کا شامل ہونا ماننا پڑے گا اور ساتھ ہی اسکے اس حدیث کو دیکھکر یہ بھی ماننا پڑے گا کہ وہ لڑائی اور فتح ہتھیاروں کے بغیر صرف لا الہ الا اللہ و نعرہ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اکبر کہنے سے ہوگی۔ اس سے اسکو بجب تسلیم خود ماننا پڑے گا کہ امام مہدی ایسا صاحب کرامات وبرکات تھا تو چھ برس تک اس کو تلوار چلانا اور اس فتح سے پہلے شکست کھانا اسکی شان کے لئے کیونکر مناسب ہوسکتا ہے۔ وہ حدیث یہ ہے۔

عن ابی ھریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ھل سمعتم بمدینۃ جانب منہا فی البر و جانب منہا فی البحر۔ قالوا نعم یا رسول اللہ قال لا تقوم الساعۃ حتی یغزوھا سبعون الفا من بنی اسحاق فاذا جاؤھا نزلوا فلم یقاتلون بسلاح ولم یرموا بسہم قالوا لا الہ الا اللہ واللہ اکبر فیسقط احد جانبہا قال ثور لا اعلم الا قال الذی فی البحر ثم یقول الثانیۃ لا الہ الا اللہ واللہ اکبر فیسقط جانبہا الاخر ثم یقول لا الہ الا اللہ واللہ اکبر یفرج لہم فیدخلوھا بیناھم یقتسمون الغنائم اذ جاؤھم الصریخ فقال ان الدجال قد خرج یترکون کل شیٔ یرجعون (صحیح مسلم صفحہ ۳۹۶ جلد ۱)

قولہ بنی اسحاق قال القاضی کذا فی جمیع اصول صحیح مسلم قال قال بعضہم المحفوظ من بنی اسمٰعیل وھو الذی یدل علیہا الحدیث وسیاقہ انما اراد العرب وھذہ المدینۃ ھی القسطنطنیۃ (صحیح مسلم ص ۲۹۶)

ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا کیا تمنے ایسا کوئی شہر سنا ہے جسکی ایک طرف میدان میں ہو اور ایک طرف دریا میں صحابہ نے عرض کیا کہ ہاں یا رسول اللہ ہمنے ایسا سنا ہے پھر آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ قیامت نہ ہوگی جب تک ستر ہزار بنی اسحاق (یا بنی اسمٰعیل یعنے عرب چنانچہ امام نووی اور قاضی عیاض کی کلام آیندہ بیں ہے) چڑھائی کرینگے جب وہاں پہنچکر اتریں گے تو نہ ہتھیاروں سے لڑیں گے نہ تیر چلائیں گے بلکہ صرف لا الہ الا اللہ واللہ اکبر کہینگے تو اس شہر کی ایک جانب گر جائیگی ثور (راوی حدیث نے) کہا ہے کہ میرے علم میں جانب بحری کا اول گرنا ذکر کیا ہے۔ پھر دوسری دفعہ یہ کلمہ کہینگے تو دوسری جانب گر جاویگی۔ تیسری دفعہ یہ کلمہ کہینگے تو وہ شہر فتح ہو جائے گا پھر وہ اسمیں داخل ہونگے اور لوٹ کا مال لینگے جب وہ اسکو بانٹنے لینگے تو ایک آواز کرنے والا آئے گا اور کہے گا کہ دجال نکلا پھر وہ سبھی کچھ چھوڑ کر اودھر رجوع کرینگے۔ امام نووی نے قاضی عیاض سے نقل کیا ہے۔ کہ بنی اسحاق مسلم کے سبھی نسخوں میں ہے اور بعض روایات میں بنی اسمٰعیل کا لفظ آیا ہے اور یہی محفوظ ہے اور حدیث کا ظاہر اور سیاق اسی کا مؤید ہے اور اس سے عربی لوگ مراد ہیں

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اور اس شہر سے قسطنطینہ مراد ہے۔

اس حدیث میں نظر انصاف کرنے والا ہرگز جرأت نہ کرے گا اور نہ کہے گا کہ امام مہدی اس لڑائی و چڑھائی قسطنطینہ میں ہتھیاروں سے کام لیں گے بلکہ وہ صاف تسلیم کرے گا کہ اگر اس لڑائی میں انکا شمول ہوگا تو اپنی برکات مہدوی سے کام لیں گے اور تیر۔ تلوار کو ذریعہ فتح نہ بنائیں گے۔ پھر اس سے پہلے لڑائیوں میں انکی برکات مہدویت کہاں جائیگی۔ کہ اسکے ہوتے وہ تلوار سے کام لینگے اور پھر شکستیں کہائینگے۔

اس بیان میں دونو قسم کی احادیث سے (جو احادیث متمسکہ مخالفین سے بعض درجہ میں برابر ہیں اور بعض بڑھکر ہیں) ہمنے ثابت کر دیا ہے کہ امام مہدی جب تشریف لائیں گے تلوار وغیرہ ہتھیاروں سے کام نہ لیں گے بلکہ آسمانی "تائیدات اور روحانی برکات سے دین اسلام پھیلائیں گے۔

اب ہم اس مضمون کی خصائص و برکات امام مہدی کی ان ہی لوگوں کی کتابوں سے نقل کرتے ہیں جنسے ثابت ہوتا ہے کہ تلوار و تفنگ اور خونریزی و جنگ امام مہدی کے شایان شان نہیں ہے۔ اور انکی آسمانی برکات خونریزی و جنگ سیفی سے انکو مستغنی کریں گے۔ وباللہ التوفیق۔

پس واضح ہو کہ معتقدین و قائلین حضرت امام مہدی سے وہ لوگ جو اُن احادیث متعلقہ امام مہدی سے (جو صحیحین صحیح بخاری و صحیح مسلم) میں مروی ہیں تمسک کرتے ہیں اور اُن سے اپنے خیالات کی تائید و ثبوت نکالتے ہیں امام مہدی کے حالات میں اس مضمون کی کوئی حدیث صحیح یا حسن بلکہ ضعیف بھی معرض نقل و استدلال میں نہیں لائے جس میں یہ بیان ہو۔ کہ حضرت امام مہدی تلوار کھینچ کر آئیں گے اور بزور شمشیر غیر مسلم اقوام کو مسلمان بنائیں گے اور جبر و اکراہ سے دین اسلام دنیا میں پھیلائینگے۔ بلکہ اس کے برخلاف وہی لوگ اپنی تصانیف میں صاف و صریح یہ الفاظ لکھ چکے ہیں کہ امام مہدی کسی سوتے کو نہ جگائینگے اور کسی جان کا خون نہ بہائینگے اور نہ کسی کو کسی جان کی خونریزی کا حکم دینگے۔

اس تصریح اور بیان صریح کے ساتھ پھر انہی لوگوں کا یہ کہنا کہ امام مہدی بزور شمشیر دین اسلام یا سنت نبی علیہ السلام دنیا میں پہلائینگے۔ اپنے قول کو خود جھوٹا کرنا ہے اور اس قول کی

حجج الکرامہ صـ ۳۶۳ و اقتراب الساعۃ صـ ۱۵ ملاحظہ ہو۔ ؎ نگوئید بیدار نکند مہدی نام را و نریزد خون را۔ ؎ اصل عبارت یہ ہے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

تکذیب کے واسطے کسی اور شہادت کی ضرورت نہیں۔ تاہم ہم انہی کی کتابوں سے امام مہدی کے ایسے خصائل وفضائل نقل کرتے ہیں جن سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ امام مہدی اپنے آسمانی نشانات اور الٰہی شہادات سے امام تسلیم کئے جاویں گے انہی نشانات کو دیکھکر لوگ اسلام میں داخل ہونگے خونریزی اور تلوار کشی کے آپ محتاج نہ ہوں گے۔

صاحبِ حجج الکرامہ نے اس کے صفحہ ۳۶۵ میں کہا ہے۔ کہ جن علامتوں سے امام

اما علاماتے کہ شناختہ شود بآنہا مہدی موعود علیہ السلام پس آنجملہ آنست کہ بر سرِ او ابر سایہ کند و منادی از وے نداد ہد کہ این مہدی ست خلیفۂ خدا اتباع او کنید و برون آید از وے دستے کہ اشارہ کند بسوئے مہدی بہ بیعت اخرجہ ابونعیم عن عمرو در روایتے آمدہ کہ فرشتہ باشد بر سرِ وے و ندا کنند کہ ہٰذا خلیفۃ اللّٰہ المہدی فاسمعوا واطیعوہ اخرجہ ابونعیم عن ابن عمر والخطیب فی تلخیص المتشابہ عن ابن عمر۔ و علی مرتضےٰ گفتہ اشارہ کند مہدی طرف پرندپس بیفتد بدست او و بنشاند شاخے از درخت در جائے از زمین پس سبز شود آندم و برگ آرد ذکرہ السیوطی ۔و از آں جملہ آنکہ لشکرے از شام بر سرِ وے رسد در بیداء میان مکہ و مدینہ بزمین فرو رود اخرجہ ابو داؤد عن ام سلمہ فی حدیث طویل و از آں جملہ آنکہ ندا کنند منادی از آسمان ایہا الناس بریدہ۔ خدائے تعالےٰ از شما جبارین و منافقین و اشیاع ایشان را

مہدی پہچانے جائیں گے ازاں جملہ ایک یہ ہے کہ بادل اُن کے سر پر سایہ فگن ہوگا۔ دوسرے یہ کہ اس بادل کے اندر سے آواز آئے گی کہ یہ شخص مہدی خلیفہ الٰہی ہے اسکی پیروی کرو۔ تیسرے یہ کہ اس بادل سے ایک ہاتھ نکلے گا۔ اور وہ آپ کی طرف اشارہ کرکے کہیگا۔ کہ لوگو یہ مہدی ہے ان کی بیعت کرو۔ چوتھے یہ کہ فرشتہ آپ کی سر پر آئیگا۔ اور کہیگا کہ یہ خدا کا خلیفہ مہدی ہے۔ اس کی بات سنو۔ اور اسکی اطاعت کرو۔ پانچویں یہ کہ مہدی ایک پرند کیطرف اشارہ کرینگے تو وہ اُن کے ہاتھ پر آپڑیگا۔ چھٹے یہ کہ آپ ایک چھڑی کسی درخت کی زمین میں گاڑینگے۔ تو وہ فی الفور سبز ہو جائیگی اور پتے نکالے گی۔ ساتویں یہ کہ ایک لشکر شام سے آپ کے مقابلے کے لئے نکلے گا۔ تو وہ مکہ و مدینہ درمیان بیداء زمین میں دھسایا جائیگا۔ آٹھویں یہ کہ آسمان سے ایک آواز آوے گی کہ لوگو خدا تعالےٰ نے تمہارے اوپر سے جبارین

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

دوالی کرد و بر شمار بہترین امت محمد علیہ السلام پس لاحق شوید باو در مکہ کہ وے مہدی است و نامش محمد بن عبد اللہ است و از انجملہ بر آوردن زمین ست افلاذ کبد خود را مثل اسطوانہ و از انجملہ بر آوردن ست کنز کعبہ مکرمہ را از زیرِ وے و قسمت نمودن آں در راہِ خدا و از انجملہ آنکہ تابوتِ سکینہ از غارِ انطاکیہ یا از بحیرہ طبریہ بر آوردہ در بیت المقدس نہد و بدیدنِ وے یہود مسلمان شوند الا القلیل منہم و از انجملہ انفلاق بحر ست برائے او چنانچہ برائے بنی اسرائیل شدہ بود۔ و از انجملہ آنکہ فراہم شود بعیسےٰ بن مریم و نماز گذارد عیسےٰ پس وے۔
حجج الکرامہ ص ۳۶۵

اور منافقوں کو کاٹ دیا ہے۔ اور امتِ محمدیہ میں سے ایک بہترین شخص کو تمہارا ولی بنا دیا ہے تم اُس سے مکے میں جا مِلو۔ وہ مہدی ہے جس کا نام محمد بن عبد اللہ ہے۔ نویں یہ کہ زمین اپنے کلیجے کے ٹکڑے سونے کے ستون نکال دے گی اور مہدی اس کو لوگوں میں بانٹ دینگے۔ دسویں یہ کہ وہ کعبے کے نیچے سے خزانہ نکالدینگے گیارھویں یہ کہ بحیرہ طبریہ یا غارِ انطاکیہ سے آپ تابوت سکینہ (صندوق طمانیت جو بنی اسرائیل میں لڑائیوں کے وقت میں آگے رکھا جاتا تہا) نکالکر بیت المقدس میں رکھہ دینگے جسکو دیکھ کر یہود (بجز اقل قلیل مسلمان ہو جائیں گے) بارھویں یہ کہ آپکے لئے دریا پھٹ جائے گا۔ جیسے حضرت موسےٰ علیہ السلام کے لئے پھٹ گیا تھا۔ تیرھویں یہ کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام آپ کے ساتھ جمع ہونگے اور آپکے پیچھے نماز میں اقتداء کریں گے۔

ان علامات کے علاوہ بعض علامات اور بھی اس کتاب میں مذکور ہیں۔ ہم نے انکو اس لئے نقل نہیں کیا کہ ان علامات میں انسانی دخل واثر کا امکان بھی ہے اور ہمارے دعوے کے مؤید و مطلوب صرف آسمانی نشانات ہیں۔ آن علامات سے علامات نمبر ۱ و ۲ و ۳ و ۹ و ۱۰ کو امام مہدی فاطمی کے منکر اور انکی جگہ مہدی قادیانی کے مجوزہ مرزائی پارٹی نے بھی ریویو اوف ریلیجنس نمبر ۹ و ۱۱ و ۱۲ جلد ۸ میں تسلیم کیا ہے۔ مگر دجالی "تاویلات" سے انکے معنے وہ قرار دیئے ہیں جو انکے خیال میں مرزا میں پائے جاتے ہیں۔ ان دجالی معنے کی دجالیت سے بحث کرنا اس مضمون کا موضوع اور ہمارا اسوقت مطلوب نہیں یہ بحث ہمارے مضمون منتہی المقال فی شان المسیح المہدی والدجال میں ہوگی۔ اور ہمیں یہ دجالیت انکی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

بخوبی ثابت کیجاوے گی

اس مقام میں ان علامات کے ذکر کرنے سے صرف یہہ مقصود تہا۔ کہ جس شخص کی تائید و تصدیق آسمان و زمین کریں درخت جانور۔ فرشتے اسکی گواہی دیں اور ان نشانات کو دیکھ کر یہود جیسے معاند و سنگدل مسلمان ہو جاویں اس شخص کو کافروں کے مسلمان بنانے یا مقلدین مذاہب اربعہ سے تقلید ائمہ چہوڑ اکر انکو اہلحدیث و بلا واسطہ مجتہدین عامل بالحدیث بنانے کے لئے تلوار چلانے اور خونریزی کرنے کی کیا حاجت پڑے گی۔ لہٰذا ان لوگوں کا باوجود اعتراف اس امر کے کہ مہدی کسی سوتے کو نہ جگاوے گا۔ اور کسی کا خون نہ بہاویگا پہر یہ کہنا کہ مہدی علیہ السلام دین اسلام یا عمل بالسنتہ بزور شمشیر پہلاوے گا۔ قول بالمتنافیین نہیں اور محض تعصب اور دین میں غلو و تشدد نہیں تو اور کیا ہے۔ الحق بعض مقلدین فقہا حنفیہ کے اس تشدد نے کہ حضرت عیسے نزول فرمائیں گے تو حنفی مذہب کے مطابق حکم کریں گے۔ اُن لوگوں سے یہ غلو و تشدد کرایا ہے۔ یہ گویا انہوں نے ان حنفیوں سے قصاص لیا ہے۔ اور حنفیوں کے ساتھ غیر مسلم اقوام کو بہی محل قتال امام مہدی قرار دیا ہے سو یہ مقصود و مدعا آثار مسلمہ مرویان ہی حضرات سے بخوبی ثابت ہو گیا ہے۔ وللہ الحمد۔

اس استدلال میں شاید کوئی سوال کرے کہ اس قسم کے آسمانی نشانات اور الہی شہادات انبیاء علیہ السلام خصوصًا خاتم الانبیاء والمرسلین آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتہہ بہی پائے جاتے تھے۔ اگر نشانات کے ہوتے تلوار اٹھانے اور سیفی جہاد کرنے کی امام مہدی کو ضرورت و حاجت نہوگی تو پہلے انبیاء علیہم السّلام اور آخری نبی صلعم کو کیوں حاجت پڑی اور انہوں نے جہاد سیفی کیوں کیا۔ صرف آسمانی نشانات دکھانے پر اکتفا کیوں نہ کیا۔ جیسا مہدی علیہ السلام کرینگے۔ اسکا جواب یہ ہے کہ مہدی علیہ السلام کا وقت (جو بعینہ حضرت مسیح کی آمد ثانی کا وقت ہے) حکم جہاد کو جو ابتداء بعثت نبوی بلکہ اس سے بہی پہلے نبیوں کے وقت سے مستمر چلا آتا تہا) اٹہا دینے کا وقت ہوگا۔ جس کا اٹہایا جانا خود خاتم المرسلین کے حکم اور پیشگوئی سے ثابت و مسلم اہل اسلام ہو چکا ہے۔ چنانچہ نوٹ صفحہ (۸۹) اسکا ثبوت گذر چکا ہے۔ لہٰذا حضرت امام مہدی بہی حضرت عیسے کی طرح اس منسوخ شدہ حکم کی طرف رجوع کرنے کے محتاج نہ ہونگے۔ حضرت امام مہدی کے ظہور سے پہلے جو لڑائیاں مسلمان کر چکے یا شروع کر بیٹھے ہونگے وہ اس قدیم و مستمر حکم جہاد کے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کے مطابق پوری ہوگی۔ حضرت امام مہدی کے قدوم برکات لزوم کے ساتھ ہی آسمانی نشانوں سے کام لینا شروع ہو جاوے گا۔ جسکا پہلا نمونہ خسف اہل شام ہے۔ بیدا ما بین مکہ و مدینہ میں دوسرا نشان ہلاکت سفیانی۔ تیسرا سقوط ہر دو جانب شہر قسطنطینیہ اور بغیر ہتھیاروں کے فتح قسطنطینیہ۔ وغیرہ وغیرہ۔ اور ایسی حالت میں امام مہدی علیہ السلام کو سیفی جہاد کی حاجت و ضرورت نہ پڑے گی۔

اس شبہ کے حل ہو جانے سے اور اسوقت سیفی جہاد کی عدم ضرورت ثابت ہونے سے ہمارا دعوے بلا مزاحمت ثابت ہوا۔ اب ہم اس ثابت شدہ دعوے کا نتیجہ جو بحق اہل اسلام و بحق گورنمنٹ والا مقام ثابت ہوتا ہے اور اسکے اظہار کا ہمنے شروع مضمون میں بضمن تمہید وعدہ کیا تھا۔ اثبات کرتے ہیں و باللہ التوفیق۔

نتائج بحق اہل اسلام

واضح ہو کہ مدعیان اسلام اور متکلمین بکلمہ اسلام امام مہدی کی آمد سے انکار و اقبال کی نظر سے تین قسم ہیں۔ قسم اول خواص اہلسنت اہل علم جو قرآن حدیث میں نظر رکھتے ہیں اور اپنے اعتقاد و عمل میں قرآن و حدیث اور سلف صالحین صحابہ و تابعین و ائمہ مجتہدین کے تابع اور انکے اقوال کے پابند ہیں۔ ہندوستان اور اکثر بلاد اسلامیہ میں یہی لوگ عامہ خلائق کے مقتدا و پیشوا ہیں۔ یہ لوگ امام مہدی کی آمد کی نسبت صرف اسی قدر اعتقاد رکھتے ہیں (جو صحیح بخاری اور صحیح مسلم کی احادیث سے (جس کی صحت پر روئے زمین کے سنی مسلمان متفق ہیں) ثابت ہے کہ وہ آسمانی نشانات اور روحانی برکات سے دین اسلام کی تائید کریں گے جیسا کہ ان کے ثانی اثنین حضرت مسیح علیہ السلام روحانی برکات کی تائید کریں گے ان کے حق میں ہمارے اس مدعا اور اس کے دلائل احادیث صحیحہ کا یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ ان کا اعتقاد کسی شخص کے لئے چہ جائیکہ کسی سلطنت

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کے لئے (غیر اسلامی کیوں نہ ہو) کسی اندیشہ اور خوف کا محل نہیں ان کے نزدیک امام مہدی کسی سوتے کو نہ جگائیں گے۔ اور کسی ایک جان کا بھی خون نہ کرینگے۔ تو پھر کسیکو اندیشہ کیسا اور خوف کس کا۔ قسم دوم خواص شیعہ (اہل تشیع) جو بجائے خود احادیث واخبار میں نظر رکھتے ہیں اور اخباری کہلاتے ہیں۔ مگر ان کے ہاں تنقید و تحقیق و تصحیح و تضعیف احادیث کا اسقدر اہتمام نہیں جسقدر محدثین اہل سنت میں ہے۔ لہذا وہ ہر رطب و یابس حدیث سے اپنے اعتقادیات میں تمسک و استدلال کرتے ہیں۔ انہی لوگوں میں اکثر جہال سنی اور بعض ان کے نیم ملا ہیں جو صحیح و ضعیف کی تمیز نہیں رکھتے اور جو کچھ کسی سے (سنی ہو خواہ شیعی) سن پاتے ہیں۔ اسکو دستور العمل و الاعتقاد بنا لیتے ہیں۔ عشرہ محرم میں جو بدعات شیعہ نے نکالی ہیں۔ ان کے عمل و اعتقاد میں وہ سنی کہلا کر شیعوں سے بڑھے ہوئے ہیں۔ اس قسم دوم کے سنی سنائی اعتقادی باتوں میں اگر امام مہدی کی نسبت مزاحمت و بجبر مداخلت مذاہب غیر کا خیال ہے۔ تو اس کے ساتھ ہی امام مہدی کی روحانی برکات اور آسمانی نشانات کی تاثیر کا بھی کامل یقین ہے۔ جو جبری مداخلت اور قہری مزاحمت کے اعتقاد سے انکو روک سکتا ہے خصوصاً ان لوگوں کو جن کو قسم اول کے ہادیوں اور لیڈروں کی ہدایات اور تعلیمات پہنچ جائیں ایسے لوگ اپنی ذاتی رائے یا خیال کچھ نہیں کرتے جیطرف انکو خاص لیڈر لگائیں اس طرف لگجاتے ہیں۔ لہذا اس قسم کے لوگوں کے خیالات بھی کسی مخالف شخص یا سلطنت کے لئے یقیناً کسی خوف و اندیشہ کا محل نہیں۔ جبتک وہ دائرہ اہل سنت سے خروج نکرینگے۔ اور اپنے خواص لیڈروں (ہادیوں) کے پیرو رہینگے جیسے کہ اب تک ہیں۔

قسم سوم وہ لوگ جو حضرت امام مہدی فاطمی کی آمد سے صاف منکر ہیں۔ اور ان احادیث صحیح بخاری و مسلم کو جو امام مہدی کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔ مگر انمیں امام مہدی کا صریح نام نہیں ہے غیر صریح ہونے کی وجہ نہیں مانتے اور ان احادیث سنن اربعہ وغیرہ کو جن میں امام مہدی کا نام و حالات بتصریح مذکور ہیں صحیح نہیں جانتے اور اس وجہ سے وہ آمد امام سے منکر ہیں۔ پھر اس قسم سوم کے لوگ دو قسم ہیں ایک قسم پرانے زمانے کے منکر امام مہدی اور وہ فرقہ معتزلہ اور جہمیہ ہے۔ اور بعض محدثین

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

فرقہ سنفیہ ہیں۔ یہ لوگ آمد اور وجود مہدی سے بالکل منکر ہیں۔ نہ کسی آنے والے مہدی کے قائل اور معتقد ہیں اور نہ اُس کی جگہ کسی دوسرے کو مہدی قرار دیتے ہیں۔ اُن کے حق میں ہمارا مدعا اور اسکے دلائل کا اور آمد امام مہدی سے ان کے کلی انکار کا نتیجہ یہی قطعاً یہی نکلتا ہے۔ کہ وہ کسی خوف و اندیشے کا کسی شخص یا سلطنت کے حق میں نہیں ہیں۔ دوسرا قسم اس قسم سوم سے آجکل کا محدثہ (نو پیدا) فرقہ مرزائیہ اور اس فرقے کا لیڈر (ہادی) مرزا غلام احمد قادیانی ہے۔ جو با وجود تصریح اور صریح اقبال اس امر کے کہ جسقدر احادیث متعلقہ امام مہدی صحاح ستہ وغیرہ میں وارد ہیں اور لوگوں کی زبان زد ہیں۔ وہ سب کی سب غیر صحیح و موضوع و بناوٹی ہیں* امام مہدی فاطمی کوئی آنے والا نہیں کہ اس کی جگہ آنے والا ایک اور شخص تھا۔ جو آچکا ہے۔ اور وہ یہی مرزا غلام احمد ہے جو مہدی موعود بھی ہے۔ اور مسیح موعود بھی ہے۔

*۔ بانی مذہب وہادی فرقہ مرزا غلام احمد نے اپنی جھوٹی پیشگوئی ۱۱ر نومبر ۹۹ء کو سچ بنانے کے لیے جو اشتہارات ۳۔۶۔۷۔ جنوری و ۲۷ر نومبر ۹۹ء کو جاری کیے ہیں۔ اُن میں جابجا ان احادیث کو موضوع و جھوٹی قرار دیا ہے اُس کے اشتہار ۲۳ر فروری کی عبارت یہ ہے "ہاں ہم یہ بھی کہتے ہیں کہ بلاشبہ سچا اور صحیح اعتقاد یہی ہے کہ ایسے مہدی کے آنے کی نسبت کوئی حدیث صحت کو نہیں پہنچی۔ اور جسقدر صحاح ستہ میں حدیثیں لکھی گئی ہیں انمیں سے کوئی بھی جرح سے خالی نہیں"

اور رسالہ حقیقت المہدی کے سرورق کے صفحہ ۲ میں لکھا ہے "جو میرا اور میری جماعت کا عقیدہ ہے وہ یہ ہے کہ اس قسم کی تمام حدیثیں جو مہدی کے آنے کے بارے میں ہیں ہرگز قابل وثوق و قابل اعتبار نہیں ہیں" اور ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم کے صفحہ ۱۸۰ میں کہا ہے کہ "مہدی موعود کے بارے میں جسقدر حدیثیں ہیں تمام مجروح و مخدوش ہیں اور ایک بھی انمیں سے صحیح نہیں۔ اور جسقدر افترا ان حدیثوں میں ہوا کسی اور حدیث میں نہیں ہوا" اور اس فرقہ کے ایک وکیل نے ریویو آف ریلیجنس نمبر ۸ جلد ۷ کے صفحہ ۲۲۵ میں لکھا ہے کہ "مہدی کے متعلق ایک کثیر تعداد ایسی احادیث وروایات کی ہے جو اعتبار کی رو سے بہت گری ہوئی ہیں" اور اسکے صفحہ ۲۲۷ میں لکھا ہے "ان احادیث کے معتبر یا غیر معتبر ہونے کے متعلق اس امر سے یہی نتیجہ نکالا جاسکتا ہے کہ صحیحین (صحیح بخاری و صحیح مسلم) میں

© rasailojaraid.com

یہ لوگ دنیا کی شرم و حیا اور آخرت کا خوف عذاب طاق میں رکھکر پہلے تو امام مہدی کی جملہ احادیث اور روایات کو غیر صحیح و موضوع قرار دے چکے ہیں۔ پھر ان احادیث و روایات جو ان کے خیال میں (نہ واقعہ میں اور دوسرے تمام مسلمانان روئے زمین کے اعتقاد میں) مرزا پر لگائی جا سکتی نہیں۔ مرزا پر لگا کر اپنی اس دجالی اصول و تحویل سے کہ ان احادیث کی مرزا پر صادق آنے سے انکی صحت ثابت ہوتی ہے تا صحیح اور لائق دستاویز بھی قرار دیتے ہیں پہلے تو یہ دجالی چال خود مرزا نے اختیار کی تھی ایک حدیث ضعیف دارقطنی کو جسمیں رمضان میں کسوف و خسوف کو امام مہدی کی علامت ٹھہرایا گیا ہے۔ اس دجالی اصول سے صحیح قرار دیکر اس سے اپنا مہدی ہونا ثابت کیا۔ پھر اُس کے حامیوں اور پیروان نے ریویو اوف ریلیجنس نمبر ۹ جلد ۷ کے صفحہ ۳۴۲ میں یہی دجالی اصول گھڑ کر اس کے اور اسکے نظائر سے دستاویز کیا۔ اور ان سے مرزا کا مہدی موعود ہونا نکالا۔

ہمارے مدعا اور اس کے دلائل بیّنہ صحیحہ سے (خصوصًا اس حدیث صحیح مسلم سے جسکا صحت میں اول نمبر پر ہونا مرزائیوں نے تسلیم کیا ہوا ہے۔ چنانچہ حاشیہ صفحہ (ہذا) میں موجود ہے اور اس کے صریح منطوق اور کھلے کھلے الفاظ سے امام مہدی کا حضرت مسیح سے جدا گانہ ہونا ثابت ہے) اور اس نئے فرقہ کے امام امام مہدی فاطمی سے صاف انکار کرنے سے اور انکی جگہ مرزا کو مسیح موعود بھی و مہدی موعود قرار دینے اور تجویز کرنے سے اور اس تجویز میں

مہدی کا کوئی باب نہیں رکھا گیا۔ اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ امام بخاری اور امام مسلم نے ان احادیث کو ایسے درجہ صحت پر نہیں پایا کہ ان کو اپنی تصانیف میں جگہ دیتے۔ صرف راویوں کے لحاظ سے ہی احادیث مہدی مجروح نہیں۔ بلکہ احادیث اور روایات بھی خود اس امر کی گواہی دیتے ہیں کہ وہ اس قابل نہیں کہ انکو معتبر قابل قبول تسلیم کر لیا جاوے کیونکہ وہ اختلاف سے بھری ہوئی ہیں مہدی کے نام کے متعلق اختلاف ہے اسکی نسب کے متعلق اختلاف ہے اس کے مکان و زمان ظہور میں اختلاف ہے۔ اس کے زمانہ خلافت میں اختلاف ہے۔ پھر ان اختلافات کو بتفصیل بیان کیا اور بزعم خود اس کا ثبوت دیا اور اس کے پرچہ ۱۷ ستمبر ۱۹۰۸ء جلد ۷ کے صفحہ ۳۰۵ میں کہا ہے کہ صحیح بخاری و صحیح مسلم کتب حدیث میں اول نمبر شمار کیجاتی ہیں"۔ اس اعتراف صحت احادیث بخاری و مسلم کو ناظرین یاد رکھیں یہ نتیجہ میں بہت کار آمد ہے۔

پیغام صلح صفحہ ۹ ۱۳ اگست

© rasailojaraid.com

پہلے ان روایات کو موضوع کہنے سے پھر اس دجالی اصول سے کہ ان احادیث کے مرزا بر صادق آنے سے انکی صحت ثابت ہوتی ہے صحیح قرار دینے سے صاف اور قطعی و یقینی نتیجہ نکلتا ہے کہ یہ فرقہ انکار آمد مہدی فاطمی اور بجائے انکے اپنے مہدی (قادیانی) کے تجویز و تقرر سے تمام فرقہ ہائے اسلام اور تمام گورنمنٹوں کے لئے جو اس فرقہ کے اعتقاد سے مخالف ہیں اور انکے نزدیک وہ خدا تعالے کے نافرمانبردار ہیں۔ جن کے حق میں اور انکے مالوں اور جانوں کو تلف کردینے کی نسبت اپنا یہ اعتقاد اپنی کتاب دافع الوساوس میں بصفحہ ۱۰۰ ظاہر و مشتہر کرچکے ہیں کہ جب انسان خدا تعالے کا نافرمان ہو جاتا ہے تو اسکی ملک اصل مالک (خدا تعالے) کی طرف عود کرتی ہے۔ اور پھر اس مالک حقیقی کو اختیار ہوتا ہے کہ چاہے تو بلا توسط رسل نافرمانوں کے مالوں کو تلف کرے اور انکی جانوں کو معرض عدم میں پہچاوے۔ یا کسی رسول کے واسطے تخلی تہری نازل کرے ایک ہی بات ہے ۔سخت خطرناک اور کمال اندیشہ کا محل ہے۔

جو لوگ ایسے دلیر اور دنیا کی شرم اور آخرت کے مواخذہ سے بے ڈر اور بے باک ہوتے ہیں کہ ایک بات کو اپنے مونہہ سے جھوٹی کہکر پھر اسی مونہہ سے اس کو سچی بنا لیتے ہیں۔ اور تضاد اور اختلاف بیانی کی کچھ پروا نہیں کرتے اور ایک شرعی و مذہبی حکم و فیصلہ کو (درباب صحت احادیث) تسلیم کرکے اس فیصلہ کے برخلاف احادیث صحیحہ سے انکار کرجاتے ہیں اور ان کے مقابلہ میں جھوٹی و بناوٹی حدیثوں سے تمسک کرلیتے ہیں ان سے کیا بعید ہے کہ وہ اپنی منہ بولی ان باتوں کو کہ "یہ آنے والا مسیح و مہدی خونریزی نہ کریگا" اور "ہماری مسیحائیت و مہدویت اسی قسم کی ہے" "ہم مخالفین مذہب گورنمنٹ اور عامہ مخالفین سے جہاد کرنے کو حرام جانتے ہیں۔ اور ہم جنگ و جہاد کے لئے نہیں بلکہ صلح و امن قائم کرنے کے لئے آئے ہیں" جب قابو اور موقعہ پاویں ایک دم کسی دجالی تاویل سے بدل دیں اور مخالفین کی جانوں اور مالوں کو تلف کردیں او اپنے اس اصول کو جسکو صفحہ ۱۰۰ دافع الوساوس میں مشتہر کرچکے ہیں عمل میں لاویں۔

یہاں اگر یہ سوال ہو کہ مسیح و مہدی موعود تو مرگیا۔ اب اس تبدیلی خیال اور تضاد و اختلاف مقال کا خوف کس کیطرف سے رہا۔ تو اسکا جواب یہ ہے کہ یہی خوف و خیال اسکے نائب خلیفۃ المہدی والمسیح اور اسٹاف سے ہے۔ کون نہیں جانتا اور مانتا کہ جب

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

مہدی سوڈان مارا گیا تو اسکے جانشین خلیفۃ المہدی نے کیا کچھ نہ کیا۔ ان لوگوں کے اس اعتقاد کے ساتھ جسکو وہ دافع الوساوس صفحہ میں مشتہر کر چکے ہیں یقین ہوتا ہی کہ یہ گربہ مسکین کی نظیر ہیں بے پر ہونے کی وجہ سے ابھی تک کچھ نہیں کر سکتے جب ان کو پر لگ جائینگے تو یہ کسی چڑیا کو جہان میں نہ چھوڑینگے۔ جو شعر ایک پالیٹیشن ایڈیٹر نے کہا ہوا ہے ؎ گربہ مسکیں اگر پر داشتے ٭ تخم گنجشک از جہاں بر داشتے ٭ یہ ان لوگوں پر خوب صادق آتا ہے۔

گورنمنٹ انکے چکنے چپڑے الفاظ کا ہرگز اعتبار نہ کرے اور ہمیشہ انکی طرف نظر تفتیش و تحقیق رکھے۔ ہاں اگر یہ لوگ قادیانی کے دعوے مسیحائیت و مہدویت کا جھوٹا ہونا مان لیں اور اسکے اس مفسدانہ اصول سے جو دافع الوساوس صفحہ میں وہ مشتہر کر چکا ہے۔ اپنی بیزاری ظاہر کریں تو پھر وہ لوگ بھی عام مسلمانوں کی طرح محل خوف و اندیشہ نہ رہینگے۔

نتیجہ بحق گورنمنٹ

واذا تحقق کہ ہمارا مدعا ایسے دلائل سے ثابت ہو چکا ہے۔ کہ انکی صحت پر اس وقت اور اس ملک کے فریقین (منکرین و قائلین آمد مہدی) کا اتفاق ہے گو فریق منکر ایک باطل تاویل سے ان دلائل سے مدعا اور نتیجہ غلط نکالتا ہے اور اس مدعا کی غلطی بھی عقلی دلیل سے ثابت ہو چکی ہے۔ تو اس مدعا سے گورنمنٹ کے حق میں یہ نتیجہ نکل سکتا ہے۔ کہ گورنمنٹ کو اس ملک کے خواص مسلمانوں کی طرف سے جو قرآن و حدیث کے پابند ہیں اور ان کے عوام سے جو ان خواص کے فالورز (پیرو) ہیں کسی قسم کا اندیشہ نہیں ہے اور نہ ہونا چاہیئے۔ بلکہ آمد مہدی کی نسبت جو ان کا خیال ہے اسکے ابتدائی مقامات میں جو یہ ذکر ہے کہ آمد مہدی سے پہلے عیسائی حکومت مشرق میں حدود خیبر تک پہنچ جائیگی اور مغرب میں قسطنطنیہ تک یہ عیسائی گورنمنٹ کے لئے ایک قسم کی خوشی کی خبر ہے نہ کسی خوف و ڈر کی خبر۔ اور جو اسکے آخری نتیجہ میں ذکر ہے کہ امام مہدی حضرت مسیح کی مانند آسمانی نشانوں سے دنیا میں اسلام پھیلائینگے تمام لوگ حتے کہ سنگدل یہودی ان نشانات آسمانی کو دیکھ کر بشوق و ذوق بلا جبر و اکراہ اسلام پر ایمان لے آئینگے۔ پہلی خوشخبری سے بڑھکر گورنمنٹ کے لئے خوشخبری ہے اور خوش قسمتی ہے۔ عیسائی گورنمنٹ امام مہدی (حضرت مہدی کی تائید میں حضرت مسیح کی (جسکو وہ اپنا سچا نبی و ہادی مانتے ہیں اور

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ان کو وہ اس حلیہ و علامات سے جو انکی مقدس کتابوں میں وارد ہیں شناخت کرینگے) شہادت سے امام برحق مان لینگے اور اپنے شوق و اختیار سے نہ اکراہ و جبار سے مسلمان ہوجائینگے اور انکی عیسائی سلطنت بھی بنائی جوں کی توں اسلامی سلطنت بن جائیگی۔ تو اس سے بڑھکر گورنمنٹ کے لئے خوشخبری و خوش قسمتی کیا ہوگی یہ سلطنت بھی بحال رہی اور اسلام کی دولت لازوال بھی ہاتھ آئی۔

اگر مسلمانوں کا اعتقاد اور اسکے متعلق پیشگوئی یوں ہی صادق آگئی جیسا کہ خواص اہل اسلام کے اعتقاد میں ہے تو اس میں کسی قسم کا پولٹیکل انقلاب ظہور میں نہ آویگا۔ صرف عیسائی خیال کا اسلامی خیال سے تبادلہ ہوگا وبس۔ اور یہ تبادلہ اس تبادلہ کی نظیر ہوگا۔ جو اسوقت لورپول کے قدیم عیسائیوں میں ہوا ہے۔ جس کے برخلاف برٹش گورنمنٹ نے کوئی ایکشن (عمل) نہیں لیا۔ اور کوئی اوبجکشن (اعتراض) نہیں کیا۔ بلکہ خوشی اور فراخ دلی سے مسلمانان لورپول سے گورنمنٹ کا وہی سلوک ہوا اور ہورہا ہے۔ جو عیسائی رعایا سے ہوتا ہے۔

اور یہ تبادلہ اس تبادلہ کی نظیر نہ ہوگا جو دنیاوی سلطنتوں کے انقلاب سے ظہور میں آیا ہے جو بشہادت آیت منقولہ حاشیہ مشاہدہ کیا جاتا ہے کہ دنیاوی بادشاہ جب کسی ملک پر تسلط و دخل پاتے ہیں تو اسمیں فساد مچاتے ہیں اور اس کے معزز لوگوں کو ذلیل کرڈالتے ہیں اور اُن کی حکومت چھین کر انکی جگہ خود حاکم بن جاتے ہیں۔

> ان الملوك اذا دخلوا قرية افسدوها وجعلوا اعزة اهلها اذلة وكذلك يفعلون۔ (النمل ۲۶)

اسپر آفتاب جیسی روشن دلیل جسمیں کوئی اہل بصیرت اور قرآن و حدیث میں صاحب نظر ذرہ بھر اختلاف نکریگا۔ شپر چشم کچھ چوں چرا کریں تو اُن کی کچھ پروا نہیں اور انکے قول کا اسلام اور اہل علم مسلمانوں میں کچھ اعتبار و شمار نہیں۔ چنانچہ ایک پرانے مسلم اہل علم کا قول ہے

گر نہ بیند بروز شپر چشم ✤ چشمۂ آفتاب را چہ گناہ

راست خواہی ہزار چشم چناں ✤ کور بہتر نہ آفتاب سیاہ

یہ ہے کہ حضرت امام مہدی کی شان میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یہ شہادت

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

جو صفحہ (ص۱۰۹) منقول ہے کہ آپ دین اسلام کی حمایت اور اشاعت میں آنحضرت صلعم کی نیابت کرینگے۔ کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ کے مطابق عمل و حکم جاری کرینگے۔

اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل اپنے تمام زمانہ رسالت میں یہی رہا ہے کہ آپنے جن سلاطین سلطنت یا اہل شوکت و حکومت کو دعوت اسلام کی ہے انکی سلطنت دنیاوی اور انکی ملکیت و حکومت ان سے نہیں چھینی۔ بلکہ عملاً و قولاً وہ سلطنت و حکومت بدستور قائم و برقرار رکھنی چاہی اور انکے ہاتھ و تصرف میں رہنے دی۔

ہر چند حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام جیسے سلطان دین تھے ویسے ہی دنیا کے بھی بادشاہ تھے ولیکن آپ کی بادشاہی ملک گیری اور دنیا طلبی اور طمع مالی کی غرض و نیت سے نہ تھی بلکہ صرف اعلاء کلمۃ اللہ اور عدل گستری اور مظلوموں کی ظالموں سے دادرسی اور مستحقوں کی حق رسانی آپکی نیت اور غرض تھی۔ لہٰذا جس غیر اسلامی سلطنت یا حکومت کو آپنے دعوت اسلام کی اُس دعوت کے ساتھ یہ بشارت بھی دیدی کہ تمہاری حکومت اور سلطنت تمہارے اسلام لانے کے بعد تمہارے ہی ہاتھ میں رہیگی تم سے چھینی نہ جاویگی دنیاوی سلطنتوں کا بڑا بھاری مقصود باج و خراج ہوتا ہے۔ سو آپنے غیر اسلامی سلطنتوں سے انکے اسلام لانے کے بعد باج و خراج لینا نہیں چاہا۔ ہاں انکو اور احکام اسلام نماز و روزہ و حج کی مانند مال کی زکوٰۃ نکالنے کا حکم دیا اور یہ فرمادیا کہ وہ اپنے ملک کے مالداروں سے زکوٰۃ لیں اور محتاجوں فقیروں پر اسکو صرف کریں اور اگر کسی دولتمند نے اسلام لانے کے بعد وہ مال زکوٰۃ آپکے پاس بھیج دیا یا آپکے نائب و وکیل کے اختیار میں سپرد کرنا چاہا (جیسا کہ عمان کی دو رئیسوں سے وقوع میں آیا تھا۔ چنانچہ زاد المعاد کے صفحہ ۵۲۲ میں منقول ہے۔ تو آپنے اپنے اصول مقررہ کے مطابق اسکو مسکینوں میں صرف و تقسیم کردیا اور اس مال زکوٰۃ کی نسبت صاف فرمادیا کہ یہ مال زکوٰۃ مجھپر حرام ہے میرے اہلبیت پر حرام ہے اور میرے غلاموں پر حرام ہے۔

قال رسول اللہ صلعم انہا لا تحل لمحمد ولا لآل محمد (صحیح مسلم ص۳۴۴)۔
وقال رسول اللہ انہا لا تحل لنا وان موالی القوم من انفسہم۔ رواہ الترمذی۔
(مشکوٰۃ ص۱۶۳)

آپکے اس حکم نے صاف فیصلہ کردیا ہے کہ جو دنیاوی سلطنت اور پولیٹیکل سرداری

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اپنے مفتوحہ و مقبوضہ ملک عرب پر (جسپر نہ تو آنحضرت صلعم کے پہلے کوئی بادشاہ متسلط تھا اور نہ آپ کے دعوائے نبوت کے بعد کوئی تغلب بخوشی مسلمان ہوا) اپنے اختیار فرمائے تھے اس سے آپ کی غرض دنیا طلبی نہ تھی بلکہ محض عدل گستری اور خالق اور مخلوق کی حق رسانی اسی وجہ سے آپکو دنیاوی سلطنت اختیار کرنی پڑی تھی - ورنہ

قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم مالي وللدنيا انما انا كراكب استظل بالشجر ثم تركها وراح - (مشکوٰۃ ص ۴۴۲)

آپکو دنیا سے کیا کام - آپکا یہ مقولہ تھا کہ مجھے دنیا سے کیا کام - میری مثال تو ایسی ہے جیسے ایک رہگذر سوار نے دھوپ کے وقت کسی درخت کے سایہ میں کچھ آرام کیا پھر اسکو چھوڑ کر چلا گیا -

ذیل میں آپکا قول و عمل دول خارجیہ کی نسبت نقل کیا جاتا ہے - حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سلطنت روم و فارس و مصر و اسکندریہ و حبشہ و دولت بحرین و عمان و یمامہ و غوطہ دمشق کے نام جو مراسلات دعوت اسلام روانہ کی ہیں ان میں سے بعض مراسلتوں میں صاف الفاظ میں تحریر فرمایا ہے کہ اسلام کے بعد ہم تمہارا ملک تمہارے ہی قبضہ و تصرف میں باقی رہے گا اور بعض مراسلتوں میں یہ مدعا ان جامع و پر معانی الفاظ سے ادا فرمایا ہے "اسلم تسلم" یعنی اسلام کو قبول کرلو اور اسکے احکام کو دستور العمل بنالو تو تمہارے ملک تمہارے ہی جائیں - تمہارے مال تمہاری آبرو مزاحمت و مداخلت سے بچ جائینگے۔

ہرقل قیصر روم کے نام جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

بسم الله الرحمن الرحيم - من محمد عبد الله ورسوله الى هرقل عظيم الروم سلام على من اتبع الهدى - اما بعد فانى ادعوك بدعاية الاسلام اسلم تسلم الخ (بخاری ص۴ و ۴۱۳ و مسلم صفحہ ۹۸ جلد دوم)

قوله اسلم تسلم فى غاية من الايجاز

نامہ دعوت اسلام تحریر فرمایا ہے وہ حاشیہ میں صحیح بخاری و صحیح مسلم سے منقول ہے - اس کے اخیر میں آپ کا یہ ارشاد ہے "اسلم تسلم" جسکے معنے امام نووی نے شرح صحیح مسلم میں اور قسطلانی نے شرح بخاری میں یہی بیان کیے ہیں - کہ تم مسلمان ہو جاؤگے تو دنیا میں لڑائی

© rasailojaraid.com

والبلاغة وجمیع المعانی مع ما فیه من بدیع التجنیس لشموله السلامة من خزی الدنیا بالحرب والسبی والقتل واخذ الدیار والاموال ومن عذاب الاٰخرة (شرح مسلم صفحہ ۹۹ ج دوم)

فان تسلم شامل لسلامة من خزی الدنیا بالحرب والسبی والقتل واخذ الدیار والاموال ومن عذاب الاٰخرة (قسطلانی جلد ۵ صفحہ ۱۲۷)

یامعشر الروم هل لکم فی الفلاح والرشد وان یثبت ملککم فتبایعوا هذا النبی (بخاری صفحہ ۵)

بسم الله الرحمٰن الرحیم من محمد عبد الله ورسوله الی مقوقس عظیم القبط سلام علی من اتبع الهدی اما بعد فانی ادعوك بدعاية الاسلام اسلم تسلم الخ (زاد المعاد صفحہ ۴۹ جلد ۱)

بسم الله الرحمٰن الرحیم۔ من محمد عبد الله الی جیفر وعبید ابنی الجلندی سلام علی من اتبع الهدی اما بعد فانی ادعوكما بدعاية الاسلام اسلما تسلما فانی رسول الله الی الناس کافة لانذر من کان حیا ویحق القول علی الکافرین فانکما ان اقررتما بالاسلام ولیتکما وان ابیتما ان تقرا بالاسلام فان ملککما زائل (زاد المعاد صفحہ ۳۰)

سے قتل ہونے سے قید کئے جانے سے اموال و دیار و اولاد چھینے جانے سے بچ جاؤگے اور آخرت میں عذاب سے۔

قیصر روم حضور کے ان جامع الفاظ کو سمجھ گیا۔ اور ان کے عموم و شمول کی نظر سے اُس نے اپنے ارکانِ دولت و اساطین ملت کو اپنے ایوان شاہی میں جمع کرکے اسلام کیطرف بلایا۔ اور صاف کہا کہ تم لوگ اس نبی کی دعوت کو قبول کرکے مسلمان ہو جاؤگے تو تمہارا ملک تمہارے لئے ثابت اور بدستور قائم رہیگا۔

یہی الفاظ اسلم تسلم آپنے کسریٰ کے خط میں لکھے ہیں اُس خط کا ذکر بخاری کے صفحہ ۱۱۴۔ اور مسلم کے صفحہ ۹۹ جلد ۲ میں ہے۔ اور اس خط کے الفاظ زاد المعاد کے صفحہ ۵۱ میں ہیں۔

یہی الفاظ اسلم تسلم آپنے مصر و اسکندریہ کے بادشاہ مقوقس اور عمان کے دو رئیس بھائیوں جیفر اور عبید کے نام کے خطوط میں تحریر فرمائے اور خاصکر عمانی دونو رئیسوں کے خطاب میں آپنے صریح یہ الفاظ بھی تحریر فرمائے کہ اگر تم دونو مسلمان ہوگئے تو میں تمہارے ملک پر تم ہی کو والی قرار دونگا اور اگر تمنے اسلام لانے سے انکار کیا تو تمہارا

© rasailojaraid.com

ملک تمہارے ہاتھ سے جاتا رہیگا۔

منذر بن ساوی رئیس بحرین (ماتحت کسریٰ) کے نام جو آپ نے

بعث رسول الله صلی الله علیه وسلم العلاء بن الحضرمی الی المنذر بن ساوی وکتب الیه کتابا یدعوه فیه الی الاسلام فکتب المنذر الی رسول الله صلی الله علیه وسلم اما بعد یا رسول الله فانی قرأت کتابک علی اهل البحرین فمنهم من احب الاسلام واعجبه ومنهم من کرهه وبارضی مجوس ویهود فاحدث الیّ فی ذلک امرک فکتب الیه رسول الله صلی الله علیه وسلم۔ بسم الله الرحمن الرحیم من محمد رسول الله الی المنذر بن ساوی سلام علیک فانی احمد الیک الله لا اله الا هو واشهد ان لا اله الا الله واشهد ان محمدا عبده ورسوله اما بعد فانی اذکرک الله عز وجل فانه من ینصح فانما ینصح لنفسه وانه من یطع رسلی ویتبع امرهم فقد اطاعنی ومن ینصح لهم فقد نصح لی وان رسلی قد اثنوا علیک خیرا وانی قد شفعتک فی قومک فاترک للمسلمین ما اسلموا علیه وعفوت عن اهل الذنوب فاقبل منهم وانک مهما تصلح لهم لن نعزلک عن عملک ومن

نامۂ دعوت اسلام تحریر فرمایا اور اس نے آپکی دعوت کو قبول کرکے اپنی ماتحت رعایا (اہل اسلام ویہود ومجوس) کا حکم نبوی استفسار کیا تو آپ نے دوسرے صحیفہ میں ارشاد فرمایا کہ جو شخص کسیکی خیرخواہی کرتا ہے وہ اپنی خیرخواہی کرتا ہے اور جسنے میری پیغامبروں کی اطاعت کی اُسنے میری اطاعت کی جو انکا خیرخواہ ہوا وہ میرا خیرخواہ ہوا۔ اور میری پیغامبروں نے تیری اچھی تعریف کی ہے تیری سفارش کو تیری قوم کی نسبت قبول کیا ہے۔ جو لوگ تمہاری رعایا سے مسلمان ہوگئے ہیں ان کے اموال واراضی کو مَیں ان ہی کے واسطے چھوڑتا ہوں اور گنہگاروں کے گناہ معاف کرتا ہوں تم بھی ان کے عذر کو قبول کرو۔ اور میں تمکو تمہاری حکومت سے معزول نہ کرونگا۔ جب تک تم اصلاح پر رہوگے اور جو یہودیت اور مجوسی دین پر قائم رہیں اُن پر جزیہ (یعنے خراج) لگانا چاہیئے

یمامہ کے رئیس ہوذہ کو آپنے دعوت اسلام کی اور اُس نے اس دعوت

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اقام علی یہودیتہ او مجوسیتہ فعلیہ الجزیۃ۔ (زاد المعاد صفحہ ۵۲)

ان ارکون دمشق عظیم من عظماء النصاری کان عند ہوذۃ فسئلہ عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وقال جاءنی کتابہ یدعونی الی الاسلام فلم اجبہ قال الارکون لم لم تجبہ قال ظننت بہ وانا ملک قومی فان اتبعتہ لم املک قال بلی واللہ ان اتبعتہ لملکک فان الخیرۃ لک فی اتباعہ وانہ النبی العربی الذی بشر بہ عیسیٰ وانہ المکتوب عندنا فی التوراۃ محمد رسول اللہ (زاد المعاد صفحہ ۲۲)

سے کہ میری ریاست جاتی رہیگی اسلام قبول نہ کیا۔ تو اس کو دمشق کے ایک رئیس ارکون نامی عیسائی نے کہا کہ اگر تو مسلمان ہو کر آپ کا پیرو ہو جاتا تو وہ تجھہ ہی کو تیرے ملک کا مالک بنا دیتا۔ یہ وہ نبی عربی ہے جس کی شہادت حضرت عیسیٰ نے دی ہے اور وہ ہماری انجیل میں محمد رسول اللہ لکھا گیا ہے۔ ارکون عیسائی کی یہ شہادت اور ہوذہ کو مسلمان ہو جانے کی مشورت دینا اسوجہ سے تھا کہ آنحضرت صلعم اور انبیاء سابقین کی یہ سنت ارکون کو معلوم تھی جیسی ہرقل قیصر روم کو معلوم تہی۔ اور اس نے اس کا اظہار اپنے ارکان دولت وملت کے پاس کیا تھا۔

وفی کتابہ الی الحارث بن ابی شمر الغسانی وکان بدمشق بغوطتہا۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم من محمد رسول اللہ الی الحارث ابن ابی شمر الغسانی سلام علی من اتبع الھدیٰ وآمن بہ وصدق وانی ادعوک الی ان تؤمن باللہ وحدہ لاشریک لہ یبقی لک ملکک (زاد المعاد صفحہ ۲۲)

حارث بن ابی شمر غسانی رئیس غوطہ دمشق کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نامہ دعوت اسلام لکھا تو اس میں بھی صاف یہ الفاظ تحریر فرمائے کہ تم مسلمان ہو جاؤ گے تو تمہارا ملک تمہارے ہی لئے باقی رہے گا۔

یہ آپکے فرمان اور احکام سلاطین ورؤسا کے نام ہیں۔ اب عام اشخاص کے حق میں آپکا یہی عام حکم سنو۔

ایک حدیث متفق علیہ بخاری مسلم میں ہے کہ آپ نے فرمایا کہ جب

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

فاذا قالوھا عصموا منی دماءھم واموالھم الا بحق الاسلام۔ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اسلم الرجل فھو احق بارضہ ومالہ۔ رواہ احمد وابو داؤد بمعناہ وقال فیہ یا صخر ان القوم اذا اسلموا احرزوا اموالھم ودماءھم۔ (منتقی الاخبار صـ ۲۱۳ جلد ۷)

لوگ کلمہ لا الہ الا اللہ کہینگے تو اپنے مال اور جانیں مجھ سے بچا لینگے بجز اس حق کے جو اسلام سے ان پر ثابت ہو۔ جیسے قصاص یا دیّت وغیرہ۔ ایک حدیث میں امام احمد و ابو داؤد کی آیا ہے کہ جب کوئی مسلمان ہو جاتا ہے تو وہ اپنی زمین اور مال کا حق دار ہوجاتا ہے۔ ایک حدیث ابو داؤد میں آیا ہے کہ جب کوئی قوم مسلمان ہوجاتی ہے تو اپنے مالوں اور خونوں کو بچا لیتی ہے۔

ان احادیث کو کتاب منتقی الاخبار میں نقل کیا ہے اور ان کو اس مضمون و عنوان کے باب میں وارد کیا۔ اور اس کی دلیل ٹھہرایا ہے کہ جب حربی کافر مسلمانوں کے غلبہ پانے سے پہلے مسلمان ہوجائے تو وہ اپنے مال کو بچا لیتا ہے۔

اسی کے مطابق تمام دنیا کے محدثین کے امام بخاری رحمہ نے اپنی کتاب صحیح

باب اذا اسلم قوم فی دار الحرب ولھم مال وارضون فھی لھم۔ عن اسامۃ بن زید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھل ترک لنا عقیل منزلا۔ (بخاری صـ ۴۳۰)

میں اس عنوان کا باب عقد کیا اور یہ فرمایا ہے کہ جب کوئی قوم دار الحرب میں مسلمان ہوجائے اور وہاں ان کے مال اور زمینیں ہوں تو ان مالوں زمینوں کے مالک وہی ہوتے ہیں اور اس دعوی پر اس حدیث سے استدلال کیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عقیل کے تصرف کو اپنے گھروں کی تملیک میں جائز رکھا۔

اس مسئلہ کے متعلق اس حکم اسلام پر علماء و مجتہدین اسلام کی میجارٹی

وان اسلم فی دار الحرب ثم جاء فظھر علی الدار فاولادہ الصغار احرار وما کان من مال اودعہ ذمیا او مسلما فھو لہ وما سوی ذلک فیئ۔ (ھدایہ صـ ۵۶۲ جلد ۱)

(جمہور) کا اتفاق ہے صرف بعض حنفیہ نے (جن کا قول ہدایہ میں منقول ہے اور وہ محض غلط اور صرف عقلی دلیل پر مبنی ہے اور نصوص صریحہ منقولہ کے مخالف ہے)

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اسکا خلاف کیا ہے۔
مگر خدا کا شکر کہ حنفی مذہب کے ایک جلیل الشان امام قاضی ابو یوسف نے جو امام اعظم علیہ الرحمۃ کے اول درجہ کے شاگرد ہیں اور غالباً امام اعظم صاحب رحمہ سے وہ اس قول میں موافق اور متبع ہونگے اس قول سے خلاف کیا ہے اور جمہور علماء سے اتفاق کیا ہے۔ چنانچہ فتح الباری شرح صحیح بخاری میں کہا ہے۔ کہ امام بخاری رح نے اس قول سے بعض حنفیوں کے اس قول کو رد کرنا چاہا ہے اور امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ نے ان حنفیوں سے خلاف کیا ہے اور جمہور علماء کے قول سے اتفاق کیا ہے۔

اشار بذلك الى الرد على من قال من الحنفية ان الحربي اذا اسلم في دار الحرب واقام بها حتى غلب المسلمون عليها فهو احق بجميع ماله الا ارضه وعقاره فانها تكون فيئًا للمسلمين وقد خالفهم ابو يوسف في ذلك ووافق الجمهور (فتح الباری شرح صحیح بخاری)

ایسا ہی نیل الاوطار شرح منتقی الاخبار میں کہا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ قول کہ مسلمان اپنے خونوں اور مالوں کو بچا لیتے ہیں منقول وغیر منقول ہر دو قسم کے مالوں کو شامل ہے جو مسلمان ہو جاوے وہ اپنے سبھی قسم کے مالوں کا مستحق ہو جاتا ہے اور صخر کی حدیث میں یہ بات صاف طور پر آچکی ہے۔ اس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ قول "زمین اور مال" صریح موجود ہے۔ اور جمہور علماء کا یہی قول ہے وہ اسمیں فرق نہیں کرتے کہ کوئی شخص دار الاسلام میں اگر مسلمان ہو جائے یا دار الکفر میں ہو کر اسلام ظاہر کرے کیوں کہ دلیل حدیث مذکور

قوله دماءهم واموالهم يشتمل المنقول وغير المنقول فيكون المسلم طوعًا احق بجميع امواله وقد صرح بدخول الارض في حديث صخر المذكور في الباب لقوله فيه بارضه وماله وقد ذهب الجمهور الى ان الحربي اذا اسلم طوعًا كانت جميع امواله في ملكه ولا فرق بين ان يكون اسلامه في دار الاسلام او دار الكفر على ظاهر الدليل وقال بعض الحنفية ان الحربي اذا اسلم في دار الحرب واقام بها حتى غلب المسلمون عليها فهو احق بجميع ماله الا ارضه وعقاره فانها تكون فيئًا للمسلمين

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

وقد خالفہم ابو یوسف فی ذالک ووافق الجمہور۔ × × × × × × ویدل علی ما ذھب الیہ الجمہور ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اقر عقیلاً علی تصرفہ فیما کان لاخویہ علی وجعفر والنبی صلعم من الدار والرباع بالبیع وغیرہ ولم یغیر ذلک ولا انتزعہا ممن فی یدہ لما ظفر فکان دلیلاً علی تقریر من بیدہ دار اوارض اذا اسلم وھی فی یدہ بطریق الاولے۔ وقد بوب البخاری علے قصۃ عقیل ھذہ فقال باب اذا اسلم الخ۔ (نیل الاوطار صفحہ ۱۲۱ جلد ۷)

دونو حالتوں کو شامل ہے بعض حنفیہ نے کہا ہے کہ اگر کوئی دارالکفر میں مسلمان ہو جائے اور پھر مسلمان اس ملک پر غلبہ پائیں تو مال منقول تو اس کا ہوگا مگر زمین مال غنیمت سمجھی جائیگی جو سبھی مسلمانوں کا حق ہوگا۔ مگر امام ابو یوسف نے انکا خلاف کیا اور جمہور علماء سے اتفاق کیا ہے۔ مذہب جمہور کی دلیل یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عقیل کے تصرف کو جو اونہوں نے اسلام سے پہلے حضرت علی و حضرت جعفر اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گھروں پر کر لیا تھا جائز رکھا۔ تو اسلام لانیکے بعد پر تصرف بطریق اولی جائز سمجھا جائیگا۔ امام بخاری نے اس قصۂ حضرت عقیل سے اس بات کا استنباط و اثبات کیا ہے۔ چنانچہ اس مضمون کا باب منعقد کیا۔ پھر اس باب کو ذکر کیا جو اوپر بیان ہوا۔ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قول کی تشریح ہے۔ اب حضور کا عمل سنو۔ اور دیکھو جن سلاطین اور رئیسوں ممالک غیر اسلامیہ کو آنحضرت صلعم نے دعوت اسلام کی ان میں سے جو مسلمان ہو گیا۔ اس کا ملک آپ نے نہ چھینا اور نہ اسپر کوئی خراج لگایا۔ عمان کے رئیسوں نے مال زکوٰۃ لینے کا (جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی عام رعایا اسلامی سلطنت سے بھی لیا کرتے تھے) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیغامبروں کو خود اختیار دیدیا تھا۔ یہ مال زکوٰۃ اسلام میں خاص کر مسلمانوں سے لیا جاتا ہے۔ اور اُن کے مالوں میں ایک اسلامی حق ہے جیسا کہ انکی جانوں پر نماز و روزہ وغیرہ۔ اسکا مصرف غریب مسلمان ہوتے ہیں نہ غنی مسلمان اور نہ آنحضرت

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

صلے اللہ علیہ وسلم اور اُن کے اہلبیت۔ چنانچہ صفحہ ۱۴۴ میں گزرا۔ اور جزیہ یا خراج حربی یا ذمی غیر مسلم اقوام یا اشخاص سے لیا جاتا ہے جو مسلمانوں کے غلبہ پانے سے پہلے خوشی سے مسلمان نہوئے ہوں جناب صحیح بخاری ص۴۲۶ میں بیان ہوئے ہے۔ حبشہ کا بادشاہ اصحمہ مسلمان ہو گیا۔ تو بدستور اپنے ملک کا بادشاہ رہا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اسکو سلطنت سے معزول نہ کیا اور نہ اس سے باج وخراج لیا۔

اس کا مسلمان ہو جانا مسلمانوں میں مسلّم ہے اور بدستور حبشہ کا بادشاہ رہنا بھی مسلّم ہے۔ اسپر شہادت نقل روایت لانے کی چنداں ضرورت نہیں تاہم ایک دو روایت نقل کی جاتی ہے۔

قسطلانی شرح بخاری میں کہا ہے۔

> هذا النجاشی الذی هاجر الیه المسلمون کتب الیه صلی اللہ علیه وسلم کتابًا یدعوه فیه الی الاسلام مع عمرو بن امیة سنة ست من الهجرة واسلم علی ید جعفر بن ابی طالب
> (قسطلانی جلد ۶ ص ۲۳۳)

یہ نجاشی (جس کی موت سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی اور اُس پر غائبانہ نماز جنازہ مدینہ میں پڑھی) وہ ہے جسکی طرف مسلمانوں نے ہجرت کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکی طرف نامہ دعوت اسلام لکھا ۶ھ ہجری میں عمرو بن امیہ کے ہاتھ اس کے پاس بھیجا۔ اور وہ خود حضرت جعفر کے ہاتھ پر (جو خود حبشہ میں ہجرت کر کے رہتے تھے) مسلمان ہو گیا تھا۔

امام نووی نے شرح مسلم میں کہا ہے کہ بقول جمہور ام حبیبہ کا نکاح

> قال ابو عبید وخلیفة بن خیاط والجمهور تزوجها سنة ست وقیل تسع واختلفوا این تزوجها فقیل بالمدینة بعد قدومها من الهجرة وقال الجمهور بارض الحبشة واختلفوا فیمن عقد علیها فقیل عثمان وقیل

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ہجرت کے چھٹے سال حبشہ میں نجاشی بادشاہ حبشہ نے کیا۔ کیونکہ وہ اس ملک حبشہ کا امیر اور بادشاہ تھا جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قول وعمل سے ثابت ہوا کہ جو بادشاہ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

خالد بن سعید العاصی وقیل الفاش لانہ کان امیر الموضع و سلطانہ (شرح مسلم صفحہ ۳۰۴ جلد ۲)

یاقوم اگر ایک شخص خوشی سے مسلمان ہوجائے تو اس کا ملک اور سلطنت اور گھر اور مال بدستور اس کے تصرف میں رہتا ہے اور یہی سنت خاتم المرسلین ہے۔ اور یہ بات پہلے ثابت ہو چکی ہے کہ حضرت امام مہدی اور انکے ثانی اثنین حضرت مسیح آئینگے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی سنت پر عمل کرینگے۔ اور اس سے پہلے یہ ثابت ہو چکا ہے کہ جب حضرت امام مہدی اور حضرت مسیح آئینگے تو تمام لوگ حتے کہ سنگدل یہودی بھی انکے آسمانی نشانات اور روحانی برکات وکرامات دیکھ کر بخوشی مسلمان ہو جائیں گے تو ان تینوں مقدمات (جو مسلمان ہوجائے اُنکا ملک و مال بدستور اسکے ملک میں رہتا ہے۔ حضرت مہدی و مسیح سنت سید المرسلین پر عمل کرینگے۔ آپ کے برکات وکرامات سے تمام لوگ مسلمان ہو جائینگے) ثابت شدہ مسئلہ سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ امام مہدی جب آئینگے۔ وہ کسی سابق سلطنت کو ان کے بادشاہ سے نہ چھینینگے اور اسکی سلطنت میں کسی قسم کی دست اندازی نہ کرینگے۔ وہی سابق بادشاہ ان سلطنتوں کے بادشاہ رہینگے وہی ان کے ویسرا۔ وہی گورنر۔ وہی کمانڈر وغیرہ وغیرہ ان سلطنتوں میں صرف نام کا تغیر وتبدل ہوگا۔ پہلے وہ غیر اسلامی سلطنتیں کہلاتی تہیں پھر وہ اسلامی سلطنتیں کہلائیں گی وبس۔

اور اسی طور سے وہ پیشگوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پوری ہوگی

عن المقداد انہ سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا یبقی علی ظہر الارض بیت مدر ولا وبر الا ادخلہ اللہ کلمۃ الاسلام بعز عزیز و ذل ذلیل اما یعزہم اللہ فیجعلہم من اہلہا او یذلہم فیدینون لہا قلت فیکون الدین

جسمیں ارشاد ہے کہ تمام زمین کی پشت پر کوئی گھر خشت و خاک کا یا اون وپشم کا (جیسکہ بادیہ نشینوں کے ہوتے ہیں) ایسا باقی نہ رہیگا جسمیں خدا تعالے کلمہ اسلام لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کو داخل نہ کریگا عزت والوں میں عزت

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کلمہ للہ - رواہ احمد - (مشکوٰۃ صفحہ ۸)	سے ہو - یا ذلیل لوگوں میں ان کی ذلت سے ہو - یا تو ایسا ہو گا کہ خدا تعالیٰ

ان لوگوں کو عزت دیگا - اور انکو کلمہ گو بنا دیگا - وہ اسلام کی خوبی اور آزادی دیکھ کر خود بخود مسلمان ہو جائینگے (جیسا کہ پہلے ہو چکا اور آجکل یوروپ و افریقہ و امریکہ میں ہو رہا ہے اور ایسا ہی امام مہدی و حضرت عیسےٰ کے وقت میں ہو گا) یا انکو ڈیفنسو لڑائیوں سے ذلت پہنچا کر اور نیچا دکھا کر آخر مسلمان بنا دیگا (جیسا کہ بعض سابق سلاطین اسلام کے وقت میں ہوا - راوی حدیث مقداد نے کہا آپ کی اس پیشگوئی پر میں نے کہا کہ پھر تو تمام زمین میں خدا ہی کا دین ہو جائیگا -

الحاصل امام مہدی اور انکے ثانی اثنین حضرت مسیح کسی جان کا خون نہ بہائینگے اور صرف آسمانی نشانوں سے دین اسلام دنیا میں پھیلائینگے - اور یہی ہمارا اس مضمون سے مدعا و مقصود تھا - جو پورا ہوا - الحمد للہ اولاً و آخراً ظاہراً و باطناً -

اب ہم اس مضمون کے متعلق اپنے مخاطبین اخوان اہل اسلام اور قادیانی مرزائی پارٹی سے اس مضمون کے متعلق داد چاہتے اور ان سے ایک ایک سوال کرتے ہیں -

اخوان اہل اسلام سے یہ سوال ہے کہ اس مضمون میں جو ثابت کیا گیا ہے کہ حضرت امام مہدی آئینگے تو دین اسلام و سنت خیر الانام کی اشاعت آسمانی نشانات اور روحانی برکات سے کرینگے اسمیں وہ تلوار و تفنگ اور لڑائی و جنگ سے کام نہ لینگے - اسلام کی روحانیت اور حضرت امام مہدی کی شان و شوکت اس میں زیادہ تر پائی جاتی ہے یا اس کے برخلاف اس اعتقاد میں جو عوام اور بعض خواص کالعوام میں پایا جاتا ہے کہ وہ جو کچھ کرینگے تلوار کے زور سے کرینگے - اور سالہا سال کافروں سے اور مخالف سنت مسلمانوں اور مذاہب اربعہ خصوصاً حنفی مذہب کے مقلدوں سے جنگ و جہاد میں صرف و میران شہر گردان رہکر ساتویں سال فتح کا منہ دیکھینگے -

جسکو کتب حدیث میں دور سے بھی نگاہ کرنے کا اتفاق ہو گا وہ اس شق دوم کو ہرگز اختیار نہ کریگا - اور اگر کوئی ایسا ہی شیر بہادر نکلے اور عقل و نقل دونو

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کا مقابلہ کر کے شق دوم کی صحت کا مدعی ہو جاوے۔ تو اس سے ہم زیادہ نہیں چاہتے وہ صرف ایک ہی حدیث ایسی پیش کرے جسمیں امام مہدی کا تلوار سے کام لینا اور بزور شمشیر اسلام وسنت کو زمین میں پھیلانا ثابت ہو اس بات کے ثبوت میں کسی کشفی یا الہامی یا حاطب اللیل ملّا مولوی کا قول بلا دلیل پیش کیا جائیگا۔ تو بحکم کالائے بد بریش خاوند وہ قول اسی کے قائل کے منہ پر مارا جائیگا اعتقادیات میں قرآن و حدیث سے قطعی ثبوت پیش کرنا ضروری ہے کسی بے دلیل قول شاذ و نادر کی تقلید کسی مذہب سنی میں جائز نہیں ہے اس کا ثبوت اشاعۃ السنۃ میں بارہا دیا گیا ہے صفحہ ۱۳۲ نمبر ۵ جلد ۸ بلاحظہ ہو وغیرہ

مرزائی پارٹی سے سوال

دین اسلام اور امام مہدی علیہ السلام کی عالی شان سے جبر و اکراہ کا دھبہ مٹانا اور مخالفین اسلام کی بدگمانی اسلام سے اٹھانا اور غیر اسلامی سلطنت کا اسلامی سلطنت کی نسبت خیال مزاحمت بے جا و مداخلت ناروا کو دور کرنا اور اسلام کی روحانیت اور آمد امام مہدی کی برکت و کرامت کا خیال موافق و مخالف کے دلوں میں جمانا اس بیان و دعوے سے بآسانی اور بے تکلفی سے ہو سکتا ہے جو ہمنے کیا اور اسکو ثابت کر دکھایا ہے یا اس طریق کے اختیار کرنے سے جو تمہارے لیڈر و پیغمبر نے اختیار کیا تھا کہ آنے والا مہدی میرے سوا (جو جہاد کو مطلق حرام جانتا ہوں اور گورنمنٹ کی تعریف میں شب و روز زبان سے اور قلم سے لگ رہا ہوں) اور کوئی نہیں ہے۔ کیا اس بات کو کروڑہا مسلمانوں نے جو آمد مہدی کے منتظر تھے مان لیا اور ان کے مان لینے سے وہ خیال جو مسلمانوں کی طرف سے مخالفین اسلام کو تھا۔ جاتا رہا۔ نہیں نہیں ہرگز نہیں۔ مٹھی بھر مرزائیوں نے زبان سے (نہ دل سے) اس بات کو مان ہی لیا ہے تو اس سے تمام اسلامی دنیا پر کیا اثر ہو سکتا ہے۔ اس سوال کا مرزائی کچھ جواب نہ دیں (اور ہرگز نہ دے سکیں گے) تو ہمارے اسلامی بھائی ہی اس کا

* ان کا اول اعتقاد وہی ہے جو اسکی کتاب دافع الوساوس کے صفحہ ۱۶ سے نقل کیا گیا ہے۔

© rasailojaraid.com

بہی جواب دیں اور انصاف سے کہیں کہ اسلامی دنیا کے خیالات پر مرزا کا طریق و دعوے مؤثر ہوسکتا ہے یا ہمارا خیال جسکو ہمنے اسلامی دنیا کے مسلمہ و مستند کتابوں سے بتایا اور ثابت کر دکھایا ہے۔

مرزائیوں کے ایک اعتراض کا جواب

کوئی مرزائی یا انکے عقائد مخالفہ اسلام سے ناواقف کوئی انکا حمایتی شاید یہ اعتراض کرے کہ اس مضمون میں جو مرزا کی کتاب دافع الوساوس صفحہ ۶۰۱ کی عبارت نقل کرکے مرزا اور اسکے خلیفہ اور دیگر پیروان کی طرف سے گورنمنٹ کو بدظن کیا گیا ہے یہ ایک مسلمان فرقہ پر حملہ ہے جو ایک مسلمان کی طرف سے ہونا چاہیئے تھا۔

اس کا جواب یہ ہے کہ یہ افینسو (پیشقدمی سے) حملہ نہیں ہے بلکہ ڈیفنسو (جوابی) حملہ ہے اُس نے تمام روئے زمین کے مسلمانوں کو جو آمد مہدی کے قائل ہیں اس اعتقاد کی وجہ سے گورنمنٹ کا باغی و بدخواہ قرار دیا اور ہز مجسٹی امیر صاحب کابل کو جو گورنمنٹ کے سچے اور وفادار دوست ہیں ان ہی میں شامل کیا تو اس کے جواب و ڈیفنس میں یہ جملہ لکھا گیا اس ڈیفنسو حملہ کو کوئی ڈیفنسو حملہ سمجھے تو اسکی بہی ہمکو کچھ پروا نہیں ہے۔ جو کچھ اس نے مخالف مذہب اشخاص کی نسبت (جس میں گورنمنٹ بہی داخل ہے) اپنا خیال اس عبارت دافع الوساوس میں ظاہر کیا تھا چونکہ وہ ایک غلط اور مذہب اسلام کے مخالف خیال تھا لہذا ہمارا مذہبی اور منصبی فرض تھا کہ ہم اس خیال کی غلطی ظاہر کرتے اور اسلام اور مسلمانوں کو اس سے بری کرتے سو ہم نے ادا کیا۔

۳۴۶ جس شخص کو مرزا کی حملہ میں جو ہز مجسٹی امیر صاحب افغانستان پر ہوا کیا تہا شک ہے وہ اشاعۃ السنۃ جلد ۲۱ کا صفحہ ملاحظہ کرے اور جسکو باقی تمام مسلمانوں پر اسکے حملہ کرنے میں شک ہو وہ اسکا رسالہ کشف الغطاء اور اشتہار متعلق پیشینگوئی ۶ نومبر ۹۸ء جو جلد ۱۹ اشاعۃ السنۃ میں منقول ہے ملاحظہ کرے رسالہ کشف الغطاء کے ضمیمہ میں بصفحہ ۴ وہ لکھتا ہے "اگرچہ اسکے ہم مذہب مولویوں سے جیسے مولوی احمد اللہ امرتسری مولوی رشید احمد گنگوہی مولوی عبدالجبار امرتسری مولوی محمد بشیر بہوپالی مولوی عبد الحق دہلوی مولوی ابراہیم آروی مولوی عبدالعزیز لودیانوی اور تمام علماء صاحب مولوی نذیر حسین دہلوی استاذ محمد حسین سے ملحق ہیں چھپا ہوا [illegible] مہدی موعود کی نسبت یہی اعتقاد رکھتے ہیں [illegible] یا نہیں [illegible] کی طرح [illegible] رسا [illegible]"

کہ مسلمانوں پر یہ حملہ کیا ہو کہ وہ خونریز مہدی کے منتظر ہیں۔

© rasailojaraid.com